قدس کو یہودی شہر بنانے کی کوشش

نصوص، وثائق اور اعداد و شمار کی روشنی میں

ڈاکٹر انور محمود زناتی

www.KitaboSunnat.com

IFA PUBLICATIONS

ایفا پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قدس کو یہودی شہر بنانے کی کوشش

نصوص، وثائق اور اعداد وشمار کی روشنی میں

ڈاکٹر انور محمود زناتی

www.KitaboSunnat.com

ایفا پبلی کیشنز - نئی دھلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: قدس کو یہودی شہر بنانے کی کوشش
(نصوص، وثائق اور اعداد و شمار کی روشنی میں)
مصنف: ڈاکٹر انور محمود زناتی
مترجم: شعبہ حسنین ندوی
کمپوزنگ: محمد سیف اللہ
صفحات: ۱۶۰
قیمت: ۱۲۰/روپے

ناشر

ایفا پبلیکیشنز

۱۶۱-ایف، بیسمنٹ، جوگابائی، پوسٹ باکس نمبر: ۹۷۰۸
جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵
ای میل ifapublication@gmail.com
فون 011 - 26981327

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿سبحان الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام
إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا
إنه هو السميع البصير﴾

سورۃ الاسراء، الآیۃ ١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان تمام شہداء کے نام......

جنہوں نے فلسطین، لبنان، عراق، افغانستان

اور دوسری جگہوں پر

اپنے جان و مال کی عظیم قربانیاں پیش کیں

انور زناتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہ سنسان ہے، سنگِ رہ غم زدہ
چھن گئیں رونقیں شہر و بازار کی
مسجدوں کے مآذن بھی خاموش ہیں
اور محراب و منبر ہیں غمگیں بہت
کون پوچھے بھلا بام و در کے لہو
خواہ قرآن ہو، توریت و انجیل ہو
سب کا ناموس زد پر ستم گر کی ہے
آہ! ارض فلسطین، ارضِ رُسل
ہر طرف دندناتے ہیں ظالم یہاں
کون روکے گا غاصب کے بڑھتے قدم
کون روکے گا ظالم کے ظلم و ستم
کیسے ٹھہرے گا سیلاب رنج و الم
ذات باری پہ ہم کو یقیں ہے مگر
گھپ اندھیرا جو ہر سمت طاری ہے آج
پھوٹ نکلے گی کل اس سے روشن کرن
اجڑے گلشن میں پھر سے بہار آئے گی
پھر سے پھل دیں گے لیموں کے سوکھے شجر
فاختائیں جو گھر چھوڑ کر اڑ گئیں
لوٹ آئیں گی پھر شاخ زیتون پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر سے گونجیں گی بچوں کی کلکاریاں
بیٹے باپوں کے سینوں سے لگ جائیں گے
شہر زیتون اے شہر جنت نشان
سر زمیں پر تری پھر بہار آئے گی
لہلہائے گا پھر زندگی کا چمن
میرے پیارے وطن، میرے پیارے وطن

(ترجمانی: حسنین ساحر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات
۹	گوشواروں کی فہرست
۱۱	تصویروں کی فہرست
۱۳	پیش لفظ (باقی)
۱۵	مقدمہ
۲۱	پہلی فصل: نصوص اور تاریخ
۲۱	اول: عمومی پس منظر
۲۵	دوم: اعداد وشمار
۲۸	سوم: مختلف طریقۂ کار
۴۴	فلسطینی تحریک آزادی کی ایگزیکیٹیو کمیٹی کا بیان
۵۵	☆ شہر قدس میں اسرائیلی زیادتیوں سے متعلق ماہانہ رپورٹ کا خلاصہ (مارچ ۲۰۰۷ء)
۵۹	☆ ۲۰۰۸ء کے پہلے تین مہینوں کے درمیان نوآبادیاتی سرگرمیاں
۶۱	☆ حالیہ (۲۰۰۸ء) نوآبادیاتی سرگرمیوں سے متعلق تحریک السلام الآن (Peace Now) کے بیانات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل: شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے مختلف ذرائع و وسائل	۷۱
اول: عرب گاؤں اور عرب و اسلامی تہذیب کے آثار کو مٹانا	۷۱
۱-مسجد اقصی پر اسرائیلی زیادتیاں	۷۳
۲-عرب قدس میں آثار قدیمہ کی کھدائیاں	۷۹
۳-۱۹۶۷ء کے بعد شہر قدس میں اسرائیلی کھدائیاں	۸۳
۴-کھدائیوں و زیادتیوں کا تسلسل	۹۳
۵-مختلف مقامات کو اسرائیلی نام دینے کا ادارہ	۹۸
۶-الحوض المقدس (یعنی عرب بستیوں کو مٹانے اور انہیں ہڑپنے) کا منصوبہ	۱۰۳
۷- گھروں کو منہدم کرنے کی پالیسی	۱۰۴
دوم: قومی تہذیب و شناخت کو مٹانے اور تعلیم کو یہودی رنگ دینے کی کوشش	۱۰۸
۱-شہر قدس میں تعلیم کو یہودی رنگ دینے کی کوشش	۱۰۸
۲-نسلی تفریق کی دیوار (Apartheid wall)	۱۱۵
خاتمہ	۱۲۷
ضمیمہ جات	۱۲۹
ضمیمہ نمبر (۱): یہودیوں کے قومی وطن کا نقشہ جو صہیونی وفد نے پیرس میں ۱۹۹۱ء میں منعقد ہونے والے موتمر الصلح میں پیش کیا تھا	۱۲۹
ضمیمہ نمبر (۲): ۱۹۶۹/۸/۲۱ء میں مسجد اقصی میں لگنے والی آگ	۱۳۰
ضمیمہ نمبر (۳): فلسطین میں مسجد اقصی کو ہدف بنا کر کی جانے والی کھدائیاں	۱۳۲
ضمیمہ نمبر (۴): ہرتزل کا خط سلطان عبدالحمید کے نام (۱۸۹۶/۸/۲۵ء)	۱۳۵
مراجع و مآخذ	۱۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشواروں کی فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر
۲۶	۱۸۸۲ء سے ۱۹۴۴ء کے درمیان فلسطین کی طرف یہودیوں کی ہجرت کے مختلف مراحل	۱-۱
۲۷	۱۹۴۵ء تک فلسطین کے مختلف علاقوں میں زمین کی ملکیت کا تناسب	۱-۲
۲۷	۱۹۴۸ء میں فلسطینیوں کے ہاتھ سے نکل جانے والی زمین کا رقبہ	۱-۳
۳۱	مشرقی قدس کوضم کرنے کے بعد وہاں کی آبادی اور جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد گھربار چھوڑنے والوں کی تعداد	۱-۴
۳۷	قدس میں ضم کیے گئے علاقوں میں اسرائیلی نوآبادیات	۱-۵
۴۸	جبل ابوغنیم (ہارحوما) میں قائم کردہ نوآبادیاتی علاقہ سیغات شموئیل کا اسٹریٹجک منصوبہ	۱-۶
۵۱	قدس کے شہریوں کی شہریت کالعدم کرنے سے متعلق اعدادوشمار	۱-۷
۵۳	شہریت کالعدم کرنے کے اسباب، اسرائیلی وزارت داخلہ کے مطابق	۱-۸
۵۸	نوآبادکاری، حقائق اور اعدادوشمار (۲۰۰۷ء کے اخیر تک)	۱-۹
۶۲	اسرائیلی ٹنڈرس جو اناپولیس کانفرنس سے لیکر جولائی ۲۰۰۸ء تک نکالے گئے	۱-۱۰
۹۹	قدس کے دروازوں کے تاریخی نام اور ان کی جگہ پر رکھے گئے عبرانی نام	۲-۱
۱۰۱	قدس اور اس کے قرب وجوار کی تاریخی جگہوں کے وہ عربی نام جو جون ۱۹۶۷ء کے بعد یہودی ناموں سے تبدیل کردیے گئے	۲-۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲-۳	وہ عرب بستیاں جن کے نام ۱۹۴۸ء کے بعد یہودی ناموں سے تبدیل کردیئے گئے	۱۰۲
۲-۴	۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں مشرقی قدس میں رہائشی مکانات کا انہدام	۱۰۷
۲-۵	مشرقی قدس میں رہائشی مکانات ودیگر تعمیرات کا انہدام (۱۹۹۹ء-۲۰۰۳ء)	۱۰۷
۲-۶	مغربی کنارہ میں رہائشی مکانات ودیگر تعمیرات کا انہدام (۱۹۹۹ء-۲۰۰۳ء)	۱۰۸
۲-۷	اسرائیلی منہج تعلیم نافذ کئے جانے کی مدت کے دوران قدس کے پرائیوٹ اسکولوں میں طلباء اور مختلف شعبہ جات کی تعداد	۱۱۲
۲-۸	فلسطینی علاقے جنہیں دیوار علیحدگی کی تعمیر کے پہلے مرحلہ میں اس دیوار اور گرین لائن کے درمیان الگ تھلگ کردیا گیا	۱۱۷
۲-۹	دیوار علیحدگی کی تعمیر میں ۳۰/۴/۲۰۰۶ء تک کی پیش رفت	۱۱۸
۲-۱۰	دیوار علیحدگی سے متاثر فلسطینی معاشرہ	۱۱۹
۲-۱۱	دیوار علیحدگی کا شہریوں کی نقل وحرکت پر اثر	۱۲۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تصویروں کی فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱-۱	شہر قدس	۲۲
۱-۲	فلسطینی پناہ گزینوں کی ہجرت کے راستے	۳۶
۱-۳	قدیم شہر میں کھدائیاں اور سرنگیں	۵۶
۱-۴	ٹیلہ باب المغاربہ	۵۷
۱-۵	قدیم شہر	۶۸
۱-۶	۲۰۲۰ء تک قدس کو یہودی شہر بنانے کی کوشش	۶۹
۲-۱	وہ نقشے اور دستاویزات جو مسجد اقصیٰ کو یہودی بنانے کے صہیونی منصوبوں کو واضح کرتے ہیں	۷۵
۲-۲	وہ نقشے اور دستاویزات جو مسجد اقصیٰ کو یہودی بنانے کے صہیونی منصوبوں کو واضح کرتے ہیں	۷۸
۲-۳	مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کھدائیاں	۷۸
۲-۴	وہ کھدائیاں جو اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کے جنوب مشرقی جانب کی ہیں	۸۴
۲-۵	قبۃ الصخرۃ	۸۷
۲-۶	وہ کھدائیاں جو اسرائیلیوں نے مسجد اقصیٰ کے جنوبی اور مغربی جانب کی ہیں	۸۸
۲-۷	سرنگ کا وہ حصہ جو حرم شریف کے مغربی دیوار سے متصل ہے	۸۹
۲-۸	ہیکل کا مجسمہ جس کی اسرائیل تشہیر کرتا ہے اور جسے حرم شریف کی جگہ پر نصب کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اس سلسلہ میں اس کے پاس کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے	۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲-۹	قبرستان ما من اللہ (ماملا)	۹۱
۲-۱۰	المغاربہ بستی، انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں	۹۵
۲-۱۱	المغاربہ بستی، انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں	۹۵
۲-۱۲	پل تعمیر کرنے کے منصوبہ کا فضائی منظر، پل اور باب المغاربہ کے درمیان تعلق	۹۶
۲-۱۳	حی الشرف کو ساحۃ البراق سے جوڑنے کے لئے عمودی سرنگ کھودنے کا منصوبہ	۹۷
۲-۱۴	اسرائیل کے ایک راستہ پر سائن بورڈ، جس میں عربی خط کو مٹا دیا گیا ہے	۹۹
۲-۱۵	عرب ناموں کو صہیونی ناموں سے تبدیل کرنا	۱۰۰
۲-۱۶	وادیٔ مالک کی غیر قانونی عمارتوں کا انہدام	۱۰۴
۲-۱۷	۱۴/۲/۲۰۰۵ء کو اسرائیلی عدالت سے جاری ہونے والا وہ حکم جس میں علاقہ سلوان کی بستیوں وائل اور جمانہ جلاجل کے مکانات کو منہدم کرنے کا حکم دیا گیا (عبرانی زبان میں)	۱۰۵
۲-۱۸	رجا محمد کے گھر کوان کے بیٹے ہاشم سے بیچنے کے معاہدہ کی فوٹو کاپی، یہ گھر حی البستان (سلوان) میں گذشتہ صدی کے آغاز میں تعمیر کیا گیا تھا	۱۰۶
۳-۱	اپارتھائیڈ وال کے حدود	۱۲۰
۳-۲	نقشہ رام اللہ	۱۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

کہا جاتا ہے کہ تاریخ قوموں کا حافظہ ہوتا ہے، دنیا میں کتنی ہی قومیں ہیں کہ جن کے قومی وجود کو مٹانے کے لئے فاتحین نے مفتوحین کی تاریخ کو مٹا دیا، پھر آہستہ آہستہ اس قوم ہی کا وجود ختم ہو گیا؛ لیکن مسلمانوں کا کردار یہ رہا کہ انھوں نے کبھی تاریخ کو بدلنے کی کوشش نہیں کی، عرب ملکوں کو دیکھئے کہ صدیاں گزر گئیں؛ لیکن اب بھی وہاں یہود و نصاریٰ کے بہت سے تاریخی آثار باقی ہیں، افغانستان سے طویل عرصہ پہلے بودھ جا چکے تھے، شاید اب وہاں ایک بھی بدھسٹ موجود نہ ہو؛ لیکن کچھ عرصہ پہلے تک بھی بامیان میں بودھ جی کے بلند قامت مجسمے موجود تھے، جنھیں کچھ نادان دوستوں نے منہدم کر دیا، اس کی سب سے بڑی مثال خود ہندوستان ہے، ہندوستان کے طول و عرض پر کم و بیش ایک ہزار سال مسلمانوں نے حکومت کی ہے، اگر مسلمان اس ملک میں تلوار کی طاقت سے اسلام پھیلاتے اور ہندو مذہب کی علامات کو مٹانا چاہتے، تو شاید کابل سے لے کر رنگون تک اس ملک میں اسلام کے سوا کوئی اور مذہب موجود نہیں ہوتا، یا کم سے کم مسلمان اکثریت میں آچکے ہوتے؛ لیکن مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری، بقائے باہم اور اُخوت کی بنیاد پر اپنی حکومت چلائی، تیز زور زبردستی اور جبر و دباؤ سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھا۔

مگر افسوس کہ صہیونی اور صلیبی طاقتوں نے اس حسنِ اخلاق کی رسید نہیں دی اور اسلامی آثار کو مٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، بیت المقدس ہی کو دیکھئے کہ اسلام سے پہلے بخت نصر اور بعض دوسرے حکمرانوں نے کس طرح شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی، بنی اسرائیل کے تمام تاریخی نشانات کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا اور ان کی عبادت کی جگہ کو غلاظت ڈالنے کی جگہ بنا دیا؛ لیکن جب مسلمانوں نے بیت المقدس کو فتح کیا تو گرجاؤں اور چرچوں کو اپنی حالت پر باقی رکھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اور بات ہے کہ اس علاقے کے سارے لوگ دامن اسلام میں آگئے اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بوسیدگی اور خستگی کی وجہ سے بعض عمارتیں ختم ہوگئیں اور بعض ابھی تک باقی ہیں۔

افسوس کہ ایک تو تمام بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے ۱۹۴۸ء میں عربوں کے سینے میں اسرائیل کا خنجر گھونپ دیا گیا اور زبردستی ایک ناجائز مملکت قائم کردی گئی، پھر ۱۹۶۷ء میں مسجدِ اقصیٰ پر اسرائیل کا قبضہ ہوگیا اور اس وقت سے مستقل طور پر اس کی اسلامی شناخت کو ختم کرنے اور اس کو یہودی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ کتاب جو اس وقت قارئین کے سامنے ہے اس سلسلے میں ایک معتبر، مفصل، حقیقت پر مبنی اور اسرائیلی سازش کو دوپہر کی دھوپ کی طرح واضح کردینے والی دستاویزی تالیف ہے، جس میں سرکاری وثائق، تصویروں اور نقشوں کے ذریعے اسرائیل کی تاریخی وہشت گردی کو واضح کیا گیا ہے اور کہنا چاہئے کہ یہ ملت ِ اسلامیہ کا نوحہ و مرثیہ ہے، جو اُن کے سرمایۂ غم کو محفوظ رکھے گا اور وہ اپنی متاع گم گشتہ کو فراموش نہیں کرسکیں گے۔

دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عالم اسلام کی غیرت کو بیدار کرنے کا ذریعہ بنائے اور بیت المقدس جلد اس کے حقداروں کے ہاتھ میں واپس آجائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

خالد سیف اللہ رحمانی
(جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا)

۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ
۹ فروری ۲۰۱۳ء

☆ ☆ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

گرچہ مشرق ومغرب میں عالم عرب وعالم اسلام سیاسی شکستگی کا شکار ہیں، عرب ممالک باہمی داخلی اختلاف وانتشار کا شکار ہیں، ہر ایک انفرادی طور پر قوت وسلطنت کے حصول کا خواہاں ہے، مزید برآں دنیا کے اکثر ملکوں میں یہودیوں کا اثر ورسوخ بڑھتا جارہا ہے، لیکن پھر بھی موجودہ دور میں بیداری کی ایک ایسی لہر نظر آرہی ہے جوحق کوصاحب حق تک پہنچانے کا عزم رکھتی ہے(۱)۔

اس پس منظر میں اس بات کی اہمیت سامنے آتی ہے کہ شہر قدس کو یہودی بنانے کے اسرائیلی منصوبوں کا مطالعہ کیا جائے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ اس استعماری ذہن کے پیچھے کارفرما عوامل کیا ہیں، میں اس کتاب میں مختلف مورخین کی اس سلسلہ میں آراء پیش کروں گا، شہر قدس درحقیقت فلسطینی عربوں ومسلمانوں کا دینی، تاریخی، سیاسی ومعاشی دار الحکومت ہے، قدس کی اس شناخت کوختم کرنے کے لئے یہودیوں نے بڑی سازشیں کی ہیں، مثلاً انہوں نے مقدس مقامات کو یہودی رنگ دینے کی کوشش کی، اس سلسلہ میں انہوں نے مسجد اقصی (Al-Aqsa Mosque)(۲) کے زیر زمین کھدائیاں (Excavations) شروع کردیں، انہوں نے اپنے عبادت خانے (Synagogues) تعمیر کیے، مسجد اقصی کومنہدم کرنے اور اسے نذر آتش کرنے کی مختلف کوششیں کیں، ساتھ ہی قدس کی آبادی میں یہودیوں کی تعداد میں اضافہ کے لئے وہاں سے عربوں کو نکالنا اور یہودیوں کو باہر سے وہاں لانا شروع کیا، یہودیوں نے شہر کے اسلامی نقوش کو بھی مٹانے کی پوری کوشش کی، لہذا انہوں نے گھروں کومنہدم کردیا، اسلامی آثار قدیمہ کومٹادیا اوران کی جگہوں پر نوآبادیات تعمیر کردیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مطالعہ کا مقصد واقعات کو مستند مآخذ، وثائق اور اعداد وشمار کی روشنی میں بیان کرنا ہے، اس مطالعہ میں کسی بھی طرح کی جانبداری سے بچتے ہوئے حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں نے اپنے مطالعہ کے لئے اس موضوع کا انتخاب اس لئے کیا کیونکہ یہ موضوع عالم عرب وعالم اسلام کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے، شائع ہونے والے جدید اعداد وشمار کی روشنی میں اس مسئلہ کے بڑے اہم جوانب بھی سامنے آئے ہیں جن پر ہم آگے گفتگو کریں گے، اس گفتگو سے بزدل صہیونی فکر مزید کھل کر ہمارے سامنے آسکے گی۔

اس مطالعہ میں ایک واضح طریقۂ کار اپنانے کی غرض سے میں نے واقعات کو صرف تاریخی انداز میں بیان کردینے سے اجتناب کیا ہے، اس کے برعکس میں نے علمی طریقہ اپناتے ہوئے حوادث وواقعات کا تحلیل وتجزیہ کیا ہے اور اس سے نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی ہے، اس سلسلہ میں اصل مصادر ومآخذ کا استعمال کرتے ہوئے بعض روایات کی تردید بھی کی ہے، اس مطالعہ کے دوران میں نے مختلف علمی مناہج کا استعمال کیا ہے، مثلاً ''استقرائی منہج'' اور ''مضمون کے تحلیل وتجزیہ کا منہج''، جس میں تمام نصوص، وثائق اور اعداد وشمار کو سامنے رکھ کر تحلیل وتجزیہ کیا جاتا ہے، اس کے گرد کچھ افتراضات قائم کئے جاتے ہیں تاکہ مختلف ومنتشر سوالات کے حل مل سکیں، میں نے اس سلسلہ میں ''تفکیکی - ترکیبی'' منہج سے بھی استفادہ کیا ہے تاکہ ان سوالات کے حل کے لئے وسیع دلالتوں تک پہنچا جاسکے، میں نے اس مطالعہ میں جابجا اعداد وشمار بھی پیش کئے ہیں تاکہ یہ مطالعہ محض واقعات وحوادث کے ایک بیان کی شکل اختیار کرکے نہ رہ جائے بلکہ وہ ایک علمی کام ہو جس کی بنیادیں استقراء اور تحلیل وتجزیہ پر رکھی گئی ہوں۔

اس مطالعہ کو مقدمہ، دو فصلوں اور خاتمہ پر منقسم کیا گیا ہے، مقدمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں کیا طریقۂ کار اپنایا ہے، ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس موضوع کی کیا اہمیت ہے اور اس کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔

پہلی فصل کا عنوان ''نصوص اور تاریخ'' ہے، اس فصل میں اختصار کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ قدس درحقیقت ایک عرب شہر ہے اور عرب شہر کی خصوصیات کا حامل (Arab Character of Jerusalam) ہے، اس سلسلہ میں پہلے میں نے یہودی مصادر و نصوص کا ذکر کیا ہے پھر عرب و اسلامی مآخذ و مصادر کا ذکر کیا ہے، ان تمام نصوص سے پتہ چلتا ہے کہ فلسطین اور شہر قدس درحقیقت عرب خصوصیات کے حامل ہیں۔

اس فصل میں میں نے تاریخ، توراتی نصوص و وثائق کو پیش کیا ہے اور ان تمام نصوص کا تحلیل و تجزیہ کیا ہے، جس کے بعد یہ بات مکمل طور پر واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ معاصر فلسطینیوں کو ہی فلسطین کا مکمل حق حاصل ہے، اور کنعانی ہی درحقیقت وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ سے فلسطین کے باشندے رہے ہیں، جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے تو وہ محض ایک چھوٹا سا قبیلہ تھا جس نے ارض کنعان (جس کا نام بعد میں فلسطین رکھا گیا) پر حملہ کیا تھا تا کہ وہ اس پر قابض ہو سکے۔

دوسری فصل کا عنوان ''شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے مختلف ذرائع و وسائل'' ہے، اس فصل میں قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے لئے صہیونیوں کی جانب سے اختیار کئے جانے والے مختلف ذرائع و وسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے، شہر قدس خصوصاً مسجد اقصیٰ روزانہ ہی غاصب اسرائیلی قوتوں (Occupation Authorities) کی مختلف زیادتیوں کا شکار ہوتی رہتی ہے، غاصب اسرائیلی قوتوں کی کوشش یہ ہے کہ وہ عرب شناخت کو ختم کر کے (Obliterate the Arab Identity) اس کی جگہ جھوٹی یہودی تاریخ اور شناخت کو قائم کر سکیں، اس مطالعہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسرائیل کا مقصد صرف قدس کے سیاسی وڈیموگریفک صورتحال کو تبدیل کرنا ہی نہیں ہے، بلکہ ان کا اصل مقصد اس شہر کی عرب و اسلامی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شناخت کو مٹانا اور اسے یہودی شناخت میں تبدیل کرنا ہے، یہ لوگ تعلیم کو بھی تاریخی ودینی لحاظ سے یہودی شکل دینا چاہتے ہیں۔

اخیر میں خاتمہ میں مصنف نے اُن نتائج کا ماحصل بیان کیا ہے جن تک وہ اس مطالعہ کے دوران پہنچا تھا، اور بالکل اخیر میں مراجع و مآخذ بیان کئے گئے ہیں، اس مطالعہ کو صحیح رخ پر پیش کرنے میں یہ تمام عربی وانگریزی مآخذ بڑے معاون ثابت ہوئے، یہ مآخذ بھی مختلف نوعیت کے ہیں، ان میں سے کچھ وثائق ہیں، کچھ تاریخی کتابیں اور کچھ ڈائریاں اور یادداشتیں ہیں۔

اس مطالعہ کے دوران میں نے سب سے پہلے وثائق، ارقام اور نصوص کا سہارا لیا، یہ وثائق شہر قدس کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی تاریخ کے بہت بڑے حصہ کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، میں نے شروع سے اخیر تک ان نصوص اور وثائق سے سہارا لیا تاکہ یہ مطالعہ ایسے حقائق پر مبنی ہو جو وثائق سے ثابت ہوں، میں نے مؤقر سیاست داں اور مؤرخین کی لکھی ہوئی ڈائریوں سے بھی استفادہ کیا ہے، یہ وہ حضرات ہیں جنہیں واقعات کا صحیح اور مکمل علم تھا، میں نے سرکاری وثائق کا بھی استعمال کیا ہے، میری کوشش یہ تھی کہ اس موضوع پر موجود مختلف ومتنوع مآخذ ومراجع کو میں جمع کرسکوں۔

اس مطالعہ کو پیش کر کے کوشش یہ کی گئی ہے کہ اس کے مثل دوسرے مطالعوں اور تحقیقات کے دروازے کھل جائیں، خصوصاً اُن ذرائع ووسائل کا مطالعہ کیا جائے جنہیں یہودی خفیہ طور پر اختیار کر رہے ہیں تاکہ وہ شہر قدس کو یہودی بنا سکیں، اس مطالعہ کے ذریعہ مختلف موضوعات پر غور وخوض کا دروازہ کھولا گیا ہے، مثلاً اس بات پر غور کیا جائے کہ یہودیوں کی ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عوام میں بیداری لانے کے سلسلہ میں عرب واسلامی تنظیموں کا کردار کیا ہے، اسی طرح اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ صہیونیوں کے ان تمام منصوبوں اور سرگرمیوں کو کس طرح میڈیا اور دیگر ذرائع کے ذریعہ پوری دنیا کے سامنے لایا جائے، ان مسائل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو پختگی وسنجیدگی (Maturity) کے ساتھ حل کرنے کے لئے عربوں کو کس طرح تربیت دی جائے۔

اس مطالعہ میں مغرب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی متشدد اور غلط آراء پر بھی از سرنو غور کریں، یہ آراء ان کے یہاں صرف اس لئے پیدا ہوگئی ہیں کیونکہ میڈیا پر صہیونی لابی قابض ہے، اور اسی وجہ سے اسرائیل کو مغرب میں بڑی حمایت اور تائید حاصل ہے، سب سے تکلیف دہ بات تو یہ ہے کہ دنیا نے عربوں کی تکلیفوں اور ان پر ہونے والی زیادتیوں سے تجاہل عارفانہ اختیار کر رکھا ہے، پوری دنیا وہی سنتی اور سمجھتی جو اسے یہودی دکھاتے اور سمجھاتے ہیں۔

اخیر میں میں ہر اس شخص کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس نے اس کتاب کی تکمیل میں کسی بھی طرح سے میری مدد کی، اس کتاب کی تالیف کے ذریعہ میرا مقصد (رضائے الٰہی کے حصول کے بعد) صرف یہی ہے کہ صہیونیوں کے ناپاک و مذموم عزائم ومنصوبوں کا انکشاف کیا جائے، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، والله ولي التوفيق۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل:

نصوص اور تاریخ

''اگر کسی دن یہودی قدس پر قابض ہو گئے، اور میں اس دن باحیات رہا اور کچھ بھی کرنے کی صلاحیت اپنے اندر محسوس کر سکا تو سب سے پہلے ان تمام چیزوں کو ختم کردوں گا جو یہودیوں کے یہاں مقدس نہیں ہیں، نیز برسوں سے جو آثار قدیمہ موجود چلے آرہے ہیں انہیں نذر آتش کردوں گا''!!

ہرتزل، بانی تحریک صہیونیت

اول: عمومی پس منظر:

لفظ ''قدس''(۱) اور اس شہر کا آغاز ہی اس بات پر دال ہے کہ یہ شہر درحقیقت عربی ہے اور عرب خصوصیات کا حامل ہے، جب ہم شہر قدس کی طویل تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس قدیم شہر سے یہودیوں کا رشتہ بہت ہی عمومی رہا ہے، وقفہ وقفہ سے مختلف سالوں میں وہ اس شہر میں آکر آباد ہوئے ہیں، جیسا کہ وہ بعد کے دنوں میں وقفہ وقفہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہوتے رہے ہیں (۲)، صہیونیوں (۳) کا یہ دعوی کہ شہر یروشلم (قدس) کی بنیاد زمانہ قدیم میں یہودیوں نے رکھی تھی، بالکل درست نہیں ہے۔

یہ علمی طور پر ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ لفظ ''یروشلم'' عرب کنعانی زبان سے ماخوذ ہے، یہ درحقیقت کنعانی زبان کے دو لفظوں کا مرکب ہے: ''یوری'' جس کے معنی ''شہر'' کے ہیں، اور ''شلیم'' جو کنعانیوں کے ایک خدا کا نام تھا اور جس کے معنی ''امن وآشتی'' کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر (۱-۱)

نقشہ شہر قدس

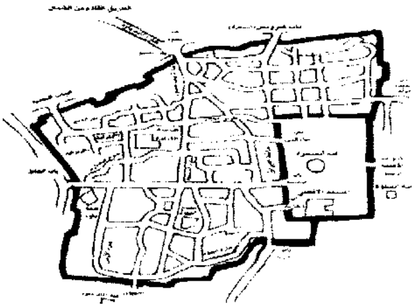

فلسطین کے سب سے قدیم نام ''کنعان'' کی طرف پہلا اشارہ تل العمارنۃ (۴) کی کھدائی کے دوران پایا گیا، تل العمارنہ کا زمانہ پندرہ صدی قبل مسیح کا ہے، اس کھدائی کے دوران جو نام پایا گیا وہ کیناہی (Kinahi) یا کیناہنا (Kinahna) ہے، اور ان دونوں کی اصل ''کنعان'' (Kana'an) ہے۔ اس کھدائی سے مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ نام ان شہروں کے لئے استعمال ہوتا تھا جو نہر اردن کے مغرب میں واقع ہیں، شام بھی ان میں سے ایک شہر ہے، توریت میں لفظ ''کنعان'' کا استعمال انہی شہروں کے لئے کیا گیا ہے، اس سے قاری کو واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہودیوں کی مقدس کتاب (۵) توریت کا بھی اعتراف یہی ہے کہ فلسطین یہودیوں کا شہر نہیں ہے، یہودی حضرت یوشع بن نون کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے اس شہر میں داخل ہوئے تھے (۶)۔

اس جانب مصنف ڈی ایل کارنیو نے بھی اشارہ کیا ہے: ''... معاصر فلسطینی ہی صاحب حق ہیں، کنعانی ہی ہمیشہ سے فلسطین کے باشندے رہے ہیں، اسرائیل درحقیقت ایک چھوٹا سا قبیلہ تھا جس نے کنعان پر قبضہ کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا تھا، کنعان کا نام بعد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسطین رکھا گیا''(۷)۔مصنف جوزف ریان کا کہنا ہے کہ:''صیہونی دلائل اور حجتوں کے پیش نظر بعض حلقوں میں یہ تاثر قائم ہو گیا ہے کہ فلسطین کی قابل ذکر اور اہم تاریخ ۷۰ء میں رک گئی تھی، یہ تاریخ دوبارہ اس وقت شروع ہوئی جب تھیوڈر ہرتزل (۸) کی قیادت میں صیہونی تحریک کا آغاز ہوا۔''

درحقیقت مسجد اقصیٰ (۹) میں حضرت سلیمانؑ کی تعمیر کردہ عمارت کی ایک اینٹ بھی باقی نہیں رہ گئی ہے، وہ ہیکل جسے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تھا (The Temple of Solomon) منہدم اور خاکستر ہو چکا ہے (۱۰)۔حضرت سلیمانؑ کی وفات کے تین صدیوں بعد اس ہیکل کے پتھر وہاں سے منتقل کیے جا چکے ہیں، یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب نبوخذ نصر (Nebuchadnezzar) (۶۰۵ - ۵۶۲ق م) نے ۵۸۹ قبل مسیح میں شہر قدس پر حملہ کیا تھا (۱۱)، اسی طرح تیطس (Tituus) نے ۷۰ء میں اس معبد کو نذر آتش کر دیا تھا جسے ہیرودس (Herod) نے ۲۰ قبل مسیح میں تعمیر کیا تھا، اور اس کے پتھر کہیں دور لے جا کر پھینک دیے تھے (۱۲)۔

یہودی مورخ جوسیفوس فلیویس (Josephus Flavius) (۱۳) نے قدس کا تذکرہ کرتے ہوئے ہیکل کے بارے میں کچھ بھی ذکر نہیں کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس ہیکل کو تیطس نے منہدم کر دیا تھا اس کا کچھ بھی نام ونشان باقی نہیں رہ گیا تھا، ۱۳۵ء سے اسلامی فتح تک قدس میں یہودیوں کو رہنے کی اجازت حاصل نہ تھی (۱۴)۔

تاریخی حق (Historical Right) کے اعتبار سے سرزمین فلسطین کے سب سے زیادہ حقدار عرب فلسطینی ہیں، وہی اس سرزمین کے حقیقی مالک (Legitimate Owner of the Land) ہیں جو یہاں ہزاروں سال سے سکونت پذیر ہیں، بشکل مملکت فلسطین میں یہودیوں کا وجود محض ایک عارضی وجود ہے، یہ وجود ایک بہت ہی مختصر مدت کے لئے ہے جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان ہزاروں سال کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں جو عربوں نے فلسطین میں گذارے ہیں (۱۵)۔

برطانوی مورخ ارنالڈ ٹوئینبی (Arnald Toynbee) نے لکھا ہے: ''قانونی اعتبار سے تمام تر اسرائیلی مملکت درحقیقت ہمیشہ سے ان عرب فلسطینیوں کی ملکیت رہی ہے جنہیں وہاں سے زبردستی نکال دیا گیا ہے، اور مستقبل میں بھی یہ ہمیشہ عرب فلسطینیوں کی ہی ملکیت رہے گی'' (۱۶)۔

یہودی مصنف الفرید لیلنتال (۱۷) نے بھی یہی بات کہی ہے کہ ''کنعانی ہی وہ پہلے لوگ ہیں جو فلسطین آئے، اس کے بعد دوسرے عرب قبائل آئے، پھر اس کے بعد عبری قبائل آئے (۱۸)۔ بلکہ ہرتزل کے بعد دوسری سب سے بڑی صہیونی شخصیت میکس نورڈو (Max Nordo) (۱۹) کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ جب اسے فلسطین میں عربوں کے سب سے پہلے وجود کا پہلی مرتبہ علم ہوا تو اس نے ہرتزل کے سامنے اپنے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''مجھے اس بات کا تو علم ہی نہیں تھا، ہم لوگ درحقیقت ظلم کر رہے ہیں'' (۲۰)۔ ان ساری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قدس ہمیشہ سے عرب خصوصیات کا حامل رہا ہے، فلسطین میں یہودیوں کا وجود محض عارضی رہا ہے، جس کی عمر حضرت داؤدؑ (۲۱) وسلیمانؑ (۲۲) کے دور میں صرف ۷۰ سال یا ۷۹ سال رہی ہے (۲۳)۔ اسی طرح تاریخی دلائل سے یہ ثابت ہے کہ حضرت داؤدؑ کی حکومت صرف فلسطین کے شمال میں واقع ''دان'' (تل القاضی) سے لے کر اس کے جنوبی علاقہ ''بئر السبع'' تک ہی پر قابض ہو سکی تھی، فلسطینی ساحل کے کسی علاقہ یا شمالی فلسطینی شہر الجلیل میں یہودی کبھی بھی سکونت پذیر نہیں ہوئے، البتہ تل القاضی کے پاس ایک چھوٹے سے علاقہ میں وہ ایک مختصر مدت کے لئے موجود تھے، تاریخی دلائل سے یہ ثابت ہے کہ اس سلسلہ میں حضرت داؤد اور شاؤول (Saul) (اور قرآن کے مطابق طالوت) یکساں تھے، حضرت داؤدؑ ایک شہنشاہ وحکمراں تھے جو اسرائیلی قبائل کے اتحاد کے سردار تھے جو فلسطین کے بلندی والے علاقوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکونت پذیر تھا۔

گذشتہ گفتگو سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہودیوں نے مختلف اوقات میں فلسطین پر حملہ کیا ہے تاکہ اس پر اپنا تسلط قائم کر سکیں اور وہاں رہائش اختیار کر سکیں، اس دوران کبھی تو وہ لمبے عرصہ کے لئے مسلسل فلسطین میں سکونت پذیر ہوئے اور کبھی بہت چھوٹے چھوٹے عرصہ کے لئے غیر مسلسل انداز میں مقیم ہوئے۔

اگر فلسطین میں عربوں کے تاریخی صورت حال کا وہاں کے یہودیوں کے تاریخی صورت حال سے موازنہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عرب فلسطین پر گذشتہ پانچ یا سات ہزار سال سے مسلسل قابض ہیں، اس عرصہ میں ایک دن کا بھی انقطاع نہیں ہوا، جبکہ فلسطین میں یہودیوں کی مختلف چھوٹی چھوٹی حکومتیں مختصر مختصر مدت کے لئے قائم ہوئیں، اور پھر وہ برسہا برس کے لئے معدوم ہوگئیں، پھر یہ حکومت ۱۹۴۸ء میں برطانوی استعمار، یورپ اور امریکہ کی مدد سے دوبارہ قائم ہوئی ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ اُس مقدس وعدۂ الٰہی کا کوئی اعتبار نہیں جو صدیوں تک روپوش ہوگئی ہو اور جس کا تاریخ میں کوئی ذکر نہ ملے (۲۴)۔

دوم: اعداد و شمار:

آغاز سے ہی صیہونی فکر اور آئیڈیالوجی کا صرف ایک ہی مقصد رہا ہے کہ فلسطینی عوام کی بالکلیہ نفی کی جائے، انہیں فلسطین سے نکال دیا جائے اور دنیا کے مختلف علاقوں سے یہودیوں کو لاکر وہاں آباد کر دیا جائے، ان کا بنیادی منصوبہ یہ تھا کہ جتنی زیادہ فلسطینی سرزمین پر قابض ہونا ممکن ہو ان پر قابض ہو جایا جائے اور مختلف طریقوں سے فلسطینی عوام کو اپنی زمین اور گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کیا جائے اور پھر ان جگہوں اور علاقوں کی جانب یہودیوں کی ہجرت کرائی جائے (۲۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر (۱-۱)

۱۸۸۲ء سے ۱۹۴۴ء کے درمیان فلسطین کی طرف یہودیوں کی ہجرت کے مختلف مراحل

نمبر شمار	ہجرت کے مختلف مراحل	سال	تعداد
۱	پہلا مرحلہ	۱۸۸۲-۱۹۰۳	۲۵۰۰۰
۲	دوسرا مرحلہ	۱۹۰۴-۱۹۱۴	۳۵۰۰۰
۳	تیسرا مرحلہ	۱۹۱۹-۱۹۲۳	۳۵۰۰۰
۴	چوتھا مرحلہ	۱۹۲۴-۱۹۳۱	۸۵۰۰۰
۵	پانچواں مرحلہ	۱۹۳۲-۱۹۴۴	۲۶۵۰۰۰

(ماخذ: سعید حمادہ، مصنف، النظام الاقتصادی فی فلسطین، سیریز معاشی علوم، حلقہ ۱۱ (بیروت: امریکن یونیورسٹی آف بیروت، ۱۹۳۹) ص: ۳۰

فلسطینی جغرافیہ داں خلیل تفکجی (رکن جمعیۃ الدراسات العربیۃ فی القدس) کہتے ہیں:

"ہمارے علم میں یہ بات رہنی چاہئے کہ اسرائیلی سلطنت کے قیام سے پہلے قدس میں یہودی علاقہ کی مساحت پانچ ہزار میٹر سے زیادہ نہیں تھی، اوران کی آبادی صرف ۹۰ خاندانوں پر مشتمل تھی، اس کے باوجود فلسطین میں اس وقت کی برطانوی حکومت اورصہیونی قائدین نے بالاتفاق شہر قدس کی حدیں اس طرح طے کیں کہ اس میں مزید نئے یہودی علاقوں کوضم کرنا ممکن ہوسکے، لہذا جولائی ۱۹۴۸ء میں شہر کی تقسیم اس طرح کی گئی کہ اس کا مشرقی علاقہ عربوں کو دیا گیا اور مغربی علاقہ یہودیوں کو دے دیا گیا" (۲۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر (۱-۲)

۱۹۴۵ء تک فلسطین کے مختلف علاقوں میں زمین کی ملکیت کا تناسب

علاقہ	عرب ملکیت (٪)	یہودی ملکیت (٪)	شاہی ملکیت (٪)
صفد	۶۸	۱۸	۱۴
عکا	۸۷	۳	۱۰
طبریا	۵۱	۳۸	۱۱
الناصرہ	۵۲	۲۸	۲۰
حیفا	۴۲	۳۵	۲۳
بیسان	۴۴	۳۴	۲۲
طولکرم	۸۷	۱۷	۹
الرملہ	۸۴	۱۴	۹
القدس	۹۶	۳	۳
الخلیل	۷۵	۱	۳

(ماخذ: الاحصاءات الریفیۃ، برطانوی فلسطینی حکومت ۱۹۴۵)

گوشوارہ نمبر (۱-۳)

۱۹۴۸ء میں فلسطینیوں کے ہاتھ سے نکل جانے والی زمین کا قبضہ

۱۱۷,۱۸۰,۰۰۰ ایکڑ	اتنی زمینوں پر صہیونی فوجوں نے قبضہ کرلیا
۱۱,۴۶۵,۰۰۰ ایکڑ	عرب سرزمین جن پر عرب باقی رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱,٦١٧,٠٠٠ ایکڑ	وہ زمین جس کے مالک یہودی تھے، برطانوی مینڈیٹ ریکارڈ کے مطابق
۱۲۰,۸۵۰,۰۰۰ ایکڑ	اسرائیل کی ۹۲٪ زمین درحقیقت فلسطینی زمین ہے

ماخذ: Sami Hadawi, Village Statistics, 1945: A Classification of Land and Area Ownership in Palestine, Facts and Figures; no 34 (Beirut: Palestine Liberation Organisation Research Center, 1970).

۱۹٦۷ء میں مشرقی قدس پر غاصبانہ قبضہ کرنے کے بعد سے اسرائیل نے شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے لئے بہت سارے طریقے اپنائے، ساتھ ہی انہوں نے یہ اسٹریٹیجی اختیار کی کہ وہ فلسطین کی زیادہ سے زیادہ زمین پر اس طرح قابض ہوں کہ وہاں عرب آبادی کم سے کم ہو۔

اس اسٹریٹیجی اور مقصد کے پیش نظر اسرائیل نے روزانہ یہ سوچنا اور اس پر عمل کرنا شروع کردیا کہ شہر قدس کو کس طرح ایک نئی شکل دے دی جائے، اس کے نقشہ کو تبدیل کردیا جائے، اور وہاں کی آبادی کے تناسب میں تبدیلی کی جائے (۲۷)، اس کے لئے اسرائیل نے بہت سارے نت نئے طریقے اپنائے جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ بعد میں کیا جائے گا۔

سوم: مختلف منظم طریقہ کار:

۱- ۱۹٦۷ء کی جنگ کے بعد کے ابتدائی دنوں میں شہر قدس کے مشرقی حصہ پر یہودیوں کے قابض ہونے کے بعد اعلان کیا گیا کہ اس شہر کے حدود کو وسیع اور یکجا کیا جائے (۲۸)، اس کے بعد ایک نئی یہودی بستی رعلاقہ قائم کرنے کے لئے عملی طور پر اقدامات کئے جانے لگے، لہذا ناصب قوت نے حی المغاربہ (۲۹) کے کچھ حصہ کو منہدم کردیا، اس علاقہ کے حقیقی مالک افراد کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے نکال دیا گیا، انہیں اتنا بھی موقع نہیں دیا گیا کہ اپنے گھروں سے اپنا سامان نکال سکیں، ان یہودیوں نے حی الشرف کے بہت سارے لوگوں کو بھی ان کے گھروں سے نکال باہر کیا، حی الاشرف ایک قدیم عرب بستی ہے، اسی طرح شہر قدس کی نئی حد بندی (Redemarcation of the Borden) (۳۰) کے بعد یہودیوں نے بہت ساری عرب بستیوں کو مکمل طور پر شہر قدس سے الگ کر دیا، اس کے بعد یہودی بستی کو مزید وسیع کیا گیا، اور بہت سارے نئے یہودی علاقے قائم کئے گئے، جس کے نتیجہ میں ہزاروں یہودی ان علاقوں میں آ کر آباد ہو گئے، ان علاقوں سے عرب عوام کو نکالنے کی ذمہ داری یہودی کمپنی "اعمار الحی الیھودی" نے لی (۳۱)، شہر قدس کے بہت اندرون تک کے علاقوں سے بھی عرب مسلمانوں کو نکالا گیا (۳۲)، اس جانب اشارہ کافی ضروری ہے کہ شارون نے شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کا منصوبہ بنایا تھا، اس منصوبہ کا انکشاف روزنامہ معاریف نے ۸ رمئی ۱۹۹۱ء کو کیا تھا، شارون کا منصوبہ یہ تھا کہ شہر قدس میں یہودی نو آبادیات بہت بڑی تعداد میں قائم کی جائیں تا کہ وہاں کم از کم دس لاکھ یہودی آباد ہو سکیں۔

۲- ۲۵ جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیلی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ مقبوضہ شہر قدس پر اسرائیلی قانون نافذ کیا جائے، اس سیاسی فیصلہ کو قانونی شکل دینے کے لئے اور اسے نافذ کرنے کے لئے اسرائیلی پارلیمنٹ نے اپنے قانون میں آرٹیکل ب کا اضافہ کیا (۳۳)۔

۳- ۲۷ جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمنٹ) نے تین ایسے قوانین کو منظوری دے جن سے شہر قدس اور دیگر مقدس مقامات کی عظمت بہت متاثر ہوئی (۳۴)، یہ قوانین انٹرنیشنل قوانین کی کھلی خلاف ورزی کے مترادف تھے، ان قوانین کے ذریعہ صرف ایک فریق (اسرائیل) کی جانب سے موجودہ صورت حال کو کالعدم قرار دے دیا گیا، ساتھ ہی اسرائیلی حکومت نے ان قوانین کے ذریعہ شہر قدس پر ہاتھ ڈال دیا تا کہ ایک دوسری نئی صورتحال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا کی جا سکے، حالانکہ ویسا کرنا درست نہیں تھا، البتہ اس نئی صورتحال نے امن مذاکرات کے لئے ایک بنیاد فراہم کر دی۔

ان تین قوانین کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

الف- اسرائیلی قانون کو تمام شہر قدس پر نافذ کیا جائے۔

ب- قدس میونسپلٹی کے حدود کو ساڑھے چھ کلومیٹر سے بڑھا کر بہتر کلومیٹر کر دیا جائے اور اس میں فلسطینی زمینوں کو شامل کر لیا جائے، شہر بیرہ کے جنوب میں واقع شمال قلندیا کے علاقہ ''القدس الموحدۃ'' سے لیکر جنوب میں واقع صور باہر (بیت لحم اور بیت ساحور کے شمالی اور مشرق شمالی حدود) تک کے علاقہ کو اسرائیلی قدس میونسپلٹی میں شامل کر لیا جائے، شہر قدس کی عرب میونسپلٹی (امانۃ القدس) (۳۵) کو تحلیل کر دیا جائے، اور پورے قدس شہر کو (اس کو وسعت دینے کے بعد) اسرائیلی قوانین اور میونسپلٹی کے حوالہ کر دیا جائے، اور اس کا ذمہ دار شہر قدس کے یہودی گورنر تیدی کولیک (۳۶) کو بنایا جائے۔

ج- مقدس مقامات کی حفاظت سے متعلق ایک قانون نافذ کیا گیا، جس کے مطابق تمام مذاہب کے ماننے والوں کو عبادت کرنے اور مقدس مقامات تک رسائی حاصل کرنے کی آزادی دی گئی، اسرائیلی وزیر برائے مذاہب کو اس قانون کو نافذ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی، لیکن یہ قانون عملی طور پر نافذ نہیں ہوا، در حقیقت اس قانون نے اسرائیل کو شہر قدس پر مکمل تسلط اور قیادت وسیادت عطا کر دی، حالانکہ اس قانون میں قیادت وسیادت کے مسئلہ کی جانب ذرا بھی اشارہ نہیں کیا گیا تھا (۳۷)۔

۴- غاصب قوتیں فلسطینی زمینوں پر فرضی رئیل اسٹیٹ (Real Estate) کمپنیوں کے ذریعہ اور خاص طور پر ''وحدۃ أیعوم'' کے ذریعہ سے قابض ہو رہی تھیں، ''وحدۃ أیعوم'' ایک یونٹ تھی جو ''إدارۃ أراضی إسرائیل'' کے تحت آتی تھی، اس یونٹ کا کام یہ تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ فلسطینی شہریوں کو شہر قدس میں اپنی زمینیں اور مکانات فروخت کرنے پر آمادہ کیا جائے، اس یونٹ نے کسی بھی فلسطینی شہری کو شہر قدس میں زمین خریدنے یا اپنی زمین میں اضافہ کرنے نہیں دیا (۳۸)، قدیم شہر (البلدۃ القدیمہ) کی تقریباً بیس فیصد زمینیں ضبط کر لی گئیں جس کی وجہ سے ۷۵۰۰ سے زائد لوگوں کو شہر قدس چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا، اس یونٹ نے قدیم شہر کی ۶۳۰ جائدادیں ضبط کر لیں اور ۱۳۵ جائدادوں کو منہدم کر دیا (۳۹)۔

گوشوارہ نمبر (۱-۴) سے واضح ہوتا ہے کہ ستمبر ۱۹۶۷ء کے بعد اسرائیلی انتظامی تقسیم کے مطابق شہر قدس چھوڑنے والوں کی تعداد ۱۹۳ ۲۳ تک پہنچ گئی تھی، اس تعداد میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسرائیلی مردم شماری (Census) کے دوران شہر یا ملک کے باہر موجود تھے، ان دونوں ہی شکلوں میں ایسے لوگوں کو شہر قدس میں قیام کرنے کے حق سے (اسرائیلی قوانین قیام و رہائش کے تحت) محروم کر دیا گیا۔

گوشوارہ نمبر (۱-۴)

مشرقی قدس کو ضم کرنے کے بعد وہاں کی آبادی اور جون ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد گھربار چھوڑنے والوں کی تعداد

علاقہ	اردن اعداد وشمار (نومبر ۱۹۶۱)	اسرائیلی اعداد وشمار (ستمبر ۱۹۶۷)	آبادی اندازہ ۱۹۶۷ (بنیادی سال ۱۹۶۱)	شہر میں آبادی کی نقل وحرکت (ستمبر ۱۹۶۷)	وزارت برائے مقبوضہ اراضی امور کے مطابق گھربار چھوڑنے والوں کی تعداد (۱۹۷۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرقی قدس، اسرائیلی انتظامی تقسیم کے مطابق	۷۵۶۴۶	۶۵۸۵۷	۸۹۰۵۰	(۲۳۱۹۳)	۱۴۷۰۴
مشرقی قدس میں ضم کیے گئے علاقوں کی آبادی	۱۵۱۵۸	۲۱۴۸۸	۱۷۹۲۴	۳۵۶۴+	۴۵۰۶
الطور	۴۲۸۹	۵۷۰۱	۵۶۷۲	۶۲۹+	۱۷۹۵
العیسویة	۱۱۶۳	۱۶۱۳	۱۳۵۷	۲۳۸+	۲۴۴
شعفاط	۲۵۴۱	۳۴۰۰	۳۰۰۵	۳۹۵+	۴۲۱
غرب بیت حنینا	۰۰۰	۳۶۰۹	-	-	۸۸۳
مطار قلندیا	۲۰۰۰	۱۱۲۳	۲۳۶۵	(۱۲۴۲)	۷۲
صور باہر اور أم طوبا	۴۰۱۲	۴۷۱۰	۴۷۴۴	(۳۴)	۷۷۳
بیت صفافا، شرفات القسم الأردنی	۱۱۵۳	۱۳۳۲	۱۳۶۳	(۳۱)	۳۱۸
مشرقی قدس، حدود البلدیة (اردنی تقسیم)	۶۰۴۸۸	۴۴۳۶۹	۷۱۵۲۶	(۲۷۱۵۷)	۱۰۱۹۸
قدیم شہر	۳۶۸۰۱	۲۳۶۷۵	۴۳۵۱۶	(۱۹۸۴۱)	۰۰۰
جدید شہر	۲۳۶۸۷	۲۰۶۹۴	۲۸۰۱۰	(۷۳۱۶)	۰۰۰

(ماخذ: صلاح الصوبانی، الأوضاع الدیمغرافیة فی مدینة القدس تحت الاحتلال الاسرائیلی، صامد الاقتصادی، عدد ۸۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۱) ص: ۱۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- غاصب اسرائیلی حکومت کی جانب سے نمبر شماری (Census) کرانے کے بعد شہر قدس کے ہزاروں شہری شناختی کارڈ (Identity) کے حصول سے محروم کر دیئے گئے، کیونکہ مختلف اسباب کی بنیاد پر وہ شہر قدس کے حدود سے باہر آتے تھے، جس شام یہودیوں نے شہر قدس پر قبضہ کیا، انہوں نے وہاں سے تقریباً ۶۵۰۰ فلسطینی شہریوں کو نکال دیا جو الحی الیہودی (یہودی علاقہ) میں آباد تھے (۴۰)۔

۶- اردنی قوانین کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور ان کی جگہ اسرائیلی قوانین کو نافذ کر دیا گیا، اسی طرح اردنی عدالتوں کو بھی بند کر دیا گیا۔

۷- غاصب اسرائیلی حکومت نے شہر قدس کے بہت سارے شہریوں سے ان کے شناختی کارڈ چھین لئے، تاکہ انہیں خود ان کے شہر میں داخل ہونے اور اس میں قیام کرنے کے جائز حق سے محروم کیا جا سکے، ۱۹۷۴ء کے اسرائیلی قانون (۱۱/۱) کے مطابق "جو شخص بھی مسلسل سات سال ملک سے باہر قیام کرے گا وہ قدس میں ہمیشہ قیام کرنے کے حق سے محروم ہو جائے گا"۔

اسرائیل نے قدس کے شہریوں سے ان کے شناختی کارڈ واپس لے لئے حالانکہ انہوں نے قوانین اور احکامات کے خلاف کچھ بھی نہیں کیا تھا (۴۱)۔

۸- جو بچے شہر قدس کے باہر پیدا ہوئے تھے انہیں دائمی قیام کے لئے شناختی کارڈ فراہم کرنے سے غاصب اسرائیلی حکومت نے منع کر دیا، اسرائیل نے مختلف طریقوں سے فلسطینیوں کو خاموشی کے ساتھ شہر قدس سے نکالنے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے، اس کے لئے اس نے بہت سے قوانین نافذ کئے ہیں اور مختلف احکامات جاری کئے ہیں، شہر قدس میں اسرائیل کی یہ پالیسی ۱۹۶۷ء سے آج تک قائم ہے، اسرائیل ایک ایسی فضا قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے کہ جس کے بعد قدس پر اسرائیلی قیادت وسیادت کو چیلنج نہ کیا جا سکے۔

۹- غاصب اسرائیلی حکومت نے تمام عرب اداروں اور ڈپارٹمنٹس کو کالعدم قرار دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا،صرف ایک ادارہ کوشہر قدس سے باہر منتقل کیا گیا،۱۹۴۸ء میں ہی پانی اور فون کے نیٹ ورک کو مغربی قدس سے جوڑا جا چکا تھا،اور عرب اداروں کو اسرائیلی اداروں سے ملحق کر دیا گیا تھا،ایسے قوانین بنائے گئے جن کے تحت عرب پیشہ ور لوگوں اور کام کرنے والوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اسرائیلی اداروں اور تنظیموں کے ساتھ کام کریں (۴۲)۔

۱۰- ۱۹۶۸ء میں قدیم شہر کے فصیلوں کے باہر اسرائیلی حکومت نے زبردستی زمینیں ضبط کرنا شروع کر دیں تا کہ وہاں پر اسرائیلی نو آبادیات (Colonies) قائم کی جا سکیں،لہذا شیخ جراح اور وادی الجوز کی بہت ساری زمینوں پر زبردستی قبضہ کر کے ان پر یہودی نو آبادیات قائم کر دی گئیں،یہ نو آبادیات ہیں: رامات اشکول،غفعات،ہامینار،معالوت دافتی،التلۃ الفرنسیۃ وغیرہ (۴۳)۔

۱۱- ۱۹۶۹ء میں گریٹر قدس پروجیکٹ کی تفصیلات سامنے آئیں،اس ضمن میں تقریباً ۱۵ نو آبادیات (Clonies) قائم کی گئیں،یہ شہر قدس کے گرد دوسری نو آبادیاتی بیلٹ تھی، اسرائیل کی کوشش یہ ہے کہ گریٹر شہر قدس کی ایک ایسی شناخت بنائی جائے کہ وہاں سے اسلامی شناخت پورے طور پر ختم ہو جائے،وہاں یہودی آبادی کثرت میں آ جائے اور مسلم آبادی یہودی آبادی کے مقابلہ میں بہت کم نظر آنے لگے،گریٹر قدس پروجیکٹ کا مقصد یہ ہے کہ عرب علاقوں کو چاروں طرف سے یہودی علاقوں سے گھیر لیا جائے اور انہیں فصیل کے باہر دوسرے عرب علاقوں سے علاحدہ کر دیا جائے اور اس طرح ان عرب علاقوں میں آباد لوگ مجبور و پریشان ہو کر وہاں سے ہجرت کر جائیں۔

۱۲- ۱۹۷۱ء میں شموئیل نامیر نے اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمنٹ) کے سامنے ”گریٹر قدس پروجیکٹ“ کا خاکہ پیش کیا،اس پروجیکٹ کے مطابق گریٹر قدس میں (وسیع کردہ شہر قدس کے علاوہ) فلسطینی کنارہ کے تین شہر اور ۲۷ گاؤں بھی شامل تھے،یہ شہر اور گاؤں وہ تھے جو بیت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لحم، بیت ساحور اور بیت جالا میں یا اس کے اردگرد واقع تھے، اس پروجیکٹ کے گرد کافی بحث ومباحثہ ہوا، اس میں کچھ تبدیلیاں بھی کی گئیں، لیکن یہ پروجیکٹ ''گریٹر قدس'' کے نام سے ہی باقی رہا، اس پروجیکٹ کا جدید نسخہ ''فوجی منصوبہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ ایک پُر امن نوآبادیاتی منصوبہ ہے جو اس بات کو لازمی قرار دیتا ہے کہ شہر قدس کی حدوں کو اس پہاڑ سے بھی آگے لے جایا جائے جس نے قدس کو گھیر رکھا ہے، لہذا اس کی حدوں کو شمال میں قلندیا تک، جنوب میں بیت لحم تک، مشرق میں معالیہ ادومیم تک اور مغرب میں معالیہ ہعشمیا تک وسیع کر دیا جائے، اور اس طرح اس کی مکمل مساحت تقریباً دو لاکھ ایکڑ ہو جائے (۴۴)۔

۱۳- اسرائیل کی تمام حکومتیں (خواہ وہ لیبر پارٹی کی حکومت رہی ہو یا لیکوڈ پارٹی کی) اس بات پر متفق رہی ہیں کہ شہر قدس کے فصیلوں کے باہر کثرت کے ساتھ نوآبادیات قائم کی جائیں (۴۵)، اسرائیل کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ زمینوں پر کم سے کم عرب آبادی کے ساتھ قبضہ کیا جائے (۴۶)۔ رجعام زئیفی نے شہر قدس کے حدود اس طرح بیان کئے ہیں کہ ان میں ۲۸ عرب گاؤں آجائیں، اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ جس حد تک ممکن ہو ان گاؤں سے اجتناب کیا جائے جہاں عربوں کی آبادی زیادہ ہو (۴۷)، گوشوارہ نمبر (۱-۵) سے قدس (میونسپلٹی) میں ضم کئے گئے علاقوں میں یہودی نوآبادیات کا نقشہ واضح ہو جاتا ہے۔

قدس میونسپلٹی نے سرکاری طور پر اعلان کیا کہ ان کے پاس مخیم شعفاط علاقہ کو نئے سرے سے آباد کرنے اور ترمیم کرنے (Restoration) کا ایک وسیع منصوبہ ہے، پھر اسرائیلی اخبارات نے اس بات کا انکشاف کیا کہ درحقیقت اسرائیلی حکومت کا منصوبہ مخیم شعفاط کو مکمل طور پر نیست ونابود کر دینے کا ہے، کیونکہ یہاں کے لوگوں نے تحریک انتفاضہ (۴۸) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا، نصف اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اسرائیلی وزارتی کمیٹی برائے یہودی ایڈجسٹمنٹ نے ایک ایسے منصوبہ کو منظوری دی جس کے تحت مشرقی قدس میں تقریباً چالیس ہزار مکانات تعمیر کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے تھے(۴۹)۔

نقشہ نمبر(۱-۲)

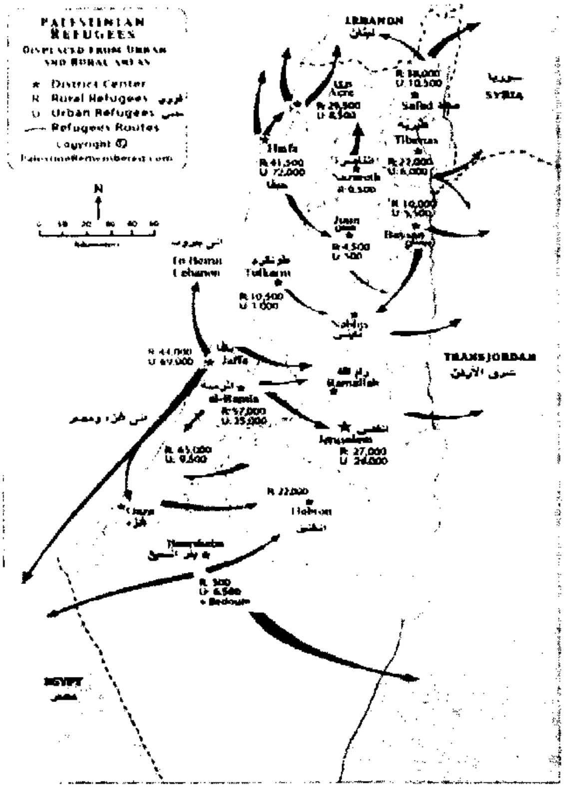

فلسطینی پناہ گزینوں کی ہجرت کے راستے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(ماخذ: فلسطینی جمعیت برائے اکادمی امور (Palestinion Academic Society for the Study of International Affairs (PASSIA)

گوشوارہ نمبر (۵-۱)

قدس میں ضم کئے گئے علاقوں میں اسرائیلی نوآبادیات

علاقہ	سال قیام	مساحت (ایکڑ)	تعمیر شدہ مکانات مساحت (ایکڑ)	آبادی	عرب گاؤں جن پر نوآبادیات قائم کی گئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التلۃ الفرنسیۃ	۱۹۶۸	۸۲۲	۸۰۰	۵۰۰۰	۶۵۰۰	لفتا،شعفاط
رامات اشکول	۱۹۶۸	۳۳۴۵	۳۹۷	۲۲۰۰	۶۶۰۰	لفتا،شعفاط
معلومات دفنا	۱۹۶۸	۳۸۹	۳۸۹	۱۱۸۴	۴۷۰۰	خلۃ نوح
نفی یعقوب	۱۹۶۸، ۱۹۸۰	۱۸۳۵	۹۰۸	۳۸۰۰	۱۹۳۰۰	حزما، بیت حنینا
الحی الیہودی	۱۹۶۸	۱۱۶	۱۰۵	۶۵۰	۲۴۰۰	البلدۃ القدیمۃ
رامات آلون	۱۹۷۲	۴۸۴۰	۲۸۷۵	۸۰۰۰	۳۷۲۰۰	نفتا،بیت اِکسا،شعفاط
تالبیوت الشرقیۃ	۱۹۷۰	۲۲۴۰	۱۰۷۱	۴۴۰۰	۱۵۰۰۰	صور باہر
غیلو	۱۹۷۱	۲۷۴۳	۲۴۷۵	۷۴۸۴	۳۰۲۰۰	بیت جالا، شرفات، بیت صفایا
عطروت	۱۹۷۰	۱۳۶۰	۱۱۵۸	انڈسٹریل ایریا		قلندیا، الرام، بیت حنینا، بیر نبالا
بسغاط زئیف اور بسغاط عومر	۱۹۸۰	۲۶۲۷	۱۲۸۱	۷۴۳۸	۳۵۲۰۰	بیت حنینا، شعفاط، حزما، عناتا
تلۃ شعفاط	۱۹۷۰	۱۱۹۸	۰۰۰	پروجیکٹ ۲۱۶۵	۲۰۰۰ متوقع	بیت حنینا،شعفاط
غفعات ہماتوس	۱۹۹۱	۹۸۰	۰۰۰	پروجیکٹ ۳۶۰۰		بیت صفافا، بیت جالا
الجامعۃ العبریۃ	۱۹۲۴	۷۴۰	۰۰۰	۰۰۰	۲۵۰۰	العیسویۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ماميلا پروجیکٹ ۱۹۷۰ (قریة داؤد)	۱۳۰				باب الخلیل، حی الشجاعیة
جبل ابوغنیم ۱۹۹۱	۱۹۹۲	۰۰۰	۶۵۰۰ پروجیکٹ	۳۵۰۰۰ متوقع	بیت لحم، بیت ساحور، أم طوبا، صور باہر

(ماخذ: خلیل التفکجی، الاستیطان الجغرافي والديمغرافي وأخطاره في قضية القدس، ویب سائٹ شہر قدس، (http://www.alquds-online.org/index.php?s=m&ss=17&id=28)، خالد عاید، الاستیطان في جبل أبو غنیم وما یتجاوز، الدراسات الفلسطینیة، عدد ۳۱ (ستمبر ۱۹۹۷، ص ۱۱۹)۔

۱۴- قدس کی عرب معاشیات کو یہودی رنگ دینے کی کوشش: عرب معاشیات کو ختم کرنے اور اسے رفتہ رفتہ اسرائیلی معاشیات میں ضم کرنے کے سلسلہ میں غاصب حکومت نے بہت سے طریقے اور حربے اختیار کیے (۵۰)، اسرائیلی حکومت نے مغربی کنارہ کے تمام عرب شہروں اور گاؤں کی زرعی اور صنعتی پیداوار اور دیگر سامانوں کے قدس کی منڈیوں میں داخل ہونے پر روک لگا دی، حالانکہ تمام اسرائیلی سامان اور پیداوار بسہولت قدس کی منڈیوں تک پہنچ جاتے تھے، اسرائیلی حکومت نے عرب اور اسرائیلی تاجروں کے درمیان تجارت کو زبردستی جاری کروایا، تاکہ عرب پیداوار اور سامان پڑوسی ممالک کی منڈیوں تک نہ پہنچ سکیں (۵۱)۔

اسی طرح اقتصادی وسیاحتی سرمایہ کاری کے ذریعہ عربوں کو اس امر واقعہ کے اعتراف کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ قدس درحقیقت اسرائیل کی راجدھانی ہے، مرکزی ادارہ برائے اعداد وشمار (دائرة الاحصاء المركزية) کے مطابق ۲۰۰۷ء کے نصف اول کے مقابلہ میں ۲۰۰۸ء کے نصف اول میں نوآبادیاتی تعمیرات میں ۱۸ء گنا اضافہ ہوگیا ہے، اسرائیلی حکومت ان کثیر نوآبادیات کے ذریعہ "گرین لائن" (۵۲) (حدوں کی وہ لائن جو ۴ جون ۱۹۶۷ء کو طے

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی) کو ختم کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ اس سرزمین کو ایک نئی شکل دے سکے، اس وقت مشرقی قدس کے ۱۲ نو آبادیات میں تقریباً ایک لاکھ بانوے ہزار لوگ ناجائز اور غیر قانونی طریقے سے رہ رہے ہیں، اسرائیلی حکومت نے زرعی، صنعتی اور فوجی نو آبادیات بھی قائم کی ہیں، یہ غاصب حکومت مختلف ٹیکس انسینٹیوز (Incentives) اور وسیع فنڈنگ پروجیکٹس (Funding Projects) کے ذریعہ نو آبادیات میں اضافہ کی مسلسل ہمت افزائی کر رہی ہے (۵۳)۔

۱۵- زرعی پالیسی طے کرتے وقت مغربی کنارہ اور قدس مکمل طور پر ''اسرائیلی پلاننگ سینٹر'' (مركز التخطيط الاسرائيلي) کے تحت آتے ہیں، اور اس طرح تمام وہ فصلیں اور پیداوار جو اسرائیلی فصلوں اور پیداوار کا مقابلہ کر سکتی ہیں انہیں زرعی پالیسی سے الگ کر دیا جاتا ہے (۵۴)۔

۱۶- مشرقی قدس میں بہت سخت معاشی ورہائشی پالیسی اختیار کی گئی ہے، قدس میونسپلٹی نئے مکانات تعمیر کرنے یا پرانے مکانات میں مرمت کا کام کرانے کا پرمٹ نہیں دیتی ہے، اس کی وجہ سے بہت سے شہری قریب کے گاؤں میں جا بسے ہیں، اسی طرح ہر وہ خاندان جس میں بیوی شہر قدس سے تعلق رکھتی ہو لیکن شوہر قدس کا نہ ہو تو ان کا شناختی کارڈ واپس لے لیا جاتا ہے، اور ہر وہ فلسطینی شہری جس نے اردن کے علاوہ کسی اور ملک کی شہریت حاصل کر لی ہو اس کا شناختی کارڈ بھی واپس لے لیا جاتا ہے۔

۱۷- ۱۹۷۲ء میں ایک مکمل پالیسی اختیار کی گئی جس کا نام ''خاص ترقیاتی پالیسی'' (Special Development Plan) تھا، اس پالیسی کا مقصد شہر قدس کی از سر نو پلاننگ (Replaning) تھی، ان سب کا بھی مقصد یہ تھا کہ شہر قدس کے جغرافیائی، معاشی، تاریخی، معماری، ڈیموگرافک اور ٹوپوگرافک عوامل کو تبدیل کر دیا جائے، اس پالیسی میں ۲۰۰۰ء تک کے لئے قدس کی ترقی وڈیولپمنٹ سے متعلق ایسے تخمینے (Projection) اور منصوبے ذکر کئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گئے جن کا مقصد شہر کی نشانیوں اور معالم کو ختم کرنا اور جھوٹی قدیم یہودی تاریخ کی کھوج کا بہانہ بنا کر اس شہر میں بہت سارے آثار قدیمہ کی کھدائیاں کرنا تھا۔

۱۸- ۱۹۷۴ء میں ایک اہم یہودی پروجیکٹ (ڈاکٹر رافل بنکلر پروجیکٹ) کی تفصیلات منظر عام پر آئیں، اس پروجیکٹ کا بنیادی مقصد شہر قدس کے سیاسی مستقبل کی منصوبہ بندی تھی، اس پروجیکٹ کے بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہیں (۵۵):

الف- قدس کو یہودی قیادت وسیادت کے تحت رکھا جائے۔

ب- شہر قدس کے حدود میں توسیع کی جائے، اسے ۸ علاقوں میں تقسیم کیا جائے، ہر علاقہ کی اپنی ذیلی میونسپل کونسل ہو، اور یہ سب ایک مرکزی میونسپل کونسل کے ماتحت ہوں، مرکزی میونسپل کونسل کے ۱۵۵ اراکین ہوں، جن میں سے ۱۳۸ اراکین یہودی ہوں۔

ج- یہودی علاقوں کو ایک طرح کی خودمختاری حاصل ہو۔

د- مقدس مقامات میں عبادت کرنے کی آزادی کو تمام مذاہب کے لئے یقینی بنایا جائے۔

ہ- عربوں کی آبادی ۲۵ فیصد سے بڑھنے نہ دی جائے۔

و- قدس شہر کی توسیع عرب علاقوں تک کی جائے، لہذا شمال میں رام اللہ اور بیرہ تک، مشرق میں ابودیس اور عیزریہ تک، مغرب میں لطرون تک اور جنوب میں بیت لحم تک توسیع کی جائے۔

۱۹- ۱۹۷۴ء سے اوسلو معاہدہ تک مختلف نیم سرکاری اسرائیلی تنظیمیں بہت زیادہ قیمتیں ادا کر کے فلسطینی زمینوں پر قابض ہوگئیں، تاکہ وہاں پر یہودیوں کے لئے عمارتیں تعمیر کرسکیں اور ہر طرح کی جدید سہولتیں فراہم کرسکیں، ان میں سے چند تنظیموں کے نام یہ ہیں: عطیرت کوہانیم، عطراہ لیوشناہ، اورالعاد (۵۶)۔

۲۰- ۱۹۷۵ء میں یہ بات طے پائی کہ قدس کے نقشہ میں توسیع کی جائے، اس توسیعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منصوبہ میں ۹ عرب شہر اور ۶۰ گاؤں شامل تھے، یہ حصہ مغربی کنارہ کے کل رقبہ کا ۳۰ فیصد تھا، اس علاقہ میں مزید ۱۵ نوآبادیات (Colonies) قائم کی گئیں، شہر قدس کے گرد یہ تیسری نوآبادیاتی بیلٹ تھی۔

۲۱- ۱۹۷۶ء میں اسرائیل نے ایک کالونی معالیہ ادومیم کے نام سے قائم کی، اس کا مقصد ایک ایسا بڑا نوآبادیاتی علاقہ قائم کرنا تھا جس میں وہ تمام چھوٹے نوآبادیات شامل ہو جائیں جو بحر میت (Dead Sea) اور شمال اریحا کے درمیان قائم کی گئی تھیں، اس طرح معالیہ ادومیم بہت بڑے شہر کی حیثیت اختیار کر لے گا جو گریٹر قدس پروجیکٹ سے مربوط ہوگا اور جس کا بنیادی کام یہ ہوگا کہ وہ قدس کے مشرقی علاقہ (یعنی راس العمود سے لے کر بحر میت اور اریحا کے نوآبادیات تک) پر قابض ہو جائے (۵۷)۔

۲۲- جس زمانہ میں لیکود پارٹی حکومت میں تھی (۱۹۷۷-۱۹۸۴) اس زمانہ میں قدس میں نوآبادیات کثرت کے ساتھ قائم کی گئیں تاکہ ارض قدس کو ایک نئی شکل دی جا سکے، اس زمانہ میں نوآبادیات قائم کرنے میں نجی سرمایہ کاری بہت بڑے پیمانہ پر کی گئی، اور شہری نوآبادیات کا رجحان بڑھ گیا۔

۱۹۴۸ء کے بعد سے پے در پے آنے والی اسرائیلی حکومتوں نے پوری دنیا سے یہودیوں کو فلسطین میں لاکر بسانے کا کام بہت وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا، تاکہ فلسطین میں یہودیوں کی اکثریت قائم کی جا سکے، ۱۹۴۸ء سے ۲۰۰۰ء کے درمیان یہودی آبادی میں ۶۷ فیصد کا اضافہ ہوا، ۲۰۰۰ء میں ان کی آبادی مقبوضہ فلسطین میں ۲۵ لاکھ تک پہنچ گئی، جبکہ ۱۹۴۸ء میں ان کی آبادی محض چھ لاکھ پچاس ہزار تھی (۵۸)۔

مقبوضہ عرب سرزمین پر یہودی استعمار سے متعلق مختلف تحقیقات کے مطابق ۱۹۶۷ء میں مقبوضہ سرزمین پر لیکود پارٹی نے ۷۰ء۱ فیصد نوآبادیات قائم کیں جبکہ لیبر پارٹی نے ۹ء۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصد نو آبادیات قائم کیں (۵۹)۔ بنیامین نتنیاہو کے دور میں ۴۲ نو آبادیات قائم کی گئیں، جبکہ ایہود باراک کے زمانہ میں ۶۰۴۵ نو آبادیاتی یونٹس قائم کی گئیں، اریل شارون کے حکومت میں آنے کے بعد سے اب تک ۳۵ نو آبادیات قائم کی جا چکی ہیں (۶۰)۔ صہیونی جماعتیں شہر قدس کے مندرجہ ذیل ۳۸ گاؤں پر قابض ہو چکی ہیں: اُشوع، البریج، بیت ام المیس، بیت ثول، بیت عطاب، بیت محسیر، ابوغوش، بیت نقوبا، جرش، الجورہ، خربۃ اسم اللہ، خربۃ التنور، خربۃ العمور، خربۃ اللوز، دیراَبان، دیررافات، دیرالشیخ، دیرعمرو، دیرالہوی، دیریاسین، راس ابوعمار، ساریس، سفلی، صرعۃ، صطاف، صوبا، عرتوف، عسلین، عفور، علار، عین کارم، قالونیا، القبو، القسطل، کسلا، لفتا، الشیخ بدر، المالحۃ، نطاف، الولجۃ، لطرون کے تینوں گاؤں (یالو، عمواس، بیت نوبا) (۶۱)۔

۲۳- اسرائیل نے شمال میں ایک ایسا علاقہ قائم کیا جو مطار قلندیا کو مغرب میں مطار اللد سے جوڑتا ہے، انہوں نے ایک بائی پاس (Bypass) روڈ بنائی، جس کا نام "روڈ ۴۵" رکھا، اس علاقہ میں اسرائیلی حکومت نے کئی انڈسٹریل زونس قائم کئے جو قلندیا سے لے کر جنوب میں واقع نو آبادیاتی علاقہ ابوغنیم تک پھیلے ہوئے ہیں، اس پروجیکٹ کو قدس سے علیحدہ رکھا گیا، لہذا اغفعات زئیف اور شارع النفق کے درمیان ایک روڈ بنائی گئی جو ابوغنیم سے ہوتے ہوئے کفار عتصیون تک چلی جاتی ہے، ان واقعات سے اسرائیل کی یہ پالیسی کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وہ قدس پر اپنا تسلط اور سیادت قائم کرنا چاہتا ہے، ان باتوں سے سمجھ میں آتا ہے کہ شہر قدس میں معرکہ نہایت شدید ہے کیونکہ اسرائیلی حکومت نے شہر قدس پر تسلط قائم کرنے کے لئے تمام امکانی ذرائع اور وسائل اختیار کر رکھے ہیں (۶۲)۔

۲۴- ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء کو اسرائیل نے اعلان کیا کہ اسرائیلی کنیسٹ (Knesset) کے فیصلہ کے مطابق شہر قدس کو انتظامی و سیاسی لحاظ سے اسرائیل میں شامل کیا جا رہا ہے، اور اسے اسرائیل کی راجدھانی قرار دیا جا رہا ہے، اسرائیلی حکومت کا یہ قدم انٹرنیشنل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلوں، حقوق انسانی اور جنیوا معاہدہ کے سامنے ایک کھلا چیلنج تھا، اس بات کی سنگینی اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے جب اسرائیل یہ کہتا ہے کہ حالیہ سیاسی سرگرمیوں سے شہر قدس خارج ہے، ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہر قدس کی ۲۴ فیصد زمینیں جن پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا تھا وہ اسرائیل کا حصہ قرار پا جاتی ہیں (٦٣)، اور شہر قدس اسرائیلی حکومت، کنیسٹ، اور سپریم کورٹ کا ہیڈ کواٹر قرار پا جاتا ہے (٦٣)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر قدس کو اسرائیل میں ضم کرنے سے متعلق اسرائیلی فیصلہ کے بعد فلسطینی تحریک آزادی (پی ایل او) کی ایگزیکیٹیو کمیٹی کا بیان

شہر قدس کو اسرائیل کی سرکاری اور یونیفائیڈ دار الحکومت قرار دینے اور تمام اسرائیلی سرکاری اداروں کو شہر قدس میں منتقل کرنے کا فیصلہ صہیونی تحریک کے چہرہ کو بے نقاب کرتا ہے، اس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ ایک نسل پرستی پر مبنی آباد کار تحریک ہے، درحقیقت یہ تحریک بنیادی طور پر نسل پرست واقع ہوئی ہے جس نے ہماری عوام کو خود ان کی زمینوں اور جائداد سے نکال باہر کرنے کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے، اور جس کا مقصد ہمارے وطن فلسطین کو صہیونی بنانا، فلسطین میں صہیونی مقاصد کو حاصل کرنا اور گریٹر اسرائیل کا قیام ہے، شہر قدس کو ضم کرنے کی یہ پالیسی جسے دہشت گرد صہیونیوں نے اختیار کیا ہے، کا مقصد صرف صہیونی مقاصد کا حصول ہے، اس پالیسی کو امریکہ کی مکمل حمایت حاصل ہے، درحقیقت امریکہ ہماری فلسطینی عوام، عرب عوام بلکہ دنیا کے ان تمام لوگوں کا دشمن ہے جو صہیونی تحریک کی مخالفت کرتے ہیں، اس فیصلہ کے ذریعہ اسرائیل نے اقوام متحدہ کے ان واضح فیصلوں کو چیلنج کیا ہے جو شہر قدس کو عرب شہر قرار دیتے ہیں اور جو اسے قبلہ اول اور تیسرا حرم قرار دیتے ہیں۔

پی ایل او کی ایگزیکیٹو کمیٹی کو اس سنگین فیصلہ پر بڑا قلق ہے، وہ عالم عرب اور عالم اسلام کی رائے عامہ اسی طرح مسیحی و عالمی رائے عامہ کا خیال کرتے ہوئے ایسے تمام ممکنہ ذرائع و وسائل کو اختیار کرے گی جس کے ذریعہ اس خطرناک و سنگین فیصلہ پر روک لگائی جا سکے۔

اسلامی ممالک جو آج اسلام آباد کی کانفرنس میں جمع ہیں انہیں ایک زبردست چیلنج کا سامنا ہے، شہر قدس میں اسلامی مقدسات اور اسلامی شناخت خطرہ سے دوچار ہے، لہذا اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممالک کی یہ دینی، قومی، تاریخی اور تہذیبی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جرم پر روک لگائیں اور امریکہ کی مخالفت میں کھڑے ہوجائیں جو اسرائیل کے ہر ظلم وزیادتی کی آنکھ بند کر کے حمایت کر رہا ہے، شہر قدس اور اسلامی ومسیحی مقدسات کو یہودی زیادتی سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری تاریخی طور سے ہم پر عائد ہوتی ہے، ہم ناوابستہ تحریک سے وابستہ تمام آزاد وانصاف پسند ممالک اور خصوصاً اقوام متحدہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس توسیع پسندانہ اسرائیلی فیصلے کی مخالفت کریں۔

پی ایل او کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ یہ فیصلہ کیمپ ڈیوڈ کی اس سازش کا نتیجہ ہے جس کا منصوبہ کارٹر نے تیار کیا تھا تا کہ نہ صرف فلسطینی عوام بلکہ پوری عرب واسلامی دنیا کے عوام اور اسلامی ومسیحی مقدس مقامات کو نقصان پہنچایا جا سکے۔

فلسطینی عوام پی ایل او کی قیادت میں نسل پرست اور غاصب صہیونیوں سے ہمیشہ مقابلہ آرائی کرتی رہے گی، اور اس کے لئے تمام ممکنہ ذرائع ووسائل کا استعمال کرے گی، حتی کہ انہیں کامیابی حاصل ہوجائے اور صہیونی اور ان کے معاون امریکہ کو مکمل شکست ہوجائے۔

ایگزیکیٹو کمیٹی جہاں ایک جانب شہر قدس میں صہیونی دشمن کے سنگین جرائم سے باخبر کرتی ہے، وہیں اس دشمن کی فوجی تیاریوں سے بھی باخبر کرتی ہے جو تیاریاں فلسطینی اور لبنانی عوام کے خلاف کی جارہی ہیں، یہ کمیٹی اس بات کا انکشاف اس لئے کر رہی ہے تا کہ تمام عرب وعالمی طاقتیں، ناوابستہ ممالک اور افریقی واسلامی ممالک اس مسئلہ میں فلسطینی ولبنانی عوام کا ساتھ دیں۔

یہ ایک انقلاب ہے حتی کہ کامیابی حاصل ہوجائے۔

ماخذ: الوثائق الفلسطينية العربية عام ۱۹۸۰ء (بیروت: مؤسسة الدراسات الفلسطينية، ۱۹۸۰) جلد ۱۶، ص ۱۶۷-۱۶۸

اسرائیل نے خود کو صرف اپنی نیتوں اور ارادوں کے اعلان تک ہی محدود نہیں رکھا، بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے عرب وجود کو کمزور کرنے اور یہودی وجود کو مضبوط کرنے کے لئے عملی اقدامات کرنے شروع کر دیئے، ۱۹۸۰ء کی سردیوں میں اسرائیلی حکومت نے شعفاط اور بیت حنینا علاقہ کی ۴۴۰۰ ایکڑ زمین پر قبضہ کرلیا، اور فوراً ہی اس زمین پر ایک نوآبادیاتی علاقہ ''بسغات زئیف'' کے نام سے قائم کر دیا(۲۵)۔

۲۵-۱۹۸۷ء میں غاصب حکومت نے البلدۃ القدیمۃ میں سکونت پذیر عربوں کو اپنی زمینوں کو بیچنے کے لئے مختلف انداز سے مجبور کرنا شروع کر دیا، خود اریل شارون الحی الاسلامی کے شارع الواد پر ایک مکان میں مقیم تھے، انہوں نے اس علاقہ میں آباد عربوں کو وہاں سے ۱۵ر فروری ۱۹۸۷ء میں نکلنے پر مجبور کر دیا تھا(۲۶)۔

۲۶- دسمبر ۱۹۹۵ء سے وزارت داخلہ نے ایک ایسی پالیسی کا نفاذ کیا جس کے مطابق اگر مشرقی قدس کا کوئی فلسطینی شہری وزارت داخلہ کے سامنے یہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا کہ وہ اس علاقہ میں ہمیشہ سے آباد رہا ہے اور ابھی بھی وہیں آباد ہے تو اسے ہمیشہ کے لئے اپنا گھر بار چھوڑنا پڑ سکتا ہے اور وہ اپنے ہی علاقہ اور گھر میں رہنے سے محروم ہوسکتا ہے، وہ شہر قدس کے اس علاقہ میں جو اسرائیلی قبضہ میں ہے، بغیر کچھ خاص قسم کے ویزا اور چند دیگر کاغذات کے رہ نہیں سکتا، اسی طرح وہ ان علاقوں اور زمینوں پر کام بھی نہیں کرسکتا، اس سے تمام معاشرتی حقوق بھی چھین لئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے ٹیکس ادا نہیں کر پاتا، نہ ہی وہ ہیلتھ انشورنس اسکیم سے فائدہ اٹھا پاتا ہے(۲۷)۔

۲۷- اسرائیل کی وزارت داخلہ نے قدس کے فلسطینی عوام کے خلاف بڑے سخت اور شدید اقدامات کئے تاکہ وہ شہر قدس چھوڑ کر کہیں اور جا بسیں، مثلاً انہوں نے فلسطینیوں کے حق شہریت کو ختم کر دیا، قدس کے فلسطینی بچوں کے لئے قومی نمبر (National Number) جاری کرنا بند کر دیا، آئڈنٹٹی کارڈ میں معاشرتی حالت (Social Status) تبدیل کرنا بند کر دیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شہر قدس میں خاندان کو یکجا کرنے کی درخواست کو نامنظور کیا جانے لگا (٦٨)۔

٢٨- اسرائیلی حکومت نے ڈیموگرافک تقسیم (Demographic Distribution) کے لئے بہت سنجیدگی سے کام کیا، ١٩٦٧ء میں مقبوضہ قدس میں یہودی آباد کاروں کی تعداد بہت ہی کم تھی، لیکن ان کی یہ تعداد نصف ١٩٩٦ء میں بڑھ کر ایک لاکھ ساٹھ ہزار سے زیادہ ہوگئی، ٢٠٠١ء کے اواخر میں یہ تعداد مزید بڑھ کر ایک لاکھ اسّی ہزار تک پہنچ گئی، اس درمیان میں غاصب حکومت مسلسل ایسے اقدامات کرتی رہی جس سے شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگا جاسکے اور قدس سے متعلق اسرائیلی پالیسی کی تکمیل کی جاسکے (٦٩)، ساتھ ہی ساتھ متشدد قسم کے یہودی آبادکاروں کو لاکر قدس میں بسایا جاتا رہا، یہ آبادکار زمانہ کے ساتھ ساتھ قدس میں بڑی تعداد میں داخل ہونے لگے، تاکہ قدس کی زیادہ سے زیادہ زمینوں پر قابض ہوسکیں، اسے یہودی رنگ دے سکیں اور عرب واسلامی شناخت وآثار کو مکمل طور پر ختم کرسکیں (٧٠)۔

٢٩- ابوغنیم پہاڑی پر یہودیوں نے قبضہ کرلیا اور وہاں پر ایک نوآبادیات قائم کردی (٧١)، یہ وہی پہاڑی ہے جسے حضرت عمرؓ (٧٢) نے صحابی رسول حضرت عیاض بن غنمؓ (٧٣) کو عنایت کردیا تھا، اسی نسبت سے اس پہاڑی کو "ابوغنیم" کہتے ہیں، اور ابھی تک اس کا یہی نام چلا آرہا ہے، یہ درحقیقت ایک اسلامی وقف ہے، اس پر یہودیوں کا حق کسی بھی طرح نہیں بنتا ہے۔

٣٠- ١٩٦٧ء سے ١٩٩٥ء کے درمیان ٦١٥١٧ رہائشی اکائیاں (Residental Units) تعمیر کی گئیں، ان میں سے ٦٤٨٦٧ رہائشی اکائیاں قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر تھیں جنہیں حکومت نے تعمیر کرواکے اسرائیلیوں کے ہاتھوں فروخت کردیا تھا، رہائشی اکائیوں کی یہ تعداد کل تعداد کا ٨٨ فیصد تھی (٧٤)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر (۱-۶)

جبل ابوغنیم (ہارحوما) میں قائم کردہ نوآبادیات بسغات شموئیل کا اسٹرکچرل منصوبہ

زمین کا استعمال	رقبہ (ہیکٹر)	رقبہ (فیصد)
۱- صنعتی علاقہ Industrial Zone	۷۱٫۶	۳٫۴
۲- جنگلی علاقہ	۳۵۶٫۴	۱۶٫۷
۳- راستے	۲۷۷٫۶	۱۳٫۱
۴- راستوں کے کنارے درخت	۱۰۳٫۴	۳٫۸
۵- عمومی ادارے	۷۰٫۶	۳٫۳
۶- تعمیراتی علاقہ	۷۹۷٫۶	۳۷٫۵
۷- پارک	۱۰۶٫۰	۴٫۹
۸- عمومی عمارتیں	۲۳۴٫۲	۱۱٫۰
۹- ہوٹل اور سیاحتی علاقے	۲۹	۱٫۴
۱۰- پرائیوٹ تجارتی علاقہ Private Commercial Zone	۵۶٫۲	۲٫۶
۱۱- انجینئرنگ ادارے Engineering Establishments	۱۳٫۷	۰٫۶
۱۲- مسیحی دینی جگہیں (موجودہ)	۱۰٫۵	۰٫۵
ٹوٹل	۲۱۲۶٫۸	۱۰۰

ماخذ: (http://www.arij.org/paleye/abughnam)

۳۱- ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۳ء کے درمیان شہر قدس میں ۹۰۷۰ رہائشی اکائیاں قائم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئیں، ان میں سے صرف ۴۹۳ رہائشی اکائیاں عربوں کی تھیں جو کہ کل رہائشی اکائیوں کا ۱ء۵ فیصد تھیں، ۱۹۹۳ء میں ۲۰۷ ۲ رہائشی اکائیاں قائم کی گئیں جن میں سے ۱۰۳ عربوں کی تھیں جو کہ کل رہائشی اکائیوں کا ۸ء۳ فیصد تھیں(۷۵)۔

۳۲- قدس میونسپلٹی کے حدود میں جو علاقہ بنایا گیا اس میں عربوں کی رہائشی اکائیوں والا علاقہ کل علاقہ کا ۵ء۸ فیصد تھا (۱۹۹۱ء میں)، ۱۹۹۰ء میں یہ کل علاقہ کا ۳ء۹ فیصد تھا، پھر یہ ۱۹۹۱ء میں ۳ء۶ فیصد ہی رہ گیا۔

مشرقی قدس میں ۱۹۶۷ء میں جو تعمیرات کی گئیں ان کا موازنہ اگر ۱۹۹۵ء کی تعمیرات سے کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۹۵ء میں جو تعمیرات کی گئیں ان میں سے اکثر نئے یہودی علاقوں کے طور پر بنائی گئی تھیں، دوسری جانب 'منصوبہ بندی سے متعلق اسرائیلی اداروں' نے قدس کے فلسطینی مکینوں کی رہائشی پریشانیوں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا اور ان کی رہائش کے لئے مناسب انتظام کرنے کی جانب کوئی توجہ نہ دی۔

۳۳- ۱۹۹۶ء میں اسرائیلی وزارت برائے رہائش وآبادی نے اعلان کیا کہ وہ ۷۶ ہزار یہودیوں کی رہائش کے لئے مشرقی قدس میں ۱۵۱۲۰ رہائشی اکائیاں تعمیر کرے گی اور اس طرح اس علاقہ میں یہودیوں کی تعداد دو لاکھ چھتیس ہزار ہو جائے گی، جبکہ وہاں پر عربوں کی تعداد صرف ایک لاکھ پچپن ہزار ہی رہے گی، اس طرح ساری چیزیں یہودیوں کے حق میں ہی رہیں گی، یہ بات پیش نظر رہے کہ مغربی قدس مکمل طور پر یہودیوں کا ہی ہے(۷۷)۔

۳۴- ۱۹۹۷ء میں ایک فیصلہ (نمبر ۱۶۰۴) جاری کیا گیا، جس کے مطابق ایک ہائر میونسپلٹی قائم کی گئی جس نے قدس کو ''گریٹر قدس'' کی شکل دی، اس فیصلہ کے تحت ایک ایسے منصوبہ اور پلان کو اختیار کیا گیا جس کا مقصد شہر قدس کو ڈیویلپ کرنا تھا، اور وہ بھی اس طرح کہ مغربی کنارہ سے لے کر غور الاردن تک فلسطینی زمینوں پر قبضہ کر لیا جائے اور شہر قدس اور تل ابیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان کے علاقوں کو سیر وتفریح اور ترفیہی علاقوں کے طور پر چھوڑ دیا جائے۔

قدس انسٹی ٹیوٹ فار اسرائیلی ریسرچ کی تحقیقات میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں بیس سے زیادہ تجاویز قدس کے مستقبل سے متعلق ہیں (۷۸)۔

۳۵- جنوری ۱۹۹۵ء سے لے کر مارچ ۲۰۰۰ء کے درمیان اسرائیلی وزارت داخلہ نے قدس کے شہریوں کی تعداد کم کرنے کے لئے ایک نیا طریقہ اختیار کر رکھا تھا، وزارت داخلہ ہر اس شخص سے حق شہریت چھین لیتی تھی جس نے قدس میونسپلٹی کے حدود کے باہر سکونت اختیار کر لی تھی، اسی طرح ہر وہ شہری جو ماضی یا موجودہ زمانہ میں شہر قدس میں اپنی سکونت کو ثابت نہیں کر پاتا تھا اس سے بھی شہریت چھین لی جاتی تھی، اس طرح وہ اور اس کا پورا خاندان شہریت کے تمام تر حقوق سے محروم ہو جاتا تھا، یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس پالیسی کو علی الاعلان اختیار نہیں کیا گیا تھا، نہ ہی اسرائیلی وزارت داخلہ نے قدس کے شہریوں کو کبھی اس سلسلہ میں آگاہی دی تھی، اسی طرح اگر کوئی شہری تعلیم یا نوکری کے سلسلہ میں کہیں باہر مقیم ہوتا تھا یا اس کے پاس دوہری شہریت ہوتی تھی (مثلاً وہ امریکی شہری جن کا اصل وطن قدس تھا) تو وہ بھی قدس کی شہریت سے محروم کر دیئے جاتے تھے، سب سے اہم بات یہ ہے کہ ۲۰۰۰ء سے اسرائیلی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ خاندان کو یکجا کرنے سے متعلق درخواستوں پر بالکل بھی غور نہیں کریں گے۔

۳۶- جون ۲۰۰۳ء میں ''اسرائیل میں داخلہ اور شہریت'' سے متعلق ایک قانون نافذ کیا گیا جس کے مطابق ہر وہ فلسطینی اور قدس کا شہری جو اسرائیلی شہریت کا حامل ہو (جو کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطینی تھا) اور اس نے مغربی کنارہ میں شادی کی ہو وہ اپنے خاندان کے ساتھ یکجا نہیں ہو سکتا، ۱۴ مئی ۲۰۰۶ء کو سپریم کورٹ نے اس قانون کو منظوری دے دی، اسی طرح ۲۹ مئی ۲۰۰۶ء کو اسرائیلی وزارت داخلہ نے یہ حکم صادر کیا کہ فلسطینی پارلیمنٹ کے وہ اراکین جو قدس کے ہیں اور وہ ایک مہینہ کے اندر اپنا استعفی پیش نہیں کرتے ہیں انہیں حق اقامت سے محروم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردیا جائے(۷۹)۔

گوشوارہ نمبر(۱-۷)

قدس کے شہریوں کی شہریت کالعدم کرنے سے متعلق اعداد وشمار

سال	قدس کے ان شہریوں کی تعداد جن کی شہریت ختم کردی گئی
۱۹۶۷	۱۰۵
۱۹۶۸	۳۹۵
۱۹۶۹	۱۷۸
۱۹۷۰	۳۲۷
۱۹۷۱	۱۲۶
۱۹۷۲	۹۳
۱۹۷۳	۷۷
۱۹۷۴	۴۵
۱۹۷۵	۵۴
۱۹۷۶	۴۲
۱۹۷۷	۳۵
۱۹۷۸	۳۶
۱۹۷۹	۹۱
۱۹۸۰	۱۵۸
۱۹۸۱	۵۱
۱۹۸۲	۷۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۳	۲۷۲
۲۰۰۴	۱۶
ٹوٹل	۶,۳۹۶

گوشوارہ نمبر (۱-۸)

شہریت کالعدم کرنے کے اسباب، اسرائیلی وزارت داخلہ کے مطابق

سال	ملک کے باہر منتقل ہو جانا	مغربی کنارہ میں منتقل ہو جانا
۱۹۹۷	۱,۰۰۳	۶۸
۱۹۹۸	۶۱۸	۱۷۰
۱۹۹۹	۲۹۰	۱۲۱
۲۰۰۰	۲۰۴	۳
۲۰۰۱	۱۵	صفر

ماخذ: ابراهيم ابوجابر، استراتيجية تهويد شرقي مدينة القدس، ۲/۱، الحملة العالمية لمقاومة العدوان (قاوم... لتكون)، (http://qawim.net/index.php?option=com_content &task=view&id=5668

۳۷- اسرائیل نے ''الحزام الشرقی'' (مشرقی بیلٹ) نام سے ایک پروجیکٹ کا آغاز کیا، جس کا مقصد یہ تھا کہ مشرقی قدس کو جنوبی قدس سے مربوط کر دیا جائے اور الحزام علاقہ کی سڑکوں کو باہم ایک دوسرے سے جوڑ دیا جائے، اس پروجیکٹ کے پیش نظر یہ بات تھی کہ ان سڑکوں پر واقع عرب علاقوں کو مکمل طور پر خالی کرا دیا جائے، اور ان سڑکوں کے ارد گرد واقع تمام زمینوں پر قبضہ کر لیا جائے، اس کی یہ شکل اختیار کی جائے کہ ان علاقوں کی زمینوں پر کسی بھی قسم کے پروجیکٹ کو ممنوع قرار دے دیا جائے کیونکہ یہ علاقہ صرف اس حزام (بیلٹ) کے لئے مخصوص ہے (۸۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۸- فی الحال اسرائیل نے رأس العمود اور وادی الکدرون میں ''خاتم سلیمان'' نام سے ایک بہت بڑا پروجیکٹ شروع کیا ہوا ہے، اس پروجیکٹ کے تحت وادی کدرون کے کنارے ۲۲ سے ۲۵ بڑے ہوٹل تعمیر کئے جائیں گے، یہ ہوٹل کنیستہ الجسمانیۃ سے لے کر مغرب میں باب داؤد (۸۱) تک پھیلے ہوئے ہوں گے، یہ پروجیکٹ شرکۃ تطویر القدس الشرقیۃ (East Jeusalam Development) نام کی کمپنی کی نگرانی میں مکمل کیا جارہا ہے (۸۲)۔

۳۹- ۲۰۰۶ء میں یہودیوں نے مسجد اقصی کے تعلق سے جو زیادتیاں اور بے حرمتیاں کیں وہ ۱۹۶۷ء کی زیادتیوں سے کہیں بڑھ کر تھیں، یہودی حکومت، قدس میونسپلٹی اور تشدد پسند یہودی جماعتوں نے سبھی فلسطینیوں (بشمول حکومت وعوام) کو اس مسئلہ میں مشغول کردیا، انہوں نے اپنی مکمل قوت کا استعمال کرتے ہوئے شہر قدس سے تمام اسلامی آثار کو مٹانے کی کوشش کرڈالی، انہوں نے ۲۰۰۶ء میں بہت سی نئی تعمیرات کیں، مسجد اقصی کے بغل میں اور اس کے نیچے یہودیوں کے لئے ایک عبادت خانہ تعمیر کیا، میوزیم قائم کئے، ساحۃ البراق کو مزید وسیع کردیا اور وہاں پر ایک جگہ یہودیوں کے گریہ وزاری کے لئے مخصوص کردی، ساتھ ہی ساتھ مزید تعمیرات کو بھی منظوری دے دی گئی، یہ ساری کوششیں مسجد اقصی کو چھیننے اور اسے یہودی رنگ دینے کے لئے تھیں، ان زیادتیوں کے ساتھ ساتھ اسرائیلی حکومت نے تمام حقائق کو بدل دیا، بیت المقدس اور مشرقی قدس میں واقع قدیم شہر (البلدۃ القدیمۃ) سے تمام عرب واسلامی آثار ونقوش کو ختم کردیا۔

۴۰- ۲۰۰۷ء کے اواخر میں اسرائیلی کنیسٹ سے ایک فیصلہ صادر ہوا کہ یہودی مشرقی قدس سے صرف اسی شکل میں دستبردار ہوسکتے ہیں جبکہ پارلیمنٹ کے دوتہائی (۱۲۰ میں سے ۸۰) ممبران اس کے حق میں ووٹ دیں (۸۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر قدس میں اسرائیلی زیادتیوں سے متعلق ماہانہ رپورٹ کا خلاصہ (مارچ ۲۰۰۷ء)(۸۴)

- مقبوضہ قدس اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے، نوآبادیات کی توسیع کرنے اور نسلی تفریق کی دیوار (Aparthied wall) کو قائم رکھنے کی پالیسی کو غاصب اسرائیلی حکومت جاری رکھے ہوئے ہے (۸۵)، اس کی شہادت اس بات سے ملتی ہے کہ ابھی ایک ایسے یہودی دینی استعماری منصوبہ کا انکشاف ہوا ہے، جس کے تحت مطار قلندیا میں اسرائیلی فضائی صنعتوں کے قریب تقریباً ۱۱۰۰۰ رہائشی اکائیاں تعمیر کی جائیں گی، مزید برآں مارچ ۲۰۰۷ء سے ان رہائشی اکائیوں کی مارکیٹنگ شروع کی جا چکی ہے، جنہیں ''نوف تصیون'' نامی نوآبادیاتی علاقہ میں تعمیر کیا جا رہا ہے، اور جسے ''نوف زہاف'' کا نام دیا گیا ہے جو ''قصر المندوب السامی'' کے شمال مشرق میں واقع پہاڑ المکبر کے دامن میں ہے۔
- غاصب اسرائیلی حکومت نے شدت کے ساتھ قدس کا محاصرہ جاری رکھا اور قدس کے شہریوں کی نسلی صفایا اور عنصری تفریق کی پالیسی پر بہت سختی کے ساتھ عمل کیا۔
- اس ماہ بھی غاصب اسرائیلی حکومت نے دینی مقدسات کی بے حرمتی کرنے اور آزادئ عبادت میں رخنہ ڈالنے کی اپنی روش کو جاری رکھا، انہوں نے تلۃ باب المغاربۃ (۸۶) (جو مسجد اقصی کے مختلف دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے) کے پاس کھدائی اور انہدام کے عمل کو بھی جاری رکھا، انہوں نے شہر قدس (خاص طور پر قدیم شہر اور باب المغاربہ کے علاقہ)(۸۷) میں داخلہ پر سخت پابندیاں اور قوانین عائد کر دیے، ساتھ ہی ساتھ نمازیوں کو مسجد اقصی میں داخل ہونے اور وہاں عبادت کرنے سے روک دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر (۱-۳)

قدیم شہر (البلدة القدیمة) میں کھدائیاں اور سرنگیں

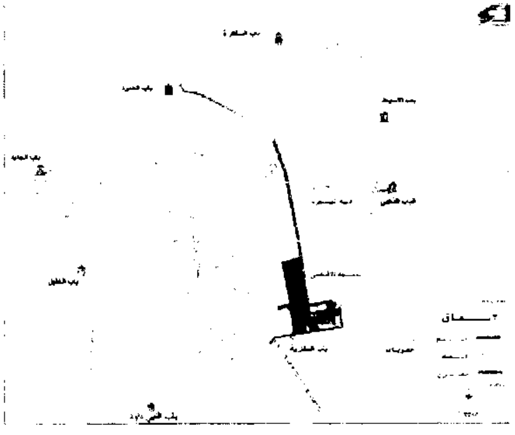

اس نقشہ میں مختلف بستیاں اور سرنگیں دکھلائی گئی ہیں، مزید برآں اس نقشہ سے شہر قدس کے فصیل میں واقع باب المغاربہ اور حرم شریف کے دروازوں میں سے ایک دروازہ باب المغاربہ کے درمیان ربط بھی واضح ہو جاتا ہے۔

ماخذ: التقریر الفنی والقانون الموثق بالخرائط والصور بشأن الحفریات التی تقوم بها سلطات الاحتلال الاسرائیلی حول المسجد الأقصی فی القدس الشریف، تیار کردہ از لجنة خبراء الایسسکو الآثاریین فی مقر دائرة الآثار الأردنیة، عمان، ۱۵-۱٦ اپریل ۲۰۰۷ـ

اس ماہ میں اسرائیلی پولیس نے شیخ رائد صلاح صدر، شمالی ونگ، تحریک اسلامی (الجناح الشمالی فی الحرکة الاسلامیة) کو کئی گھنٹوں کے لئے حراست میں لے لیا، یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب شیخ رائد صلاح مقبوضہ قدس کے وادی الجوز علاقہ میں موجود تھے، اسرائیلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورٹ نے یہ حکم صادر کیا کہ شیخ رائد صلاح پبلک پلیس میں آٹھ لوگوں سے زیادہ کے ساتھ نہیں رہ سکتے، ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی صادر کیا کہ انہیں ایک ہفتہ کے لئے شہر قدس سے باہر بھیج دیا جائے، اسی ماہ میں اسرائیلی حکومت نے یہ فیصلہ بھی صادر کیا کہ عماد الزغل (جو کہ قدس کے شہری ہیں) مسجد اقصی میں چھ ماہ تک داخل نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہ امن عامہ کے لئے ایک خطرہ ہو سکتے ہیں۔

تصویر نمبر (۱-۴)

تلۃ باب المغاربہ

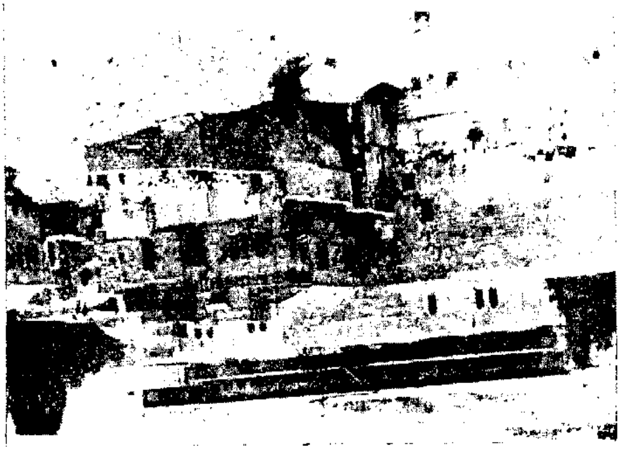

یہ تصویر المغاربہ بستی کے منہدم کئے جانے کے بعد تلۃ باب المغاربہ کا نقشہ پیش کر رہی ہے، اس میں مسجد اقصی بھی نظر آ رہی ہے جس کی ۱۹۶۹ء میں لگنے والی آگ کے بعد مرمت کی جا رہی ہے (یہ تصویر ۱۹۷۰ء کے بعد لی گئی ہے)۔

ماخذ: نفس مرجع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس مہینہ میں بھی گھروں کو منہدم کرنے اور ان پر قبضہ کرنے کی کارروائیاں جاری رہیں، لوگوں کو مکانات و دیگر عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے پرمٹ جاری نہیں کئے گئے اور ان پر مختلف قسم کے ٹیکس لاگو کئے گئے۔
- اس ماہ میں غاصب حکومت نے قدس کے مختلف علاقوں اور گھروں میں دھاوے بولے اور تقریباً ۱۳ شہریوں کو حراست میں لے لیا، ان میں سے کئی بچے تھے۔
- غاصب حکومت نے لوگوں کے جان و بدن کی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیا اور شہریوں پر بڑی زیادتیاں کیں۔
- غاصب حکومت نے آزادانہ قیام کرنے اور نقل و حرکت کرنے کے بنیادی حق سے لوگوں کو محروم رکھا۔

گوشوارہ نمبر (۱-۹)

نو آبادکاری، حقائق اور اعداد و شمار (۲۰۰۷ء کے اخیر تک)

اسرائیلی نو آبادیات کی تعداد	۲۰۷
اسرائیلی نو آبادکاروں کی کل تعداد	۵ لاکھ سے زائد
اسرائیلی نو آبادیات کا کل رقبہ (ان کے منصوبہ کے مطابق)	۴۵۳ اسکوائر کلومیٹر
بائی پاس سڑکوں کی کل لمبائی (لینتھ) جو مقبوضہ فلسطینی زمینوں پر بنائے گئے ہیں	تقریباً ۸۰۰ کلومیٹر
نسلی تفریق کی دیوار (جدار الفصل العنصری) کی لمبائی جو مقبوضہ فلسطینی زمین پر بنائی گئی ہے	۷۲۵ کلومیٹر
اسرائیلی نو آبادیاتی چوکیوں کی تعداد	۲۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسطینی زمینوں کا کل رقبہ جنہیں نسلی تفریق کی دیوار کے پیچھے منطقة العزل الغربية میں الگ تھلگ کر دیا گیا ہے	۵۵۵ اسکوائر کلو میٹر (مغربی کنارہ کے کل رقبہ کا ۹٫۸ فیصد)
منطقة العزل الغربية میں اسرائیلی نوآبادیات کی تعداد	۱۰۳
منطقة العزل الغربية میں واقع اسرائیلی نوآبادیات میں رہائش پذیر لوگوں کی تعداد	۴,۰۸,۰۰۰
منطقة العزل الشرقية کا کل رقبہ	۱۶۶۴ اسکوائر کلو میٹر (مغربی کنارہ کے کل رقبہ کا ۲۸ فیصد)
منطقة العزل الشرقية میں اسرائیلی نوآبادیات کی تعداد	۴۲
منطقة العزل الشرقية میں واقع نوآبادیات میں رہائش پذیر لوگوں کی تعداد	۱۲,۰۰۰
موجودہ اور زیر تعمیر سرنگوں کی تعداد	۲۵
۲۰۰۰ء میں تحریک انتفاضہ کے شروع ہونے کے بعد کی وہ زمینیں جن پر اسرائیل نے قبضہ کر لیا	۶ لاکھ ایکڑ سے زیادہ
غزہ پٹی کے مشرقی اور شمالی حدود پر اسرائیلی زیر کنٹرول سیکوریٹی زون	۶۱ / اسکوائر کلو میٹر (غزہ کے کل رقبہ کا ۱۷ فیصد)

ماخذ: معهد الأبحاث التطبيقية (Applied Research Institute)

☆ ۲۰۰۸ء کے پہلے تین مہینوں کے درمیان نوآبادیاتی سرگرمیاں:

۲۰۰۸ء کے آغاز میں اسرائیل نے ایک فوجی حکم صادر کیا (جس کا نمبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت ر ۱۸۲ر ۰۶ تھا) کہ جنوبی مغربی الخلیل میں واقع عرب الرماضین علاقہ میں ۹ کلومیٹر تک ایک دیوار تعمیر کی جائے، اور اس کے لئے تقریباً ۱۷۰ ایکڑ زمین پر قبضہ کرلیا جائے۔ اس مدت میں قلقیلیہ شہر کے مشرق میں واقع ''الفی منشیۃ'' نوآبادیاتی علاقہ میں مزید نوآبادیاتی اکائیاں تعمیر کرنے کا سلسلہ جاری رہا، نوآبادیاتی اکائیاں تعمیر کرنے کا یہ سلسلہ بیت لحم کے جنوب میں واقع نافیہ دانئیل اور الون شفوت نامی نوآبادیاتی علاقوں میں بھی جاری رہا، مارچ ۲۰۰۸ء میں بیتار علیت نامی نوآبادیاتی علاقہ میں تقریباً ۳۲۰ نوآبادیاتی پلاٹوں کو منظوری دے دی گئی اور اُرئیل نامی نوآبادیاتی علاقہ میں تقریباً ۴۸ نوآبادیاتی اکائیوں کی مارکیٹنگ کی گئی، اسی طرح غاصب اسرائیلی حکومت نے ابوغنیم پہاڑی پر ۳۰۷ نوآبادیاتی اکائیوں کو تعمیر کرنے اور صور باہر (تلبیوت شرق) میں ۴۴۰ رہائشی اکائیوں کو تعمیر کرنے کا ٹنڈر نکالا، مزید برآں نافی یعکوف نامی نوآبادیاتی علاقہ میں ۳۹۳ نوآبادیاتی اکائیوں کو تعمیر کرنے کا منصوبہ پیش کیا گیا (۸۸)۔

''راموت'' نوآبادیاتی علاقہ میں ۱۳۰۰ نوآبادیاتی اکائیاں تعمیر کرنے کے منصوبہ کا اعلان کیا گیا، جن میں سے ۱۱۰۵ اکائیاں الخط الاخضر (گرین لائن) کے پیچھے تعمیر کی جانی تھیں، مزید برآں بسغات زئیف نوآبادیات میں ۷۵۰ نئی نوآبادیاتی اکائیاں اور غفعات ہماتوس نوآبادیات میں ۴۰۰۰ اکائیاں تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے (۸۹)، اسی طرح قدس کے گرد واقع تین نوآبادیاتی علاقوں میں دس دس ہزار نوآبادیاتی اکائیاں تعمیر کرنے کا اعلان کیا گیا، اس طرح ان نئی رہائشی اکائیوں کی کل تعداد ۳۰ ہزار اکائیوں تک جا پہنچتی ہے، یہ تین علاقے ہیں قلندیا، عطاروت (قدس کے شمال مغرب میں) اور قدس کے جنوب مغرب میں ایک اور نوآبادیاتی علاقہ۔

۴۱- ۱۵ جنوری ۲۰۰۸ء سے مشرقی قدس کے رأس العمود میں واقع نوآبادیاتی علاقہ ''معالیہ زیتیم'' میں مزید ۶۰ رہائشی اکائیوں کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوگیا، اسی کے ساتھ ساتھ اسرائیلی حکومت نے یہ اعلان کیا کہ مشرقی قدس کے تالبیوت علاقہ میں تقریباً ۴۴۰ رہائشی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکائیاں تعمیر کی جائیں گی (٩٠)۔

٤٢- ١٢ فروری ٢٠٠٨ء سے قدس کی غاصب میونسپلٹی نے ایک اسٹڈی شروع کی، جس کے تحت قدس کے مندرجہ ذیل علاقوں میں تقریباً دس ہزار نئی نوآبادیاتی رہائشی اکائیاں تعمیر کی جانی تھیں: راموت ٥٠٠، رامات شلومو ٥٠٠، بسغات زئیف ١٠٠٠، نافیہ یعکوف ٧٠٠، تلبیوت مزراح ٥٠٠، جبل ابوغنیم ٢٠٠٠، غیلو ٥٠٠۔

☆ حالیہ (٢٠٠٨) نوآبادیاتی سرگرمیوں سے متعلق تحریک السلام الآن (Peace Now) کے بیانات (٩١):

الف- ١٠١ نوآبادیاتی علاقوں کی تقریباً ٥٠٠ عمارتوں میں توسیعی سرگرمیاں جاری ہیں، ہر عمارت دسیوں رہائشی فلیٹس پر مشتمل ہوگی۔

ب- ان نوآبادیاتی علاقوں میں ٢٧٥ نئی عمارتوں کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔

ج- قدیم پروجیکٹ کے تحت دیگر ٣ نوآبادیاتی علاقوں میں ٢٢٠ گھروں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔

د- نوآبادکار مکمل بستیاں قائم کر رہے ہیں، انہوں نے مشرقی دیوار (شرقی الجدار) کی جانب نوآبادیاتی علاقے میں ١٥٠ نئی بستیاں قائم کی ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: عالی، دولیب، بسجوت، عوفرہ، کوخاب، ہشاحر، یتسہار۔

ہ- ابھی حال ہی میں اسرائیلی وزیر برائے فوج ایہود باراک نے ایک ایسے منصوبہ کو منظوری دی ہے جس کے تحت مختلف نوآبادیاتی علاقوں میں ٩٧٠ فلیٹس تعمیر کئے جائیں گے۔

و- نومبر ٢٠٠٧ء میں منعقد ہونے والے اناپولیس کانفرنس کے بعد اسرائیلی حکومت نے مشرقی قدس میں ٧٥٠ رہائشی فلیٹس تعمیر کرنے کے لئے بہت سارے ٹنڈر نکالے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر ۱-۱۰)

اسرائیلی ٹنڈرس جواناپولیس کانفرنس سے لے کر جولائی ۲۰۰۸ء تک نکالے گئے

نوآبادیاتی علاقہ	گورنوریٹ	اعلان کی تاریخ	نوآبادیاتی اکائیوں کی تعداد	مقام
ہارحوما	بیت لحم	۴ر دسمبر ۲۰۰۷ء	۳۰۷	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
جبل المکبر	قدس	۱۵ دسمبر ۲۰۰۷ء	۱۵۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
عین یائیل	الخط الأخضر کے اندر	۱۵ر دسمبر ۲۰۰۷ء	۷۰۰۰	الخط الأخضر کے بالمقابل نوآبادیاتی پروجیکٹ
ہارحوما	بیت لحم	۲۳ر دسمبر ۲۰۰۷ء	۵۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
معالیہ ادومیم	قدس	۲۳ر دسمبر ۲۰۰۷ء	۲۴۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
شرق تل بیوت	قدس	۳۰ر دسمبر ۲۰۰۷ء	۴۴۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
معالیہ ہازیتم، رأس العمود	قدس	۸ر دسمبر ۲۰۰۸	۶۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہارحوما	بیت لحم	۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۱۰۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
نفی یعقوب	قدس	۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۴۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
بسغات زئیف	قدس	۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۱۷۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
غیلو	قدس	۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۳۰۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
راموت	قدس	۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۱۴۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
شمعون تصیدیق	قدس	۲۸ جنوری ۲۰۰۸ء	۲۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
ہارحوما	قدس	۱۲ فروری ۲۰۰۸ء	۳۵۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
بسغات زئیف	قدس	۱۲ فروری ۲۰۰۸ء	۷۵۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
غفعات ہماتوس	قدس	۱۲ فروری ۲۰۰۸ء	۴۰۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
غفعات زئیف	قدس	۹/ مارچ ۲۰۰۸ء	۷۵۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسغات زئیف	قدس	۱۰/ مارچ ۲۰۰۸ء	۷۵۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
ہارحوما	بیت لحم	۱۰/ مارچ ۲۰۰۸ء	۳۶۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
معالیہ ادومیم	قدس	۱۰/ مارچ ۲۰۰۸ء	۵۲	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
نفی یعقوب	قدس	۱۰/ مارچ ۲۰۰۸ء	۴۰۰	قدس گورنوریٹ کے حدود کے اندر
کدمات زیون	قدس	۱۲/ مارچ ۲۰۰۸ء	۸۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر نوآبادیاتی پروجیکٹس
الکانا	قلقیلیہ	۱۲/ مارچ ۲۰۰۸ء	۲۸۸	منطقۃ العزل الغربیہ
اریئیل	سلفیت	۱۷/ مارچ ۲۰۰۸ء	۴۸	منطقۃ العزل الغربیہ
معالیہ ادومیم	قدس	۱۷/ مارچ ۲۰۰۸ء	۸۹	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
بیتار عیلیت	بیت لحم	۱۷/ مارچ ۲۰۰۸ء	۳۲	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر تکفاہ	طولکرم	۱۷/مارچ ۲۰۰۸ء	۳۲	منطقۃ العزل الغربیہ
الکانا	قلقیلیہ	۱۷/مارچ ۲۰۰۸ء	۳۲	منطقۃ العزل الغربیہ
إفرات	بیت لحم	۲۲/مارچ ۲۰۰۸ء	۵۴	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
الیعیزر	بیت لحم	۲۳/مارچ ۲۰۰۸ء	۸۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
بیتار عیلیت	بیت لحم	۲۵/مارچ ۲۰۰۸ء	۸۰۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
مودیعین عیلیت	رام اللہ	۳۱/مارچ ۲۰۰۸ء	۴۸	منطقۃ العزل الغربیہ
بسغات زئیف	قدس	۳۱/مارچ ۲۰۰۸ء	۶۰۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
الکانا	قلقیلیہ	۱۸/اپریل ۲۰۰۸ء	۵۲	منطقۃ العزل الغربیہ
معالیہ دافید، رأس العمود	قدس	۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء	۱۱۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
ہار براخا	نابلس	۱۳/مئی ۲۰۰۸ء	۲۲۹	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیلو	بیت لحم	۱۳رمئی ۲۰۰۸ء	۱۵۰	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
بیتار عیلیت	بیت لحم	۱۴رمئی ۲۰۰۸ء	٦۰۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
بیتار عیلیت	بیت لحم	۲۱رمئی ۲۰۰۸ء	۲۸٦	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
غفعات زئیف	قدس	۲٦رمئی ۲۰۰۸ء	۳۰۰	گریٹر قدس پروجیکٹ کا حصہ
ہارحوما	بیت لحم	۳۱رمئی ۲۰۰۸ء	۱۲۱	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
بسغات زئیف	قدس	۳۱رمئی ۲۰۰۸ء	۷٦۳	قدس میونسپلٹی کے حدود کے اندر
کل میزان			۲۹۳۵۳	

ماخذ:معهد الأبحاث التطبيقية،۲۰۰۸ء (Applied Research Institute)

ز- اسرائیلی کمیٹی برائے منصوبہ بندی وتعمیر نے قدس میں ۳٦۰۰ رہائشی اکائیوں کی تعمیر کے نقشوں کو منظوری دے دی۔

ح- ۵۸ نوآبادیاتی مقامات پر بے ترتیبی سے نئے تعمیرات کے کام کا آغاز کیا جاچکا ہے۔

ط- اس مدت میں مزید ۳۸ موبائل گھر بنائے گئے،سات نوآبادیات میں ۱٦ مستقل عمارتیں بھی تعمیر کی گئیں اور مزید آٹھ عمارتوں کی تعمیر جاری ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ی-ان نوآبادیات میں ۵۳ عمارتوں کی توسیع کا کام بھی جاری ہے۔

ک-مشرقی قدس کے بالکل قلب میں واقع نئی نوآبادیاتی بستی نوف تسیون میں ۱۰۰ رہائشی فلیٹس تعمیر کئے گئے۔

(۴۳) اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتنیاہو نے اپریل ۲۰۰۹ء میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی، اس زمانہ میں اسرائیل نے اپنی پوری قوت شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے اور وہاں کے عرب باشندوں کو باہر نکالنے کے لئے جھونک رکھی تھی، جس دن نتنیاہو نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اسی دن اسرائیلی روزنامہ ہآرتس نے یہ بات لکھی کہ اسرائیل کی کوالیشن گورنمنٹ شہر قدس میں ہزاروں یہودی رہائشی اکائیوں کے تعمیراتی منصوبہ کو توسیع دے کر اس پر قابض ہونے کی کوششوں کو تیز کرے گی۔

اردن سے شائع ہونے والے روزنامہ الدستور نے ۲/اپریل ۲۰۰۹ء کی اپنی اشاعت میں "جمهورية العاد" کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا کام صرف یہ ہے کہ غلط معاہدوں کے ذریعہ پراپرٹی خریدی جائیں، گھروں پر قابض ہوجایا جائے، قدس کے قدیم شہر (البلدة القديمة) میں کھدائیاں کی جائیں اور "الحوض المقدس" میں فلسطینی گھروں پر قابض ہوجایا جائے، الحوض المقدس میں سلوان، الطّور اور الشیخ جراح کی بستیاں آتی ہیں۔

حالیہ دنوں میں عربوں کو شہر قدس سے باہر نکالنے اور وہاں انہدامی کارروائیاں انجام دینے کے واقعات میں کافی اضافہ ہوگیا ہے، ان تمام کارروائیوں کا مقصد یہ ہے کہ ۲۰۲۰ء تک شہر قدس سے تمام عربوں کو نکال کر اسے یہودی شہر قرار دے دیا جائے، اعداد و شمار کے مطابق ابھی شہر قدس میں تقریباً دولاکھ ساٹھ ہزار عرب آباد ہیں، جبکہ وہاں یہودیوں کی تعداد ایک لاکھ بیاسی ہزار ہے، نسلی تفریق کی دیوار (Apartheid Wall) کو تعمیر کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریباً ۱۶۳۵ عرب خاندانوں (تقریباً ایک لاکھ عربوں) کو شہر قدس سے نکال باہر کر دیا جائے اور گریٹر قدس قائم کیا جائے، "غلاف المدینۃ" یا "الحوض المقدس" میں یہودیوں کی تعداد بڑھا کر شہر کو ایک نئی شکل دی جائے۔

۱۹۶۷ء میں غاصب حکومت نے سب سے پہلا کام گھروں کو منہدم کرنے کی شکل میں کیا، تاکہ وہ اس کے بعد بآسانی فوجی حکومت قائم کر سکیں، عربوں کا نسلی صفایا کر سکیں، انہیں گرفتار کر سکیں اور حق شہریت سے محروم کر سکیں (۹۲)۔

نقشہ نمبر (۱-۵)

قدیم شہر (البلدۃ القدیمۃ)

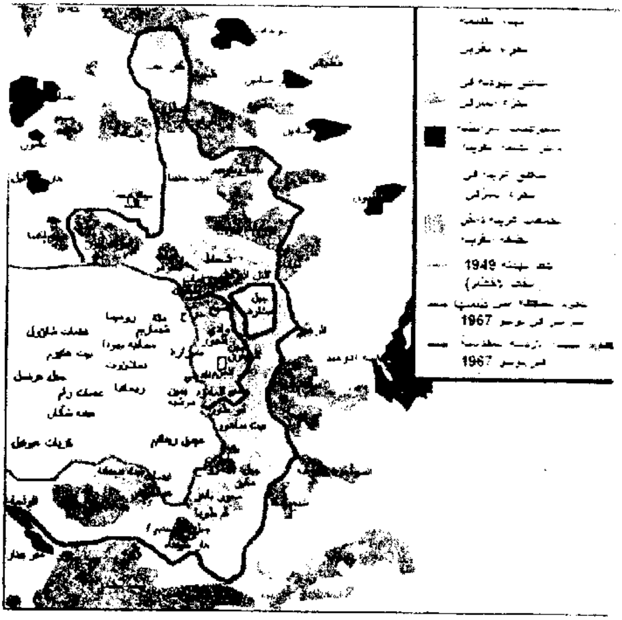

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ گفتگو سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نو آباد کاری کے مندرجہ ذیل محرکات ہیں:

- بائی پاس سڑکوں اور نو آبادیاتی بلاکس کے ذریعہ مقبوضہ زمینوں کو ایک دوسرے سے علاحدہ اور منفصل کرنا۔
- ایک ایسی صورتحال پیدا کرنا جسے عرب اور فلسطینی مذاکرہ کار پر مستقبل کے تمام مذاکرات میں مسلط کیا جا سکے۔
- فلسطینی ریاست کے قیام پر روک لگانا، اور اُس علاقہ کا جغرافیائی اتصال اور کنکٹوتی نہ ہونے دینا جس پر فلسطینی ریاست کے قیام کا منصوبہ ہے (۹۳)۔

(۹۴) Palestinian Counseling Centre نے مشرقی و مغربی قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے منصوبہ کے خلاف ایک مہم (Compaign) شروع کی، اس مہم کے تحت اس سنٹر نے The Coalition for Jerusalem تنظیم کے ساتھ مل کر قدس میونسپلٹی کے اس دستاویز کا عربی و انگلش ترجمہ شائع کیا جسے اس وقت تیار کیا گیا تھا جب میونسپلٹی کے صدر ایہود اولمرٹ تھے، اور جسے ۱۴ ستمبر ۲۰۰۷ء میں شائع کیا گیا۔

اس دستاویز میں جس منصوبہ کا ذکر کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ قدس میں یہودیوں کی اکثریت قائم کی جائے اور اسے ۲۰۲۰ء تک اسرائیلی ریاست کا دارالحکومت قرار دے دیا جائے، اور اس طرح اپنے آباء و اجداد کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کیا جائے۔

نقشہ نمبر (۱-۶)

۲۰۲۰ء تک قدس کو یہودی بنانے کی سازش

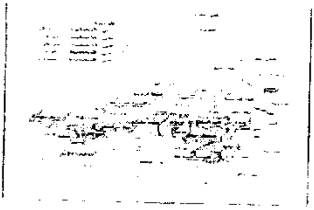

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ گفتگو سے واضح ہو جاتا ہے کہ ابھی بھی اسرائیلی حکومت وقیادت کی اولین ترجیح نوآبادیات کا قیام ہے،نوآبادکاری کا بنیادی مطلب فلسطینی سرزمین سے وہاں کے اصل باشندوں کو باہر نکالنا اوران کی جگہ غاصب باشندوں کو مستقل رہائش فراہم کرنا ہے،نوآبادکاری درحقیقت مسلسل ظلم کی ایک داستان ہے جو حکومت کی دہشت گردی کا نتیجہ ہے،نوآبادکاری کا مقصد تمام فلسطینی زمینوں کو یہودی رنگ میں رنگنا اور وہاں کے اصل فلسطینی باشندوں کو مختلف طریقوں سے باہر نکالنا ہے،اس کے لئے غلط اور جھوٹے دینی وتاریخی دلیلوں کا سہارا لیا جاتا ہے،حالانکہ صحیح اور درست بات یہ ہے کہ تاریخی وقانونی لحاظ سے اور International Inheritance Law کے مطابق قدس پر قیادت وسیادت کا حق صرف فلسطینیوں کو حاصل ہے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

شہر قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے مختلف ذرائع ووسائل

''قدس کو یہودی بنانے کی کوشش درحقیقت گڑے ہوئے مردہ کو اکھاڑنے کی ایک سیاست اور چھین جھپٹ کا ایک عمل ہے''۔

ہنری کتن

شہر قدس پر قابض ہونے کے لئے صہیونیوں کے پاس دو اہم حربے ہیں، اول: نوآبادکاری، دوم: یہودی رنگ میں رنگنے کی کوشش (۱)، اس کے لئے یہودیوں نے مختلف ذرائع ووسائل کا استعمال کیا، ذیل میں ان ذرائع ووسائل کا ذکر کیا جاتا ہے:

اول: عرب گاؤں اور عرب واسلامی تہذیب کے آثار کو مٹانا:

کسی بھی شہر کی شکل وصورت تبدیل کرنے کا یہ ایک شیطانی طریقہ ہے، جسے یہودیوں نے اپنا رکھا ہے، اور وہ یہ کہ عرب گاؤں اور علاقوں کے آثار مٹادیے جائیں (De Arabasation) اور وہاں سے حاصل ہونے والے پتھروں اور اینٹوں کو یہودی نوآبادیات میں استعمال کیا جائے، ۱۹۴۸ء کی جنگ میں صہیونی تحریک اور اس کی مختلف جماعتوں نے قدس کے تمام گاؤں کو تہس نہس کردیا تھا، اگر آپ قدس کے مختلف گاؤں سے گذریں تو مصرارۃ (باب العمود) سے لے کر المالحۃ اور مستشفی ہداسا تک کے مختلف فصیلوں میں آپ کو عرب گاؤں کے پتھروں اور اینٹوں کا استعمال نظر آئے گا، یہ چیز عبرانی یونیورسٹی، مستشفی ہداسا، مختیہ یہودا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المالحۃ وغیرہ کے علاقوں میں بھی نظر آتی ہے، صہیونی قدس میونسپلٹی نے ان تعمیرات میں سمینٹ اور کنکریٹ کا استعمال نہیں کیا ہے، تاکہ ان کی خوبصورتی بھی باقی رہے اور دیکھنے والے کو لگے کہ یہ فصیلیں سیکڑوں سال پہلے تعمیر کی گئی تھیں، اور اس طرح صہیونی ان آثار کے ذریعہ جھوٹی یہودی تاریخ (Jewish Forged History) کو ثابت کرسکیں۔

اسرائیلی روزنامہ ہآرتس نے اپنے ۶ر جولائی ۲۰۰۷ء کے ہفتہ واری ضمیمہ میں ایک رپورٹ شائع کی جس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا تھا کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطینیوں پر شروع ہونے والے ظلم وزیادتی کے ابتدائی دنوں میں اسرائیلی فوج اور تنظیموں نے عرب علاقوں میں موجود دسیوں مساجد کو شہید کر دیا تھا، یہ کارروائیاں فلسطین کی عرب واسلامی تاریخ کو مٹانے کی منظم پالیسی کی ایک کڑی تھیں، اس کا حکم خود فوج کی قیادت کی جانب سے دیا گیا تھا اور اسے ڈیوڈ بن غوریون کی مکمل حمایت حاصل تھی، اس رپورٹ کو میرون ربابورط نے تیار کیا تھا، اس نے اس رپورٹ میں لکھا تھا کہ بیسویں صدی کی پچاسویں دھائی میں اسرائیلی فوج نے مساجد کو منہدم کرنے کی پالیسی اختیار کی تاکہ قدس سے عرب واسلامی تاریخ اور آثار کو ختم کیا جاسکے۔

ربابورط کے مطابق ان میں سے بعض مساجد جنوبی علاقہ کے فوجی قائد موشیہ دیان کے حکم سے منہدم کی گئی تھیں، ان منہدم ہونے والی مساجد میں ایک تو مسجد عسقلان تھی، اس کے علاوہ اور اسدود میں بھی اسی کے حکم سے مساجد کو منہدم کیا گیا تھا، یہ تینوں مساجد نہایت قدیم اور تاریخی اہمیت کی حامل تھیں، ان میں سے بعض تو ایک ہزار سال پرانی تھیں، صحافی میرون ربابوط نے ایک ایسے اسرائیلی دستاویز کا انکشاف کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ان مذکورہ مساجد کو موشیہ دیان کے حکم سے شہید کیا گیا تھا (۳)۔

صہیونیوں نے دینی معالم اور نشانیوں کو مٹانے اور انہیں یہودی رنگ دینے کا ایک منظم طریقہ اختیار کررکھا تھا، اس کا آغاز ۱۰ر جون ۱۹۶۷ء میں حی المغاربہ کو منہدم کرنے، وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اصل فلسطینی مکینوں کو در بدر کرنے اور اسے یہودی شکل دینے سے ہوا، صہیونیوں نے ۱۹۶۷ء میں حی اشرف کی مسجد کو بھی منہدم کر دیا اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ اسے ایک Synagogue کی شکل میں تبدیل کر دیں، مسجد النبی داؤد کے اندر بھی بہت ساری نشانیوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی، وہاں سے قرآنی تحریروں کو ہٹا دیا گیا اور وہاں موجود قدیم فنی اور آثار قدیمہ سے متعلق اشیاء کی چوری کر لی گئی۔

اسلامی آثار کو ختم کرنے کا ایک دوسرا طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ مسجد کے کچھ حصہ کو یہودی عبادت خانہ میں تبدیل کر دیا جائے، جیسا کہ قدس کے شمال مشرق میں واقع مسجد النبی صموئیل اور مسجد خلیل الرحمن کے ساتھ کیا گیا، کبھی کبھی یہ غاصب اسرائیلی مسجد کی مکمل شکل ہی تبدیل کر دیتے ہیں جیسا کہ مغربی قدس کے گاؤں ''صریحہ'' میں ہوا۔

۱-مسجد اقصی پر اسرائیلی زیادتیاں:

غاصب اسرائیلی روزانہ ہی شہر قدس، خصوصاً مسجد اقصی، کے تعلق سے مختلف زیادتیاں کرتے رہتے ہیں، سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ وہ ''دیوار براق'' (۴) پر قابض ہو کر اسے ''دیوار گریہ'' (۵) میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

انجینئر رائف نجم، مشیر مرکز توثیق وصیانة آثار لقدس، دیوار براق کے سلسلہ میں اسرائیلی زیادتی کے تعلق سے لکھتے ہیں: ''دیوار براق وہ دیوار ہے جو حرم شریف کے جنوب مغرب میں واقع ہے، جس کی لمبائی تقریباً ۴۸ میٹر اور اونچائی تقریباً ۱۷ میٹر ہے، دیوار کا یہ حصہ کبھی بھی یہودی ہیکل کا حصہ نہیں رہا ہے (۶)، یہودی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق ''شروق التوراۃ'' یہ بتاتے ہیں کہ سولہویں صدی عیسوی تک یہ دیوار یہودیوں کے یہاں عبادت کی جگہ شمار نہیں ہوتی تھی'' (۷)۔

تل ابیب یونیورسٹی کے معروف اسکالر ISrael Flankstein اسرائیلی آثار کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہر جانے جاتے ہیں اور ’’ابوالآثار‘‘ کے لقب سے مشہور ہیں، انہوں نے اس بات کو مشکوک قرار دیا ہے کہ یہودیوں کا شہر قدس سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق رہا ہے، یہ بات اس رپورٹ میں شائع ہوئی تھی جسے اسرائیلی مجلّہ Jerusalem Report نے اگست ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں شائع کیا تھا(۸)۔

خود دیوار گریہ کو تمام یہودیوں کے یہاں ’’مقدس مقام‘‘ کا درجہ حاصل نہیں ہے، عمومی طور پر آرتھوڈکس یہودی (خصوصاً Netorei Karta جماعت کے پیروکار) اس دیوار کے پاس نہیں آتے ہیں، اس دیوار کے پاس سب سے زیادہ کثرت کے ساتھ آنے والے وہ یہودی ہیں جو Kabbalah جماعت کے پیروکار ہیں، یہ لوگ بھی یہاں اس لئے نہیں آتے کہ یہ مقدس مقام ہے، بلکہ اس لئے آتے ہیں کیونکہ ان کے مطابق یہ جگہ مزعوم ہیکل سے قریب تر ہے، اور مزعوم ہیکل سے جس قدر قریب رہ کر دعا اور عبادت کی جاتی ہے وہ اتنی ہی جلدی خدا تک پہنچتی ہے اور مقبولیت حاصل کرتی ہے(۹)۔

دیوار کی تعمیر بھی ایسی نہیں ہیکہ اسے یہودی عبادت کی جگہ قرار دیا جاسکے، اسے یہودی عبادت کی ان چار طرح کی عمارتوں میں بھی شامل نہیں کیا جاسکتا جن کا ذکر یہودی تاریخ میں ملتا ہے(۱۰)، یہودیوں کی عبادت کی وہ چار جگہیں یہ ہیں: مذبح (۱۱)، اجتماع کا خیمہ (۱۲)، مزعوم ہیکل، اور Synagogue۔ پہلے تین طرح کی شکلیں ۷۰ء تک ختم ہوگئیں، جبکہ چوتھی شکل (Synagogue) ابھی تک موجود ہے جس میں یہودی عبادتیں اور رسومات ادا کی جاتی ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ جن یہودی و مسیحی سیاحوں وحجاج نے پندرہویں صدی عیسوی کے اختتام سے پہلے شہر قدس کی زیارت کی تھی ان میں سے کسی نے بھی دیوار براق کے گرد یہودیوں کے موجود ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے، یہودی عالم Rabi Moses of Basola (۱۳) (جو ۹۲۷-۹۳۰ھ/۱۵۲۰-۱۵۲۳ء میں قدس آئے تھے) نے بھی دیوار براق کے گرد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی طرح کے یہودی وجود کا ذکر نہیں کیا ہے (دیوار براق کو یہودی "مغربی دیوار" اور یوروپی لوگ "دیوار گریہ" کہتے ہیں)۔ اس عالم نے شہر قدس میں صرف ایک Synagogue کا ذکر کیا ہے (۱۴)۔

Rabi Moses of Basola کے مطابق یہ یہودی عبادت خانہ وہی ہے جسے یہودیوں نے ایک مکان کو منہدم کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور پھر اس پر Synagogue تعمیر کر دیا تھا، یہودی سیاح عوبادیا اور مجیر الدین کا بھی یہی کہنا ہے، دیوار براق کے گرد یہودی وجود اگر کسی شکل میں بھی موجود ہوتا تو وہ سیاح اس کا ذکر ضرور کرتے، جیسا کہ ان میں سے ایک سیاح نے نماز فجر کا ذکر کیا ہے جس کا مشاہدہ اس نے اپنے اس مکان کی کھڑکی سے کیا تھا جہاں وہ مقیم تھا۔

تصویر نمبر (۲-۱)

وہ نقشے اور دستاویزات جو مسجد اقصیٰ کو یہودی بنانے کے صیہونی منصوبوں کو واضح کرتے ہیں

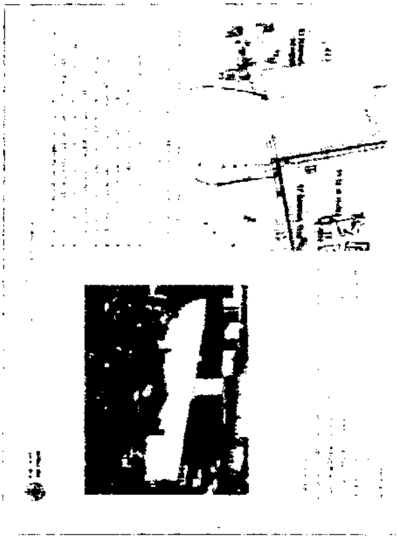

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۷ء کے اواخر میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں علماء آثار کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں تل ابیب یونیورسٹی کے اسرائیلی پروفیسر ڈیوڈ اوسیشکین (جو ۵۵ سال قبل حضرت سلیمانؑ کے ایک محل کے دریافت میں شامل تھے) نے کہا کہ اس دریافت نے ان کی رائے مکمل طور پر تبدیل کردی، وہ اب فنکلشتاین کی بات سے متفق ہیں جس نے یہ کہا تھا کہ ”یہ بات کہ تورات میں جو کچھ ہے وہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہے کچھ صحیح محسوس نہیں ہوتی، مجھے معلوم ہے کہ یہ بات بول کر میں نے شک کی ایک بیج بودی ہے“(۱۵)۔

آثار قدیمہ کے اسرائیلی عالم مائیر بن دوف نے یہ کہہ کر ہلچل مچادی کہ مسجد اقصی کے نیچے ”جبل الہیکل“ کے کچھ بھی آثار نہیں پائے جاتے (۱۶)۔

مدرسة الآثار البريطانية في القدس کی ڈائرکٹر اور آکسفورڈ یونیورسٹی میں علم الآثار کی پروفیسر ڈاکٹر کیتھلن کینن کہتی ہیں: ”حرم قدسی کے گرد اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی کھدائیاں درحقیقت قدیم آثار اور تاریخ کو مٹانے کا ایک گھناؤنا عمل ہے، قرون وسطی کی اسلامی تعمیرات و آثار کو ختم کرنا درحقیقت ایک بڑا جرم ہے۔ ان کھدائیوں کے ذریعہ سے اسلامی آثار کی شکل تبدیل کرنے کی کوشش کرنا دانشمندی کا اقدام نہیں ہے“۔

درحقیقت یہ اسلامی رواداری کا ہی نتیجہ ہے کہ یہودی دیوار براق کے سامنے اپنی عبادت ادا کرتے ہیں، جس دور میں فلسطین پر برطانیہ حکمرانی کرتا تھا اس دور میں یہودیوں نے دیوار براق پر قابض ہونے کی بہت ساری کوششیں کیں یہاں تک کہ اگست ۱۹۲۹ء میں براق (۱۷) انقلاب رونما ہوا، اس انقلاب میں سیکڑوں عرب اور یہودی مارے گئے، اس کے نتیجے میں ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ دیوار براق پر عربوں اور یہودیوں کے حقوق کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدود کو متعین کیا جا سکے، سویڈن کے سابق وزیر خارجہ اس کمیٹی کے صدر تھے اور اس کے دو رکن تھے جو سویزرلینڈ اور ہالینڈ کے تھے، اس کمیٹی نے ۱۹۳۰ء میں اپنی رپورٹ پیش کی، رپورٹ میں یہ بات کہی گئی تھی کہ ''مغربی دیوار پر ملکیت کا حق صرف مسلمانوں کو ہی حاصل ہے، وہی اس دیوار کے تنہا حقدار ہیں کیونکہ وہ دیوار حرم شریف کا ایک جزء ہے اور حرم شریف مسلمانوں کا وقف ہے، دیوار براق اور المغاربہ بستی کے سامنے واقع چبوترہ اور فٹ پاتھ پر بھی صرف مسلمانوں کا حق ہے، کیونکہ اسے اسلامی شریعت کے احکام کے مطابق وقف کیا گیا تھا'' (۱۸)۔

۱۹۶۷ء میں صہیونیوں کے دیوار براق پر قابض ہونے اور عربوں کے شکست (۱۹) کھا جانے کے بعد اس واقعہ کو سیلیبریٹ کرنے کی غرض سے اس دیوار کے گرد بہت سارے اسرائیلی قائدین جمع ہوئے، اس موقع پر یہودی عبادت کی سربراہی حاخام (۲۰) غورین (۲۱) نے کی، اسی وقت ایک فوجی افسر ابراہام مشتیرن نے موشی دیان کی توجہ دیوار براق سے متصل چند ٹوائلٹس کی جانب مبذول کرائی جسے موشی دیان نے اسی وقت منہدم کر دیا، نزول تورات کے دن کو منانے کے لئے یہودی قیادت نے ہزاروں یہودیوں سے اس دیوار کے گرد جمع ہونے کی اپیل کی، لیکن یہ جگہ اتنے سارے یہودیوں کے جمع ہونے کے لئے تنگ تھی، وہاں پر صرف چند سو یہودی ہی جمع ہو سکتے تھے، لہذا یہودی حکومت نے ۱۰ رجون ۱۹۶۷ء کو اس دیوار سے متصل بستی کو منہدم کرنے کا حکم جاری کر دیا، چنانچہ چند ہی دنوں کے اندر وہ بستی جسے عرب گذشتہ ۷۷۴ سال سے ''حارة المغاربة'' کے نام سے پکارا کرتے تھے مکمل طور پر منہدم کر دی گئی (۲۲)۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۲)

وہ نقشے اور دستاویزات جو مسجد اقصیٰ کو یہودی بنانے کے صہیونی منصوبوں کو واضح کرتے ہیں

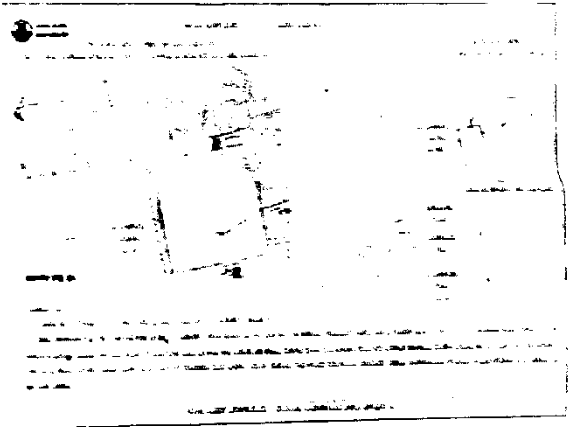

۲۱/اگست ۱۹۶۷ء کی صبح (جمعرات کے دن) وہ نامبارک ساعت تھی جب ایک بدبخت اسرائیلی ڈینس مائیکل ولیم روہان نے مسجد اقصیٰ کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے اس میں آگ لگادی، تقریباً ۱۵۰۰ مربع میٹر مسجد کا علاقہ آگ سے متاثر ہوگیا تھا (۲۳)۔

تصویر نمبر (۲-۳)

مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کھدائیاں

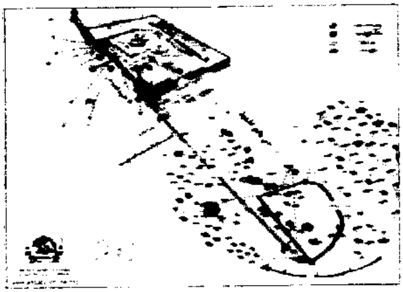

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کے ارد گرد ہونے والی کھدائیوں کے مقاصد بڑے خطرناک ہیں، ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کھدائیوں سے متاثر ہو کر مسجد اقصیٰ اور اس کے ارد گرد کے علاقے خود بخود منہدم ہو جائیں، ساتھ ہی ساتھ اسرائیلی حکومت نے (قدس پر ۱۹۶۷ء میں قابض ہونے کے بعد سے) حرم کے اندر موجود اسلامی تعمیرات (مساجد، قبے وغیرہ) میں کسی بھی طرح کی مرمت کے کام پر روک لگا رکھی ہے، کسی بھی طرح کے تعمیراتی میٹیریل کو اندر جانے نہیں دی جاتی ہے، اور اس کا بھی مقصد یہی ہے کہ مرمت نہ ہونے کے سبب یہ تعمیرات خود بخود منہدم ہو جائیں (۲۴)۔

۲-شہر قدس میں آثار قدیمہ کی کھدائیاں:

اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی کھدائیاں درحقیقت بڑی ہی خطرناک ہیں کیونکہ ان کا مقصد اسلامی تہذیب کو نیست و نابود کرنا اور ان کو اسرائیلی رنگ میں رنگنا (Israelisation) ہے (۲۵)۔ فلسطین میں آثار قدیمہ کی کھدائیوں کا کام بہت پہلے سے شروع ہو چکا ہے (۲۶)، خصوصاً شہر قدس میں ایسا کیا جا رہا ہے تاکہ اس کی تاریخ کا پتہ لگایا جا سکے۔

شہر قدس میں بہت سے ایسے آثار ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ درحقیقت عرب شہر ہے، اس کا سب سے بڑا ثبوت شہر قدس کی فصیلیں اور دروازے ہیں جن کی تعمیر عہد یبوسی (Jebusites) میں ہوئی تھی، گرچہ ان فصیلوں کو کئی مرتبہ منہدم کیا جا چکا ہے اور بار بار تعمیر کیا گیا ہے، لیکن یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ان فصیلوں کو سب سے پہلے یبوسیوں نے تعمیر کیا تھا اور سب سے اخیر میں ان فصیلوں کی جدید کاری مسلمانوں نے کی ہے، یہ کام عثمانی سلطان سلیمان القانونی کے عہد میں ہوا تھا۔

آثار کی کھدائی کا آغاز ایک فرانسیسی وفد نے آثار قدیمہ کے ماہر دیسولی کی قیادت میں ۱۸۶۳ء میں کیا تھا، اسی طرح ۱۸۶۵ء اور ۱۸۸۷ء کے درمیان Warren (۲۷) کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیادت میں صندوق الاستکشاف البریطانی (برطانوی استکشاف فنڈ) کے تحت کھدائیوں کا کام انجام دیا گیا، مختلف سرنگوں کے ذریعہ وارین کو شہر قدس کی قدیم فصیلیں مل گئی تھیں (جیسا کہ اس کا کہنا ہے)، جمعیة صندوق الاستکشافات نے F.S. Blis اور A.C. Dickie کی قیادت میں ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۷ء کے درمیان پھر سے آثار کی کھدائی کا کام شروع کیا، ان دونوں نے اپنی کھدائیوں میں قدیم جنوبی فصیلوں کو کھوج نکالنے کی کوشش کی تھی (۲۸)۔

۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۱ء میں ایک برطانوی وفد نے Marker کی قیادت میں کھدائیوں کا پھر سے آغاز کیا، ان لوگوں کو نبع جیجون سے متصل علاقہ وادی قدرون میں بہت سے سرنگ اور راستے ملے، یہ وفد جن نتائج تک پہنچا تھا اسے L.H. Vincent نے شائع کیا تھا، اسی طرح بارون اڈمونڈ اور روشیلڈ الیہودی کی مدد سے R. Weill نے الہضبة علاقہ کے جنوبی جانب بڑے وسیع پیمانہ پر آثار قدیمہ کی کھدائی کا کام کیا، ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۵ء میں بھی صندوق الاستکشافات کے زیر نگرانی اور R.A.S. Macalister و J.C. Duncan کی قیادت میں بہت ساری کھدائیاں کی گئیں، پھر ۱۹۲۷ء اور ۱۹۲۹ء میں یہ کھدائیاں J.W.Crowfoot کی قیادت میں انجام دی گئیں۔

مکالسٹر اور اس کے ساتھی نے قمة تلة الہضبة میں بھی کھدائیاں کیں، وہاں انہیں مشرقی جانب میں مضبوط دفاعی چیزیں نظر آئیں، کروفوٹ نے اسی علاقہ کے مغربی جانب کھدائی کی، وہاں اسے ایک دروازہ ملا جس کے اردگرد مضبوط دفاعی چیزیں موجود تھیں (۲۹)۔

۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۰ء کے درمیان C.N Johns نے دائرة الآثار الفلسطینیة کے زیر نگرانی قلعہ قدس میں کھدائی کی، اسی طرح ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۷ء کے درمیان بہت سارے اداروں نے مشترکہ کھدائیاں کیں، یہ کھدائیاں آثار کی ماہر کیتھلن کینن کی زیر قیادت باب دمشق اور تیسرے فصیل (السور الثالث) کے قریب کی گئیں، ان کھدائیوں کے دوران جدید آلات اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید طریقوں کا استعمال کیا گیا تاکہ سابقہ کھدائیوں کے نتائج کا جائزہ لیا جاسکے، مشترکہ طور پر جن اداروں نے ان کھدائیوں کا کام انجام دیا وہ مندرجہ ذیل ہیں: المدرسة البريطانية للآثار بالقدس، صندوق الاستكشافات البريطانية، الأكاديمية البريطانيه، المدرسة التوراتية الدومينكانية، متحف أونتاريو الملكي الكندى(۳۰)۔

ان کھدائیوں کے دوران ۱۹۶۳ء میں کیتھلن کینن کو بازنطینی عہد کے کچھ گھر اور پانی ذخیرہ کرنے کی ٹنکیاں ملیں جن میں سیڑھیاں بھی بنی ہوئی تھیں، یہ گھر بہت بڑے بڑے تھے اور بہت عمدہ طریقہ سے بنائے گئے تھے(۳۱)۔ فلسطینی ماہر آثار دیمتری برامکہ کو ۱۹۳۷ء میں کھدائی کے دوران (جو دائرة الآثار الفلسطينية کی جانب سے کی گئی تھی) تیسری فصیل (السور الثالث) کے قریب ایک چھوٹا سا گرجا گھر ملا جس کی زمین Mosaic کی بنی ہوئی تھی، اس گرجا گھر کی لمبائی ۱ء۴×۳ء۵ میٹر تھی، دیمتری برامکہ کا خیال ہے کہ یہ گرجا گھر پانچویں صدی عیسوی میں عہد بازنطینی میں تعمیر کیا گیا ہوگا(۳۲)۔

۱۹۳۷ء میں بھی Johns نے (دائرة الآثار الفلسطينية کے زیر نگرانی) قدس میں ان متعدد جگہوں پر کھدائیاں کیں جن پر کبھی انگریز قابض تھے، لہذا وادی قدرون کے ایک گرجا گھر میں، ''القلعة العربية'' (جو انگریزوں کے زیر تسلط قدس کے حاکم کی جائے سکونت تھی) میں، القدیس انسطاس نامی گرجا گھر میں اور القدیس اسطفان نامی گرجا گھر کے قریب واقع ایک دوسرے چھوٹے سے گرجا گھر میں کھدائیاں کی گئیں(۳۳)۔

۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء میں سفید لوگوں نے اُس زمین میں آثار قدیمہ کی کھدائی کا کام شروع کیا جو قدیم شہر (المدينة القديمة) کے الحی الاسلامی میں واقع تھی اور جس پر وہ قابض تھے، یہ زمین القدیستہ أنا (Anna) نامی عبادت خانہ کے قریب واقع تھی، اس کھدائی کے دوران انہیں عہد بازنطینی کے کچھ آثار ملے(۳۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۷ء میں شہر قدس پر براہ راست قابض ہونے کے بعد اسرائیلیوں نے حرم شریف کے سامنے جنوبی ومغربی حصوں میں غیر قانونی کھدائیاں شروع کر دیں، ان کھدائیوں کو ایغال یادین، بنیامین مازار اور میئر بن دوف نے انجام دیا، ان کھدائیوں میں انہیں خلاف توقع عہد اموی کے متعدد محل اور عہد بازنطینی کے کچھ آثار ملے (۳۵)۔

شہر قدس کے مکینوں پر ظلم وزیادتی اور وہاں موجود اسلامی ومسیحی مقدسات کی بے حرمتی کے ذریعہ اسرائیلی حکومت نے اس شہر کو یہودی بنانے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے، اس وقت شہر قدس میں کوئی بھی ایسا علاقہ باقی نہیں رہ گیا ہے جہاں کھدائیاں نہ کی گئی ہوں، ان کھدائیوں کے دوران اگر اسلامی آثار رونما ہوتے ہیں تو انہیں پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور انہیں ختم کرنے کی تمام ممکنہ کوششیں کر لی جاتی ہیں۔ یہودی حکومت نے ایک نہایت ہی خطرناک کارروائی کا آغاز کیا ہے، انہوں نے قدیم شہر (البلدۃ القدیمۃ) اور مقدس مقامات کے نیچے کھدائی کا سلسلہ شروع کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ وہ ان کھدائیوں کے ذریعہ یہودی تاریخ اور ہیکل سلیمان کو تلاش کر رہے ہیں، لیکن درحقیقت ان کی ان کارروائیوں کا مقصد دینی ومقدس مقامات کو نیچے سے کھوکھلا کرنا ہے تاکہ وہ خود بخود منہدم ہو جائیں، اور اس طرح اسلامی آثار مٹ جائیں اور ان کی جگہ یہودی مقدسات بنائے جائیں، یہ بات قابل ذکر ہے کہ کھدائیوں کے دوران پائے جانے والے اسلامی آثار کی تصدیق وتوثیق نہیں کی جاتی اور اگر تصدیق کر بھی دی جاتی ہے تو اسے اخبارات وجرائد میں شائع نہیں کیا جاتا اور نہ ہی علمی اداروں کو اس سلسلہ میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں (۳۶)۔

۱۹۶۷ء سے قبل پورے فلسطین میں کم از کم ۲۰ مقامات پر کھدائیاں کی گئی ہوں گی، ان کھدائیوں کے دوران بھی یہودیوں کا یہی شیوہ تھا کہ وہ اسلامی آثار کے ملنے کی اطلاع ہی نہیں دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴- سن ۱۹۶۷ء کے بعد شہر قدس میں اسرائیلی کھدائیاں:

ان کھدائیوں کا آغاز ۱۹۶۷ء کے اواخر میں ہوا تھا، یہ کھدائیاں ابھی تک بلا کسی توقف کے جاری ہیں، حالانکہ سلامتی کونسل، اقوام متحدہ اور یونسکو نے اسرائیل کو ان کھدائیوں پر روک لگانے کا حکم صادر کر رکھا ہے، ان میں سے چند کھدائیوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

- مسجد اقصی کے جنوبی جانب کھدائیاں: یہ کھدائیاں ۱۹۶۸ء میں حرم کے جنوبی دیوار کے نیچے ستر میٹر تک کی گئی تھیں، ان کھدائیوں میں عہد اموی، عہد رومانی اور عہد بازنطینی کے آثار ملے تھے۔
- مسجد اقصی کے جنوب مغربی جانب کھدائیاں: اس جانب کھدائیاں ۱۹۶۹ء میں ۸۰ میٹر تک ہوئی تھیں، ان کھدائیوں کا آغاز وہاں سے ہوا تھا جہاں تک پہلی کھدائیوں کا اختتام ہوا تھا اور یہ کھدائیاں شمال میں باب المغاربہ تک چلی گئی تھیں، اس درمیان میں بہت ساری اسلامی عمارتیں موجود تھیں جو ان کھدائیوں کی وجہ سے اندر سے کمزور ہوگئی تھیں، لہذا اسرائیلی حکام نے ان عمارتوں کو ۱۴/جون ۱۹۶۹ء کو منہدم کر دیا، اس جگہ پر عہد اموی کے تین محلوں کی بنیادیں بھی ملی تھیں۔

مسجد اقصی کے نیچے جتنی دور تک سرنگیں بنائی گئی ہیں ان میں جابجا یہودیوں نے اپنے عبادت خانے Synagogue اور ہیکل کے مجسمات بنا رکھے ہیں، یہودی وہاں عبادت کے لئے جاتے ہیں، وہ ان عبادت خانوں میں ان سیڑھیوں کے ذریعہ جاتے ہیں جو اسرائیل نے المصلی المروانی کے قریب بنا رکھی ہیں، ان زمینی سرنگوں کے ذریعہ بعض یہودی ایک سے زائد مرتبہ حرم قدسی میں داخل ہو کر اس کے تقدس کو پامال کر چکے ہیں (۳۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۴)

وہ کھدائیاں جو اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کے جنوب مشرقی جانب کی ہیں

ISRAEL ANTIQUITIES AUTHORITY
רשות העתיקות

חפירת מעלה שער המוגרבים - ירושלים

דו"ח ארכיאולוגי

ינואר - יולי 2007

مؤسسة القدس للبحث والتوثيق کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ابراہیم الفنی نے مسجد اقصیٰ کو یہودی رنگ میں رنگنے کی سازش سے متعلق یہودیوں کے دو منصوبوں کا انکشاف کیا ہے، اول: ان تین فاطمی ہالوں کو کھولا جائے جو مسجد اقصیٰ کے نیچے موجود ہیں، اور جن پر مسجد اقصیٰ کے ستون قائم ہیں، اگر ایسا کیا گیا تو مسجد خود بخود منہدم ہو جائے گی، دوم: اگر مسجد خود بخود منہدم نہیں ہوتی ہے تو ان ہالوں میں ہیکل نصب کر دیئے جائیں (۳۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسجد اقصیٰ کے جنوب مشرقی جانب کھدائیاں: یہ کھدائیاں مشرقی جانب ۸۰ میٹر کے رقبہ میں ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۴ء کے درمیان کی گئی تھیں، یہ کھدائیاں حرم کے جنوبی دیوار سے ہوتے ہوئے گذری ہیں، اور مسجد اقصیٰ کے نچلی منزلوں میں بھی داخل ہوگئی ہیں، ان کھدائیوں کی گہرائی ۱۳ میٹر سے زیادہ ہے، اس کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کی جنوبی دیوار کو بھی خطرہ لاحق ہو چکا ہے، کیونکہ یہ دیوار نہایت قدیم ہے، ساتھ ہی ساتھ اس دیوار سے متصل مٹی کو بھی بہت گہرائی تک ہٹا دیا گیا ہے، جنگی طیارے بھی روزانہ اس علاقہ کے اوپر شور وہنگامہ کرتے رہتے ہیں جس کا اثر ان دیواروں پر اور تمام اسلامی، دینی وتاریخی آثار وعمارتوں پر پڑتا ہے، ان کھدائیوں میں ملنے والے آثار بھی عہد اموی، عہد رومانی اور عہد بازنطینی سے تعلق رکھتے تھے (۳۹)۔
- مغربی سرنگ کی کھدائیاں: ان کھدائیوں کا آغاز ۱۹۷۰ء میں ہوا تھا اور ۱۹۷۴ء میں انہیں روک دیا گیا تھا، دوبارہ ان کھدائیوں کا آغاز ۱۹۷۵ء میں ہوا جس کا سلسلہ ۱۹۸۸ء تک چلتا رہا، حالانکہ یونسکو نے ان کھدائیوں پر روک لگا رکھی تھی، نتنیا ہو کے دور میں ۲۴ رستمبر ۱۹۹۶ء میں اسرائیلی حکومت مدرسۃ الروضہ کی جانب طریق الآلام پر اس سرنگ کے لئے ایک دوسرا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئی۔
- باب العمود کی جانب کھدائیاں: ۱۹۷۵ء میں دائرۃ الآثار الاسرائیلیۃ نے باب العمود کے نیچے باہر کی جانب سے کھدائیاں کیں، ان کھدائیوں کے دوران قدیم فصیل کا ایک دروازہ ملا جو باب العمود کے نیچے پانچ میٹر کی گہرائی پر واقع تھا، دائرۃ الآثار الاسرائیلیۃ نے موجودہ دروازہ اور اس کے سامنے کے علاقہ کو ایک پل کے ذریعہ جوڑ دیا تاکہ لوگ قدیم شہر (البلدۃ القدیمۃ) آجاسکیں، ان کھدائیوں میں جو بھی اسلامی آثار پائے گئے ان کا ہیکل سے کسی بھی طرح سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی تعلق نہیں ہے۔

- باب الاسود (باب الاسباط)(۴۰) کی جانب کھدائیاں: اس علاقہ میں ۱۹۸۲ء میں اسرائیلیوں نے یہ کہہ کر کھدائی شروع کی کہ یہاں پر ایسی چیزیں موجود ہیں جو ان کے یہاں بابرکت سمجھی جاتی ہیں، یہ کھدائیاں ۱۹۸۶ء میں ختم ہوئیں لیکن اسرائیلوں کو ایسی کوئی بھی بابرکت چیز نہیں مل سکی، ۱۹۹۶ء میں یہاں پر اسرائیلیوں نے ایک سرنگ بھی بنائی، یہ سرنگ مملوکی عہد کی عمارتوں (مثلاً جوہری، عثمانی اور تنکزی اسکول) کے نیچے مغربی دیوار کے بالمقابل واقع ہے، پھر یہ سرنگ باب الغوانمہ (۴۱) کی طرف چلی جاتی ہے، وہاں سے یہ مشرق کی جانب سے ہوتے ہوئے طریق المجاہدین کو عبور کرتی ہے اور المدرسۃ العمریۃ تک چلی جاتی ہے جو مسجد اقصی کے شمال مغرب میں واقع ہے اور جہاں ۲۴ رتمبر ۱۹۹۶ء کے مشہور واقعات رونما ہوئے تھے، ان جھڑپوں میں تقریباً ۸۵ لوگ شہید ہوئے تھے، ان جھڑپوں کو ''احداث النفق'' کے نام سے جانا جاتا ہے (۴۲)۔

یہودیوں کی یہ کارروائیاں مسجد اقصی سے متصل المدرسۃ العمریۃ تک پہنچ گئی ہیں، حالانکہ المدرسۃ العمریۃ مسجد اقصی کا ایک اٹوٹ حصہ ہے، یہودیوں کی کوشش یہ ہے کہ اس پر قابض ہو کر اپنی عبادت گاہ بنالیں، تین یہودی نوآبادیاتی جماعتوں وتنظیموں نے اسرائیلی حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ اس مدرسہ کو یہودی عبادت گاہ Synagogue میں تبدیل کر دیا جائے یا پھر یہودیوں کو اس میں عبادت ادا کرنے کی اجازت دے دی جائے، حالانکہ یہ مدرسہ اسلامی دینی وراثت ہے اور عرب تہذیب کا ایک حصہ ہے، اس کا رقبہ آٹھ ایکڑ ہے، اس کے نیچے بہت بڑے بڑے کاریڈورس ہیں جو مسجد اقصی کے اندرونی حصہ کے نیچے واقع ہیں اور ''قبۃ الصخرہ'' (۴۳) تک پھیلے ہوئے ہیں (۴۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۵)

قبۃ الصخرۃ

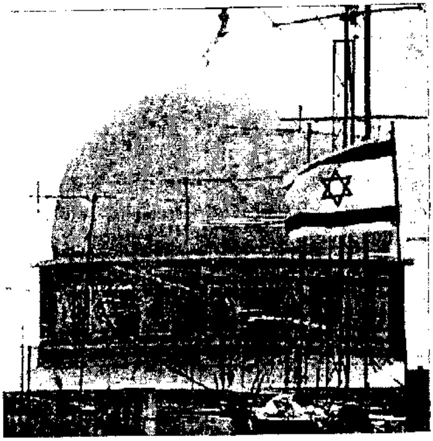

۱۹۹۹ء میں ایہود باراک کی حکومت نے حرم کے جنوبی فصیل کے مشرقی جانب سیڑھیاں تعمیر کیں، یہ جگہ مسجد اقصی کے جنوبی کنارہ میں واقع ہے جو حائط المصلی المروانی کے طور پر جانی جاتی ہے، ان سیڑھیوں کا افتتاح خود ایہود باراک نے کیا تھا، اس موقع پر اس نے یہ جھوٹا دعوی بھی کیا تھا کہ یہ جگہ یہودی ہیکل میں داخل ہونے کا راستہ تھا (۴۵)۔

۱۰ر جنوری ۲۰۰۷ء میں یہودیوں کا ایک منصوبہ منظر عام پر آیا جس منصوبہ کا حصہ یہ تھا کہ باب المغاربہ کے راستہ کو منہدم کردیا جائے اور حارۃ باب الواد میں ''خیمۃ اسحاق'' کے نام سے ایک سینا گاگ قائم کردیا جائے (حارۃ باب الواد مسجد اقصی کا ایک دروازہ ہے اور سوق القطانین کے مغرب میں واقع ہے)، یہودی اس سینا گاگ کو حمام العین عمارت میں قائم کرنا چاہ رہے تھے جسے مملوکی حکمراں تنکز الناصری نے ۷۳۷ھ/ ۱۳۳۷ء میں قائم کیا تھا، درحقیقت یہودی اس جگہ سینا گاگ قائم کرکے اس عمارت کے جنوب میں واقع اس زمین کو ہڑپنا چاہ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے جسے البیارۃ یا الخاکورۃ کے نام سے جانا جاتا ہے اور جو دائرۃ الأوقاف الإسلامیۃ کے زیر نگرانی آتی ہے(۴۶)۔

تصویر نمبر(۲-۶)

وہ کھدائیاں جو اسرائیلیوں نے مسجد اقصی کی جنوبی اور مغربی جانب کی ہیں

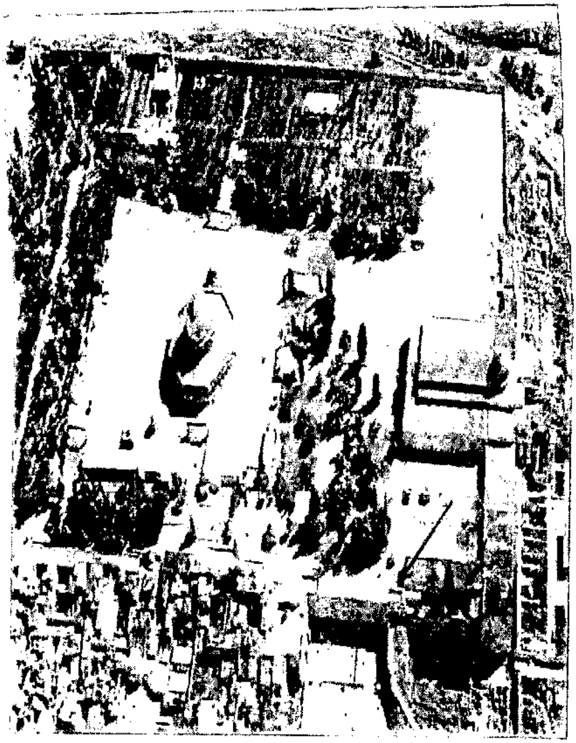

ماخذ: التقریر الفنی والقانونی الموثق بالخرائط والصور بشأن الحفریات التی تقوم بها سلطات الاحتلال الاسرائیلی حول المسجد الاقصی فی القدس الشریف، تیار کردہ: لجنة خبراء الایسسکو الآثاریین في مقر دائرة الآثار الاردنية،عمان ۱۵-۱۶/ اپریل ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۷)

سرنگ کا وہ حصہ جو حرم شریف کے مغربی دیوار سے متصل ہے

ماخذ: نفس ماخذ

تصویر نمبر (۲-۸)

ہیکل کا مجسمہ جس کی اسرائیل تشہیر کرتا ہے اور جسے حرم شریف کی جگہ پر نصب کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اس سلسلہ میں اس کے پاس کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے

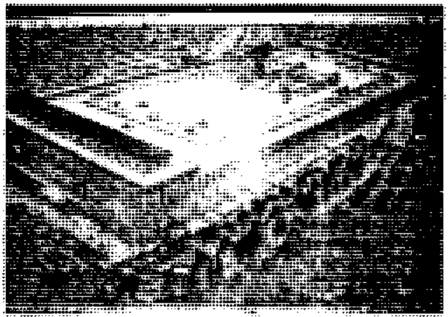

ماخذ: نفس ماخذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کھدائیوں کا بنیادی مقصد اسلامی عمارتوں اور اسلامی مقدسات کی بنیادوں کو کمزور کرنا ہے، ان کھدائیوں کے سبب بہت ساری عمارتیں کمزور ہوگئی ہیں، اور خطرات سے دوچار ہیں، وہ عمارتیں یہ ہیں: المدرسۃ العثمانیۃ، المدرسۃ المزہریہ، المدرسۃ الجوہریۃ (جو باب الحدید اور رباط الکرد میں واقع ہیں) الزاویۃ الرفاعیۃ، اور باب السلسلہ (۴۷) میں واقع المدرسۃ التنکزیہ (۴۸)۔ اس کے علاوہ سیکڑوں ایسی عمارتیں ہیں جن کی زمینیں اندر دھنس گئی ہیں اور ان کی دیواریں کمزور پڑ چکی ہیں لیکن غاصب یہودی حکومت ان عمارتوں میں مرمت کے کام کی اجازت نہیں دیتی ہے (۴۹)۔

-زندہ اور مردے:

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہودیوں نے صرف زندہ لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے قبروں کی بے حرمتی کر کے مردوں پر ہی زیادتی کی (۵۰) صہیونیوں نے قبرستان باب الرحمہ (۵۱) اور قبرستان باب الاسباط میں واقع سیکڑوں قبروں میں کھدائیاں کرادیں اور مدفون لوگوں کی ہڈیوں کو ادھر ادھر کر دیا، اور یہ سب کچھ ترقی وڈولپمنٹ کے نام پر کیا گیا، بعض یہودیوں نے عین کارم میں واقع اسلامی مقبرہ کو بیت الخلاء کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا (۵۲)، اسی طرح انہوں نے شہر قدس کے سب سے بڑے اور قدیم اسلامی قبرستان ''مأمن اللہ'' (۵۳) کی بھی بے حرمتی کی، جہاں چند صحابہ کرام، تابعین، شہداء وعلماء مدفون ہیں، اس قبرستان میں ایک لاکھ سے زائد تاریخی قائدین، مشہور صوفیاء، فقہاء، ادباء اور مجاہدین مدفون ہیں (۵۴)، اس قبرستان کو اس وقت سے استعمال کیا جارہا ہے جب مسلمانوں نے شہر قدس کو فتح کیا تھا، اس میں صلاح الدین ایوبی کے وہ فوجی بھی مدفون ہیں جنہوں نے بیت المقدس کو دوبارہ صلیبیوں سے آزاد کرایا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۹)

قبرستان مأمن اللہ (ماميلا)

اس قبرستان پر یہودی قابض ہو گئے، اور اس وقت سے اس میں مردوں کی تدفین پر روک لگادی گئی، اس قبرستان کا رقبہ بھی ۱۳۶ ایکڑ سے کم کر کے صرف ۱۹ ایکڑ کر دیا گیا، اس وقت اس جگہ کا استعمال صہیونی وزارت برائے تجارت وصنعت کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر ہوتا ہے۔

مأمن اللہ میں کھدائیوں کی نگرانی ماہر پروفیشنل جدعون سولیمانی نے کی جو سلطة الآثار الاسرائیلیة میں ایک اہم عہدہ پر فائز تھا، ان کھدائیوں کے دوران تقریباً دوسو لوگ اس کے زیر نگرانی لگائے گئے تھے، ان میں سے کچھ کھدائی کرنے والے، کچھ ریسرچ اسکالر، کچھ علم انتھرو پولوجیا کے ماہر اور کچھ مصور تھے، یہ کام ۲۰۰۶ء کے آغاز میں کیا گیا، کھدائی کرنے والوں کے ذمہ ایک اہم کام یہ لگایا گیا کہ وہ مأمن اللہ سے متعلق ہر بڑی چھوٹی معلومات کو اکٹھا کرتے رہیں، اس قبرستان میں سیکڑوں قبریں تھیں، ان میں سے بعض تو بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

-بین المذاہب رواداری میوزیم:

قبرستان مأمن اللہ کی زمین پر اسرائیلی حکومت ایک ''بین المذاہب رواداری میوزیم'' قائم کرنا چاہتی ہے، اسرائیل نے قبرستان کو مکمل طور پر بند کر رکھا ہے، فلسطینیوں کو اس جگہ کے قریب بھی جانے نہیں دیا جاتا ہے، اسرائیلی حکومت اس پروجیکٹ کو جلد از جلد انجام دینا چاہ رہی ہے۔

''انسانی اکرام ورواداری'' میوزیم تعمیر کرنے کی غرض سے قبرستان کے ایک حصہ پر اسرائیلی وامریکی کمپنیوں نے کھدائی وتعمیرات کے کام کا آغاز ۲۰۰۶ء کے شروع میں کر دیا تھا، انسانی اکرام ورواداری میوزیم کی نگرانی مرکز فیزنطال کر رہا ہے جس کا ہیڈ کوارٹر لاس انجلس (امریکہ) میں ہے، اس میوزیم کا مقصد پوری دنیا خصوصا یہودیوں کو قدس سے مربوط کرنا ہے، قبرستان میں کھدائی کے کام کے آغاز میں سیکڑوں قبروں کو اکھاڑ دیا گیا تھا۔

شیخ رائد صلاح، صدر لجنة الدفاع عن الاقصی نے عرب واسلامی ممالک کے سفراء سے اپیل کی تھی کہ وہ اس قبرستان کی زیارت کریں اور دیکھیں کہ اسرائیلیوں نے اس جگہ پر کتنا بڑا جرم کر رکھا ہے، ساتھ ہی یہ بھی اپیل کی تھی کہ اس قبرستان کا جتنا حصہ بھی ابھی باقی بچ رہا ہے اس کی حفاظت کا انتظام کریں (۵۵)، اس قبرستان کو یہودی مرکز میں تبدیل کرنے کے یہودی منصوبہ کے خلاف لجنة الدفاع عن الاقصی عدالتی لڑائی لڑ رہی ہے (۵۶)۔

۱۹/اپریل ۲۰۰۹ء کو قدس کے مختلف خانوادوں، علماء کرام، دانشوروں اور بعض عرب ویہودی جماعتوں نے مل کر مأمن اللہ کی زمین پر اس میوزیم کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا، اور سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا کہ اس کی تعمیر پر روک لگائی جائے، اس سلسلہ میں جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وکیلوں کی خدمات حاصل کی گئیں وہ یہ ہیں: قیس یوسف ناصر، ضرغام سیف، عینات ہوربیٹس ۔ یہ مطالبہ اور احتجاج اس وقت کیا گیا جب روزنامہ معاریف میں ۲۷ رفروری ۲۰۰۹ء کو یہ رپورٹ شائع ہوئی کہ سلطة الآثار الاسرائیلیة نے رواداری میوزیم تعمیر کرنے کی اجازت دے دی ہے، وکیل قیس ناصر نے اس سلسلہ میں کچھ دلائل بھی پیش کیے، ان کی دلیل یہ تھی کہ سلطة الآثار الإسرائیلیة نے لکھ کر یہ اعلان کیا تھا کہ قبرستان مأمن اللہ کی حیثیت ایک آثار قدیمہ کی ہے، اس کو تاریخی وثقافتی اہمیت حاصل ہے، یہ اعلان اس وقت کیا گیا تھا جب سلطة الآثار الإسرائیلة اور قدس میونسپلٹی نے مل کر قدس کے آثار کو محفوظ رکھنے کا منصوبہ بنایا تھا، اس منصوبہ کا نمبر ۲۰۰۰ تھا، انہوں نے کہا کہ جس جگہ کو خود سلطة الآثار نے تاریخی وثقافتی اہمیت کی حامل جگہ قرار دیا تھا وہاں پر انہدامی کاروائیوں کی اجازت دینا درحقیقت ایک غیر قانونی فیصلہ ہے، خود سلطة الآثار کے قانون کے مطابق ایسی تمام جگہوں کی حفاظت ضروری ہے جسے آثار قدیمہ کا حصہ اور تاریخی وثقافتی اہمیت کی حامل جگہ قرار دیا جاچکا ہو (۵۷)۔

۴-کھدائیوں وزیادتیوں کا تسلسل:

مؤسسة القدس الدولیة کے ادارہ برائے میڈیا ومعلومات نے ۲۱ راگست ۲۰۰۶ء سے ۲۱ اگست ۲۰۰۸ء کے درمیان ہونے والی کھدائیوں سے متعلق ایک رپورٹ تیار کی، یہ کھدائیاں غاصب اسرائیلی حکومت اور اس کی مختلف تنظیموں نے مسجد اقصی کے گرد ۱۸ رجگہوں پر کررکھی ہیں، ان میں سے ۷ جگہوں پر یہ کھدائیاں پوری سرگرمی کے ساتھ جاری ہیں، یہ کھدائیاں جن کا مقصد زیرزمین ایک یہودی شہر قائم کرنا ہے مسجد اقصی کے مختلف اطراف میں پھیلی ہوئی ہیں، اس یہودی شہر کا نام شہر داؤد ہوگا، ان میں سب سے خطرناک کھدائی وہ ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطریق الھیر ودیانی میں کی گئی ہے اور جو ۶۰۰ میٹر سے زیادہ رقبہ میں پھیلی ہوئی ہے، یہ کھدائی ساحۃ البراق کو شہر داؤد کے جنوبی دروازے سے مربوط کرتی ہے (۵۸)۔

کچھ اسرائیلی روزناموں نے ۱۳/اپریل ۲۰۰۸ء میں یہ خبر شائع کی کہ دیوار براق کے پتھر ٹوٹنے لگے ہیں، خصوصاً وہ پتھر جو فصیل کے اوپری حصہ پر ہیں (یعنی مصلی البراق کے پتھر) اور جو مسجد اقصی کے مغربی جانب بالکل کنارے کی طرف ہیں، اس خبر کی اشاعت کو مسجد براق کو بند کرنے اور وہاں نمازیوں کے جانے پر روک لگانے کے لئے استعمال کیا گیا اور ساتھ ہی یہ منصوبہ بنایا گیا کہ اس مسجد کو یہودی عبادت خانہ میں یا ایک یہودی آثار میں تبدیل کر دیا جائے (۵۹)۔

یونسکو کے ایک حالیہ وفد (جو ۲۸/ ۲/ ۲۰۰۷ء سے ۲/ ۳/ ۲۰۰۷ء کے درمیان شہر قدس تھا) نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ باب المغاربہ میں کی جانے والی کھدائیاں فوری طور پر روکی جائیں اور تلۃ باب المغاربہ کو دوبارہ سے اس کی اصل شکل میں کیا جائے (۶۰)۔

۶/فروری ۲۰۰۷ء پیر کی صبح اسرائیلیوں نے اس بستی کی آخری نشانی التلۃ التراثیۃ کو منہدم کرنا شروع کر دیا، التلۃ التراثیۃ اس قدیم تاریخی راستہ پر واقع تھا جو المغاربہ بستی اور حرم شریف کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے، اس سلسلہ میں اسرائیلیوں نے یہ بات کہی کہ اس کی جگہ پر ایک پل تعمیر کیا جائے گا، ۱۹۶۷ء کے بعد سے اسرائیل جب بھی شہر قدس کی اسلامی وتاریخی عمارتوں کو تبدیل کرنا یا منہدم کرنا چاہتا ہے تو اسی طرح کے عذر پیش کرتا ہے، یہ ٹیلہ (التلۃ التراثیۃ) اس علاقہ کی آخری نشانی تھی جسے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے، یہاں پر ۱۳۵ گھر، دو مسجدیں اور صوفیاء کے دو جگہیں تھیں، اسی طرح اسرائیلی باب المغاربہ کی تمام کنجیوں پر قابض ہو گئے اور اس علاقہ کی ۱۱۱۶ ایکڑ سے زائد زمینوں پر قبضہ کر کے یہودی بستی تعمیر کر دی (۶۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۱۰)

المغاربہ بستی، انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں

تصویر نمبر (۲-۱۱)

المغاربہ بستی، انیسویں صدی کے اواخر میں

ماخذ: التقریر الفنی والقانونی الموثق بالخرائط والصور بشان الحفریات التی تقوم بها سلطات الا حتلال الاسرائیلی حول المسجد الاقصی فی القدس الشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (٢-١٢)

پل تعمیر کرنے کے منصوبہ کا فضائی منظر، پل اور باب المغاربہ کے درمیان تعلق

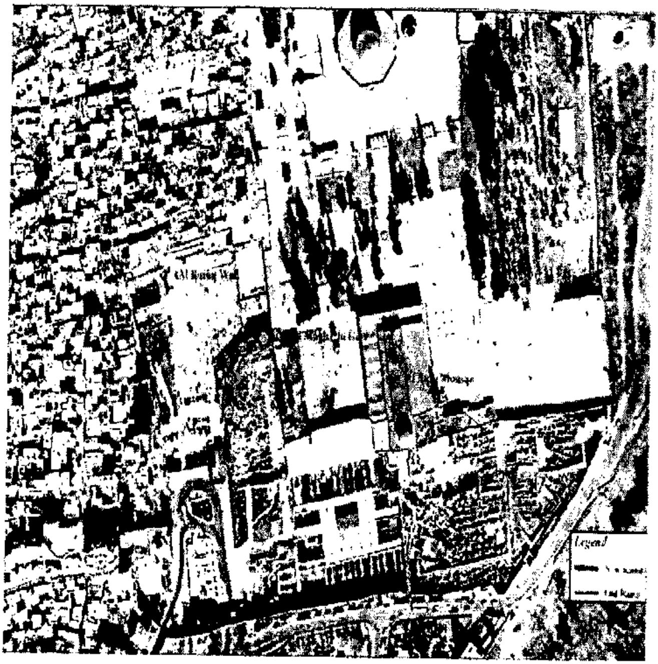

ماخذ: نفس ماخذ

٢٠٠٩ء میں مؤسسة الاقصى للوقف والتراث نے صہیونیوں کے ایک نئے منصوبہ کا انکشاف کیا، صہیونیوں کا منصوبہ یہ ہے کہ دو نئی سرنگیں کھودی جائیں اور مقبوضہ قدس کے قدیم شہر میں واقع فلسطینی بستی حی الشرف کو مسجد اقصی کے مغرب میں واقع ساحة البراق سے جوڑ دیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۱۳)

حی الشرف کو ساحۃ البراق سے جوڑنے کے لئے عمودی سرنگ کھودنے کا منصوبہ

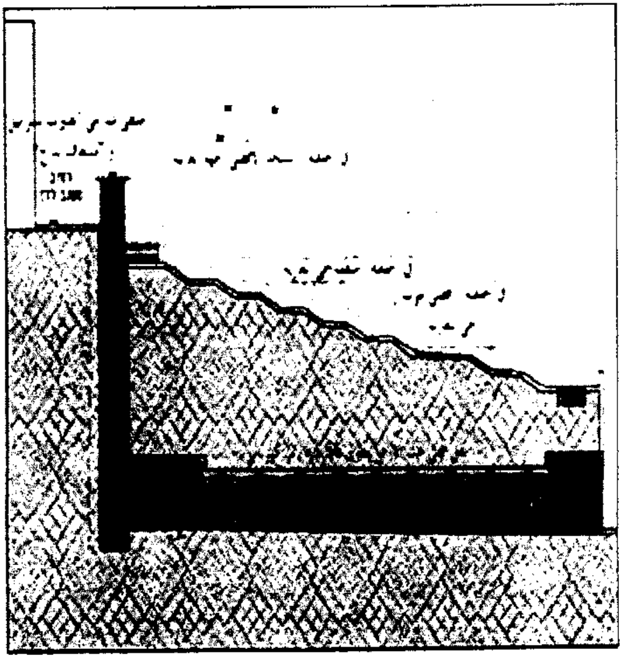

مؤسسة الاقصى للوقف والتراث کی رپورٹ (جو اس نے ۳؍مارچ ۲۰۰۹ء میں شائع کی تھی) کے مطابق صہیونی ایک عمودی (Vertical) سرنگ کھودنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس سرنگ کی لمبائی زیر زمین پتھروں میں ۲۲ میٹر ہوگی، اس سرنگ کی انتہا حارۃ الشرف کے جنوب مشرقی جانب واقع شارع تفیرت یسرائیل (یا جسے شارع مسغاف لداخ بھی کہا جاتا ہے) کے پاس ہوگی، پھر وہاں سے ایک افقی (Horizontal) سرنگ کھودی جائے گی، اس طرح ساحۃ البراق کے اوپری حصہ تک اس سرنگ کی مکمل لمبائی ۵۶ میٹر ہو جائے گی، یہ عمودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرنگ حارۃ الشرف میں داخل ہونے والے سیاحوں اور غاصب صہیونیوں کے ملنے کی جگہ سمجھی جارہی ہے، اس عمودی سرنگ کے درمیان بہت سارے قدیم آثار ہیں جہاں صہیونی موہوم عبرانی تاریخ کو پیوست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، ان دونوں سرنگوں کو کھودنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ غاصب صہیونی اور باہر سے آنے والے سیاح حی الشرف سے حائط البراق اور مسجد اقصی تک بآسانی پہنچ سکیں، کیونکہ کچھ ٹیپوگرافک (Topographic) عوامل ایسے ہیں جو حارۃ الشرف آنے والے بہت سارے سیاحوں کی ساحۃ البراق اور مسجد اقصی تک پہنچ کو مشکل بنادیتے ہیں، مؤسسة الاقصى للوقف والتراث کی رپورٹ کے مطابق اس منصوبہ پر عمل درآمد بہت جلد ہونے والا ہے، اس منصوبہ پر مختلف ادارے اور کمپنیاں بشمول قدس کی صہیونی میونسپلٹی، شركة ترميم وتطوير الحي اليهودى، سلطة الآثار، مؤسسة التامين الوطنى کام کریں گے، اس پروجیکٹ کی لاگت ۱۰ ملین شیکل (۲٫۵ ملین امریکی ڈالر) ہے جو صہیونی تاجر باروخ کلاین کی جانب سے ادا کی جائے گی۔

۵- مختلف مقامات کو اسرائیلی نام دینے کا ادارہ:

ڈیوڈ بن غوریون نے اپنے افسروں کو حکم دیا کہ تمام فلسطینی ناموں کو ختم کردیا جائے خواہ وہ نام عربی ہوں یا اسلامی و مسیحی ہوں یا کنعانی و یبوسی اور عموری ہوں، ان سب ناموں کو عبرانی ناموں سے تبدیل کردیا جائے (۶۲)، اس حکم کے بعد سے شہروں وگاؤں کے عربی ناموں کو منظم طریقہ سے یہودی وعبرانی ناموں سے تبدیل کیا جانے لگا، یہ کام ایک ایسے ادارہ کے ذریعہ کیا جانے لگا جسے مختلف مقامات کو اسرائیلی نام دینے کے لئے قائم کیا گیا تھا، اس کے لئے اسرائیلیوں نے مختلف طریقے اپنائے، مثلاً کسی ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کردینا، اصل نام کا عبرانی میں ترجمہ کردینا، مثال کے طور پر ''جبل الزیتون'' کا نام ''ہار ہزیتم'' اور ''جبل الرادار'' کا نام ''ہاردار'' رکھ دیا گیا، ایک یہ طریقہ بھی اپنایا گیا کہ عربی نام میں اس طرح تبدیلی کی جائے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبرانی لگنے لگے مثلاً ''کسلا'' کا نام ''کسلون'' اور ''الجیب'' کا نام ''جبعون'' رکھ دیا گیا۔

بہت سارے راستوں، سڑکوں اور پبلک پلیس کے نام بھی یہودی ناموں سے تبدیل کردیئے گئے، مثلاً ''تل الشرفۃ'' کا نام ''جبعات ہفتار''، ''باب المغاربہ'' کا نام ''رحوب محسی'' اور ''طریق الواذ'' کا نام ''رحوب ہکامی'' رکھ دیا گیا، اس صورت حال میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مدفون تاریخ اور جغرافیا کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔

تصویر نمبر (۲-۱۴)

اسرائیل کے ایک راستہ پر سائن بورڈ جس میں عربی خط کو مٹا دیا گیا ہے

گوشوارہ نمبر (۲-۱)

قدس کے دروازوں کے تاریخی نام اور ان کی جگہ پر رکھے گئے عبرانی نام

تاریخی عربی نام	تبدیل کیئے ہوئے عبرانی نام
۱-باب الخلیل	شاغر یانو (یافا)
۲-باب الجدید	شاغر ہحداش
۳-باب العمود (دمشق)	شاغر شکیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴-باب الزاہرۃ (الساھرۃ)	شاغر ہوردوس
۵-باب ستنا مریم	شاغر ہا آریوت (الاسود)
٦-باب المغاربہ	شاغر ہا شفا (النفایات)
۷-باب الرحمۃ	شاغر ہرحیم
۸-باب النبی داؤد	شاغر تنسیون (صہیون)

تصویر نمبر (۲-۱۵)

عرب ناموں کو صہیونی ناموں سے تبدیل کرنا☆

الشكل الرقم (٢ ــ ١٥)

استبدال الأسماء العربية بأسماء صهيونية(٥٥)

قامت سلطات الاحتلال كذلك باستبدال أسماء العديد من الشوارع والساحات والمنشآت تاريخية في القدس، بأسماء عبرية/ صهيونية، وذلك في إطار سياسة التهويد، فيما يلي قائمة بالأسماء العربية التي استبدلت بأسماء عبرية.

الاسم العربي	الاسم العبري	الموقع
١ ــ تل المغارف	موشي حاييم شابير	الطالبية
٢ ــ باب الخليل	جودة صهيون	ساحة باب الخليل
٣ ــ طريق سليمان	شارع الكالين	باب العامود حتى ساحة اللمي
٤ ــ طريق العراق	يهودا هاليفي	داخل السور
٥ ــ تل الشرفة	غفعات همتنار	القسم الغربي من عقبة الشيخ جراح
٦ ــ باب المغاربة	رحوب بيت محسي	داخل السور
٧ ــ طريق الواد	رحوب هجاي	من باب العامود حتى باب السلسلة
٨ ــ حارة الشرف	بستنات ندخ	داخل السور
٩ ــ سوق الحصر	حباد	داخل السور
١٠ ــ عقبة درويش	حبر حاييم	داخل السور
١١ ــ عقبة غنيم	هوفيه مالكوت	داخل السور
١٢ ــ طريق المزير	حلصيم	داخل السور
١٣ ــ طريق المجاهدين	درخ شاعر حيروت	داخل السور
١٤ ــ عقبة الشيخ جراح	حي الشكري	الشيخ جراح
١٥ ــ المتحف الفلسطيني	متحف روكفلر	خارج السور
١٦ ــ مطار القدس	مطار عطاروت	قلنديا / مطار القدس
١٧ ــ ساحة هيئة الأمم	ساحة صهيون	خارج السور

هذا اضافة الى عشرات الأسماء العربية الأخرى التي قامت سلطات الاحتلال باستبدالها بأسماء يهودية.

(٥٥) نجيب الأحمد، تهويد القدس (عمان: منظمة التحرير الفلسطينية، دائرة الاعلام والتوجيه المعنوي، [د ت])، ص ٦٦.

المصدر: نقلاً عن: نواف الزرو، القدس بين مخططات التهويد الصهيونية ومسيرة النضال والتصدي الفلسطينية (عمان: دار الخواجة، ١٩٩١)، ص ٥٩.

☆ نجیب الاحمد، تهوید القدس (عمان: منظمة التحریر الفلسطینیة، دائرة الاعلام والتوجیه المعنوی [دت] ص ٦٦۔

ماخذ: منقول از: نواف الزرو، القدس بین مخططات التهوید الصهیونیة ومسیرة النضال والتصدی الفلسطینیة (عمان: دارالخواجہ، ۱۹۹۱)، ص ۵۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر (۲-۲)

قدس اور اس کے قرب وجوار کی تاریخی جگہوں کے وہ عربی نام جو جون ۱۹۶۷ء کے بعد یہودی ناموں سے تبدیل کردیے گئے

عربی نام	تبدیل کیے ہوئے عبرانی نام	سال تبدیلی
۱-الشیخ جراح رقدس کا شمال مغرب	رامات اشکول	۱۹۷۸ء
۲-الشیخ جراح رتل الذخیرہ	غفعات ہمفتار	۱۹۷۳ء
۳-الشیخ جراح رمغرب	صموئیل ہلیفی	
۴-التلة الفرنسیة	حی شابیرا	۱۹۶۹ء
۵-حی المغاربہ وحی الشرف	ہروفع ہیہودی (یہودی بستی)	۱۹۶۷ء
۶-جبل الزیتون	الجامعة العبریة (جبل سکوبکس)	۱۹۶۹ء
۷-جبل المکبر	ارمون	
۸-الطالبیة الشرقیة	تلبیوت الشرقیة	۱۹۷۳ء
۹-النبی یعقوب	نفی یعقوب	۱۹۷۳ء
۱۰-قلندیا	عطروت	۱۹۷۰ء
۱۱-النبی صموئیل	رموت	۱۹۷۳ء
۱۲-الخان الاحمر	معالیہ ادومیم	۱۹۷۲ء
۱۳-الجیب	جفعون	۱۹۷۹ء
۱۴-جبع	جفعوت	کفار عقسیون کا شمال مغرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵-شرفات	غیلو	۱۹۷۳
۱۶-اللطرون	مفوحورون	۱۹۶۹ء
۱۷-عمواس	کنداپارک	
۱۸-خربۃ العدیسۃ	جفعون حدشا	۱۹۸۰ء
۱۹-اللطرون	کنداپارک	۱۹۷۶ء
۲۰-بیتین	بیت ایل	۱۹۷۷

گوشوارہ نمبر (۲-۳)

وہ عرب بستیاں جن کے نام ۱۹۴۸ء کے بعد یہودی ناموں سے تبدیل کر دیئے گئے

عربی نام	عبرانی نام
جورۃ التوت	غفعات رام
القطمون	غونین
ابوالطّور	غفعات حننیا
المعرارۃ	مورشا
تل الغول	غفعات شاؤول
المستعمرۃ الالمانیہ	رفائیم
الطالبیہ	کوممیوت
الوعریہ	نفی شانان
واد المصلبہ	بارک حافیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خربۃ صالح	کریات شیفع
جبل المحاجر	ہارحو تصغیم
تلۃ شاہین	غفعات ہبور تسیم

۶-الحوض المقدس (یعنی عرب بستیوں کو مٹانے اور انہیں ہڑپنے) کا منصوبہ:

جن عرب بستیوں کو اسرائیلی حکومت مٹانے اور ہڑپنے کا منصوبہ رکھتی ہے انہیں اس کی اصطلاح میں ''الحوض المقدس'' کہتے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ شہر قدس کو یہودی اس شکل میں کرسکیں جس کا خواب ان کے آباء واجداد نے تین ہزار سال قبل دیکھا تھا، شہر قدس کے بیس سالہ منصوبہ (۲۰۰۰ء سے ۲۰۲۰ء تک) میں بھی غاصب یہودی میونسپلٹی نے یہی بات کہی ہے، بیسویں صدی عیسوی کی سترہویں دہائی میں قدس میونسپلٹی کے صدر کے مشیر (جو کہ انجینئر تھا) نے اس نسل پرستی کا صراحتاً اظہار کیا تھا، جب سلوان میں واقع حی البستان کے لوگوں نے قدس میونسپلٹی سے یہ درخواست کی کہ حی البستان میں اسکول، کھیل کی جگہیں اور دیگر ضرورت کی چیزیں قائم کردی جائیں تو اس شخص نے یہ کہہ کر اس درخواست کو مسترد کردیا کہ ''ہم یہاں پر قبل مسیح ۹۰ سالوں کو تلاش کررہے ہیں''۔

اس نسل پرستی کا اظہار قدس میونسپلٹی کے ایک دوسرے انجینئر اوری شطریت نے بھی اپنے اس خط میں کیا ہے جو اس نے ۱۱رنومبر ۲۰۰۴ء میں قدس میونسپلٹی کے ڈائرکٹر برائے نگرانی تعمیرات کو بھیجا تھا، اس خط میں انجینئر نے اس علاقہ کی تمام عمارتوں کو منہدم کرنے کا مطالبہ کیا تھا تاکہ یہودی تاریخ اور آثار کی حفاظت کی جاسکے، اس خط کا نص یہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۱۶)

وادی مالک کی غیر قانونی عمارتوں کا انہدام

بلدية القدس

١١/١١/٢٠٠٤م

إلى: السيد ... سابي – مدير قسم الرقابة على البناء
من: مهندس المدينة

الموضوع: إزالة الأبنية غير القانونية في وادي الملك

كانت القدس في بداياتها تقع على تلة مدينة داود . يوجد في هذه التلة وحولها آثريات منذ الـ5000 سنة الأخيرة . وتتمتع هذه الآثريات بأهمية دولية ووطنية عامة وهي تجعل المدينة إحدى المدن الهامة في العالم.

وادي الملك الذي هو أحد العناصر الهامة في وادي قدرون يشكل مع مدينة داود وحدة أثرية كاملة فيها ترتبط كل المواقع الأثرية معا وتشكل عنصرا هاما في فهم الوحدة الكاملة المكونة من أجزاء وفترات تاريخية مختلفة .

منذ بدء التخطيط الحديث في المدينة في فترة الانتداب تقرر أن تكون الأودية المحيطة بالبلدة القديمة (ومنها وادي الملك) مناطق عامة .

وتم تبني هذا المبدأ من قبل سلطات التنظيم الإسرائيلية . في مخطط ع/م 9 – المخطط الهيكلي للبلدة القديمة وضواحيها والذي أعد في بداية سنوات الـ70 – تم تحديد تعليمات للتخطيط والبناء . أهداف الأرض . شبكة الطرق وتعليمات تنظيمية مفصلة للحفاظ على طابع المدينة داخل الأسوار وفي كل منطقة حوض البلدة القديمة .

بموجب مخطط ع/م 9 فإن منطقة وادي الملك هي منطقة عامة مفتوحة وطريق .
على ضوء ما سبق أصدر أوامري بإزالة البناء غير القانوني في وادي الملك .

مع الاحترام
المهندس أوري شطريت
مهندس المدينة

نسخة :
السيد يهوشاع بولك - نائب رئيس البلدية
السيد إيتان مائير - مدير عام البلدية
المهندس ميخا بن نون - مدير قسم الترخيص والبناء
المحامي يوسي حبيلاف - المستشار القانوني للبلدية
المحامية أورلي إرز - هوروفيتس - المستشارة القانونية للجنة المحلية

۷- گھروں کو منہدم کرنے کی پالیسی (۶۳):

شہر قدس کے گھروں کو منہدم کرنے کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری اسرائیل وزارت داخلہ اور قدس میونسپلٹی کی ہے، ان کارروائیوں کا مقصد یہ ہے کہ فلسطینی شہر قدس میں اپنی تعداد اور مکانات میں اضافہ نہ کر سکیں، ان پریشانیوں اور مجبوریوں کے سبب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدس کے شہری غیر منظور شدہ مکانات تعمیر کرنے پر مجبور ہیں لیکن اس کی وجہ سے انہیں وزارت داخلہ کی سخت کاروائیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، وزارت داخلہ ایسی تمام عمارتوں کو منہدم کردیتی ہے (۶۴)۔ مختلف رپورٹوں کے مطابق ۲۰۰۵ء میں قدس میونسپلٹی نے ناجائز تعمیرات کو منہدم کرنے کا حکم صادر کیا، اس حکم پر عمل کرتے ہوئے قدس کے قدیم شہر کے ۹۵ فیصد ناجائز تعمیرات کو منہدم کردیا گیا جبکہ مغربی قدس میں صرف ۶۰ فیصد ناجائز تعمیرات کو منہدم کیا گیا۔

تصویر نمبر (۲-۱۷)

۱۴/۲/۲۰۰۵ء کو اسرائیلی عدالت سے جاری ہونے والا وہ حکم جس میں علاقہ سلوان کی بستیوں وائل اور جمانہ جلاجل کے مکانات کو منہدم کرنے کا حکم دیا گیا (عبرانی زبان میں)

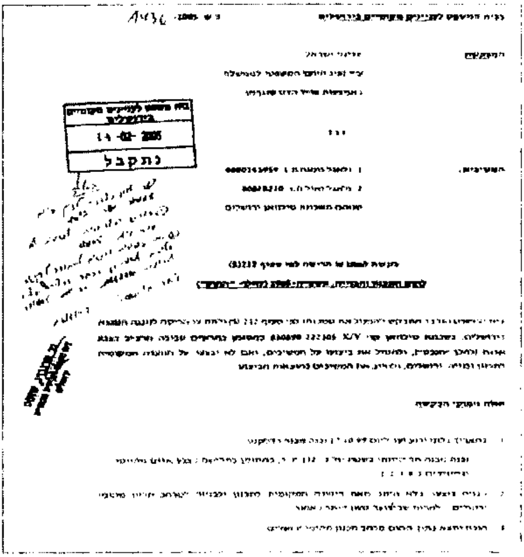
14-02-2005
נתקבל

www.KitaboSunnat.com

تصویر نمبر (۲-۱۸)

رجا محمد جلاجل کے گھر کو ان کے بیٹے ہاشم سے بیچنے کے معاہدہ کی فوٹو کاپی، یہ گھر حی البستان (سلوان) میں گذشتہ صدی کے آغاز میں تعمیر کیا گیا تھا

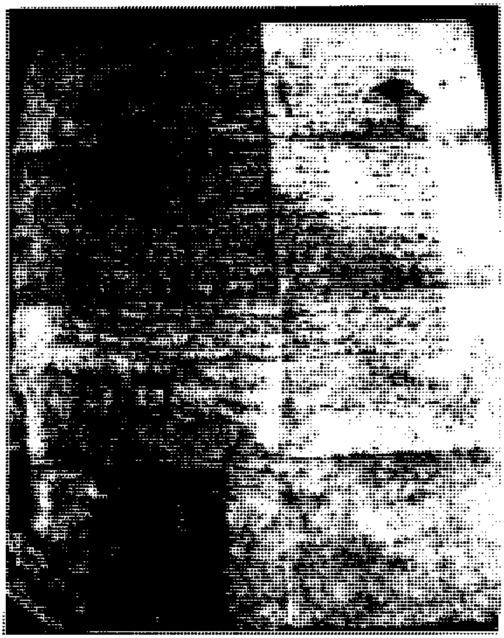

گذشتہ کئی دھائیوں کے درمیان اسرائیلی حکومت نے ۲۵ ہزار ایکڑ سے زائد قدس کی زمین پر قبضہ کرلیا ہے، اور اس کے ایک بڑے حصہ پر نو آبادیات قائم کر دی ہیں جن میں ابھی ایک لاکھ اسی ہزار سے زیادہ یہودی آباد ہیں، سب سے نمایاں نو آبادیات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- غیلو: اس کو ۱۹۷۱ء میں ۲۷۰۰ ایکٹر زمین پر قبضہ کر کے آباد کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تلبیوت: اس کو ۱۹۷۳ء میں ۱۲۲۴۰ ایکڑ زمین پر قبضہ کر کے آباد کیا گیا۔
- رامات اشکول: اس کو ۱۳۴۰۰ ایکڑ زمین پر قبضہ کر کے آباد کیا گیا۔
- التلۃ الفرنسیۃ: اس کو ۱۸۵۰ ایکڑ زمین پر قبضہ کر کے آباد کیا گیا۔

گوشوارہ نمبر (۲-۴)

۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں مشرقی قدس میں رہائشی مکانات کا انہدام

سال	تعداد گھر	تعداد افراد
۲۰۰۴	۱۰۴	۳۵۶
۲۰۰۵	۹۴	۲۳۸
کل میزان	۱۹۸	۵۹۴

گوشوارہ نمبر (۲-۵)

مشرقی قدس میں رہائشی مکانات و دیگر تعمیرات کا انہدام (۱۹۹۹-۲۰۰۳ء)

سال	مشرقی قدس-قدس میونسپلٹی	مشرق قدس-وزارت داخلہ	کل میزان
۱۹۹۹	۱۷	۱۴	۳۱
۲۰۰۰	۹۰	۷	۱۶
۲۰۰۱	۳۲	۹	۴۱
۲۰۰۲	۳۶	۹	۴۵
۲۰۰۳	۶۳	۳۳	۹۶
کل میزان	۱۵۷	۷۲	۲۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشوارہ نمبر (۲-۶)

مغربی کنارہ میں رہائشی مکانات ودیگر تعمیرات کا انہدام (۱۹۹۹ء-۲۰۰۳ء)

سال	رہائشی ودیگر تعمیرات
۱۹۹۹	۱۰۱
۲۰۰۰	۴۱
۲۰۰۱	۱۸۶
۲۰۰۲	۲۷۶
۲۰۰۳	۳۰۶

دوم: قومی تہذیب وشناخت کو مٹانے اور تعلیم کو یہودی رنگ دینے کی کوشش (۶۵):

اسرائیلی حکومت صرف سیاسی وڈیموگریفک تبدیلی کے لئے ہی کوشاں نہیں ہے، بلکہ وہ تہذیبی ودینی تبدیلیوں کے لئے بھی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، اس کی کوشش یہ ہے کہ شہر قدس کی عرب واسلامی شناخت کو ختم کر دیا جائے، تعلیم کو یہودی رنگ دے دیا جائے، عربی شناخت کو مٹا دیا جائے اور ان سبھی کو تاریخی ودینی لحاظ سے یہودی شناخت میں تبدیل کر دیا جائے (۶۶)۔

۱-شہر قدس میں تعلیم کو یہودی رنگ دینے کی کوشش:

گورنمنٹ اسکولوں میں (تعلیم کے تینوں مراحل میں) عربی منہج تعلیم کو کالعدم قرار دے دیا گیا، اور اس کی جگہ اسرائیلی منہج تعلیم کی ترویج کی گئی (۶۷)، متحف الآثار الفلسطینی (فلسطینی میوزیم برائے آثار) پر بھی قبضہ کر لیا گیا، اور ہزاروں عربی واسلامی علمی وتہذیبی کتابوں پر پابندی عائد کر دی گئی، نشر واشاعت اور صحافت سے متعلق اداروں کی سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگرانی کی جانے لگی، اس طرح اسرائیلی تعلیمی منہج نے ہر اس چیز کو دور رکھا جو عرب تہذیب اور عرب قومیت کی بات کرتی ہو(٦٨)۔

اسرائیلیوں نے قدس کو یہودی رنگ میں رنگنے کے لئے جو مختلف سرگرمیاں اور کاروائیاں اختیار کر رکھی تھیں، ان میں سب سے تیزی کے ساتھ جس پر وہ عمل پیرا تھے وہ تھا تعلیم کو یہودی رنگ دینا اور اسلامی نظامِ قضاء کا خاتمہ کرنا (٦٩)، قدس پر قبضہ کرنے کے ابتدائی دنوں سے ہی اسرائیلیوں نے عرب تعلیمی اداروں اور عرب منہج تعلیم کو اپنا نشانہ بنا رکھا تھا، اسرائیلی حکومت نے قدس کے تمام عرب تعلیمی اداروں کو اسرائیلی اداروں کے زیر نگرانی کر دیا تھا، اسرائیلی اداروں نے تعلیم سے جڑے عرب افراد کو ظلم وتشدد اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا، انہوں نے ایجوکیشن ڈائرکٹر اور ان کے معاون کو جیل میں ڈال دیا، کیونکہ ان دونوں افراد نے ان کی مرضی کے مطابق ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا، ساتھ ہی ساتھ انہوں نے بے شمار اساتذہ کو تدریس سے ہٹا دیا اور تعلیمی اداروں پر برے سخت قوانین نافذ کر دیئے (٧٠)۔

غاصب اسرائیلی حکومت نے قدس کے ادارہ برائے تعلیم کو بند کر دیا، اور تمام گورنمنٹ اسکولوں کو (جو اردن وزارت تعلیم کے تحت آتے تھے) اسرائیلی ادارہ برائے تعلیم سے ملحق کر دیا، اور مغربی کنارہ اور غزہ پٹی کے تمام سرکاری اسکولوں کو افسر برائے تعلیم کے زیر نگرانی کر دیا۔

اسرائیلی حکومت نے شہر قدس کے پرائیوٹ اسکولوں سے متعلق ایک ایسا قانون نافذ کیا جس کے ذریعہ اسے ان اسکولوں کی نگرانی کا حق حاصل ہو گیا، اس قانون کا نمبر ٥٦٤ سال ١٩٦٨ء تھا، اس قانون کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ تمام پرائیوٹ اسکولوں کو اسرائیلی وزارت تعلیم سے ملحق کر دیا گیا، ثانوی تعلیم (سیکنڈری ایجوکیشن) کو قدس میونسپلٹی کے ادارہ برائے تعلیم کے زیر نگرانی کر دیا گیا جبکہ پرائمری ایجوکیشن کو اسرائیلی ادارہ برائے تعلیم (**أجهزة المعارف الإسرائيلية**) کے زیر نگرانی کر دیا گیا، اسرائیلی حکومت کی جانب سے انجام دی جانے والی ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارروائیوں کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

۱- اسرائیل میں واقع عرب اسکولوں میں اسرائیلی منہج تعلیم کو نافذ کیا جائے، خصوصاً سوشل سائنس اور ہیومانٹیز سے متعلق مضامین (مثلاً تاریخ اور جغرافیہ وغیرہ) کے ساتھ یہ طریقہ اپنایا جائے تاکہ نئے مفاہیم کو جنم دیا جا سکے۔ اسرائیلی منہج تعلیم بچوں کو شروع سے ہی یہ باور کراتی ہے کہ فلسطین درحقیقت ایک یہودی ملک تھا، اور اب اسے قابض لوگوں سے آزاد کرالیا گیا ہے۔

۲- شہر قدس پر پوری طرح سے اسرائیلی تسلط نافذ کردیا جائے اور مغربی کنارہ میں واقع فلسطینی شہروں سے اس شہر کا ربط مکمل طور پر ختم کردیا جائے۔

۳- عرب تہذیب وثقافت، شہریت اور اخلاقی قدروں کے سلسلہ میں عرب قومیت کے احساس کو ختم کردیا جائے۔

اسرائیلی فلسفہ تعلیم جن بنیادوں پر قائم ہے وہ یہ ہیں کہ یہودی نوخیزوں اور نوجوانوں کو صہیونی آئیڈیولوجی سے آشنا کرایا جائے، دنیا کے مختلف خطوں میں آباد ہونے کے باوجود "ایک یہودی قوم" کے احساس کو مضبوط کیا جائے، اسرائیلی حکومت سے مکمل وفاداری کو لوگوں کے اندر جاگزیں کیا جائے، اور اس بات پر لوگوں کا ایمان پختہ کیا جائے کہ اسرائیلی قوم ہی اعلی وارفع قوم ہے، اس کے بالمقابل اسرائیلی منہج تعلیم نے عربی منہج تعلیم سے قومیت کے احساس کو بالکل نکال دیا، انہوں نے عربی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چیز باقی نہیں رہنے دی جس سے ایک فلسطینی کو دوسرے فلسطینی سے اور دوسری عرب قوموں سے اپنے تعلق اور ربط کا احساس پیدا ہوسکے۔

اسرائیلی حکومت کی ان کارروائیوں کے سبب شہر قدس کا تعلیمی ڈھانچہ متزلزل ہوگیا، اور اس پر بڑے گہرے منفی اثرات مرتب ہوئے، اسرائیلی حکومت نے عرب اسکولوں کے لئے ایسے اساتذہ کی تقرری کی، جو مطلوبہ صلاحیتوں کے حامل نہیں تھے، بہت سے اساتذہ ایسے تھے جن کے پاس صرف ثانوی تعلیم کی ہی ڈگری تھی۔ اسرائیلی حکومت نے تعلیم کو ہر ایک کے لئے لازمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار نہیں دیا اور نہ ہی والدین کو اس پر مجبور کیا کہ وہ لازمی طور پر اپنے تمام بچوں کے داخلے اسکول میں کروائیں، تعلیمی پالیسی میں اس لچک کے سبب بہت سارے طلباء نے درمیان میں ہی اپنی تعلیم چھوڑنا شروع کردی۔ اسرائیلی حکومت نے قومی اداروں کو نئے اسکولوں کے قائم کرنے یا قدیم اسکولوں کی توسیع کرنے کے لئے پرمٹ دینے سے بھی انکار کر دیا، حالانکہ جن لوگوں کے پاس جائدادیں تھیں ان سے ہر قسم کے ٹیکس وصول کئے جاتے تھے، اور ان کے ساتھ مغربی قدس کے شہریوں جیسا معاملہ کیا جاتا تھا حالانکہ مشرقی و مغربی قدس کے شہریوں کی آمدنی اور طرز معیشت میں نمایاں فرق ہے۔

شہر قدس کے لوگوں اور تعلیمی اداروں (خصوصاً اسکولوں کے ڈائریکٹرس اور اساتذہ) نے اسرائیل کی ان تعلیمی پالیسیوں کی پرزور مخالفت کی، جس کے نتیجہ میں اسرائیل نے بہت سے اساتذہ کو قید کر دیا اور ایجوکیشن آفس کو بند کر دیا، اور ساتھ ہی ایجوکیشن ڈائرکٹر اور ان کے معاون کو بھی قید کر لیا، اساتذہ کی اکثریت نے ان اسکولوں میں پڑھانے سے انکار کر دیا جو وزارت تعلیم کے ماتحت تھے، اور ان میں سے زیادہ تر اساتذہ نے پرائیوٹ اسکولوں کا رخ کیا جو اردنی منہج تعلیم کو اپنائے ہوئے تھے، ساتھ ہی ساتھ ان اساتذہ نے ایک بڑا اہم رول یہ ادا کیا کہ انہوں نے طلباء کے والدین کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے بچوں کو قومی پرائیوٹ اسکولوں میں ڈال دیں خواہ وہ اسکول اسلامی اوقاف کے زیر نگرانی چل رہے ہوں یا کسی مسیحی ادارہ کے زیر نگرانی چل رہے ہوں یا کسی فرد یا سوسائٹی کی ملکیت ہوں۔

مقبوضہ قدس اور اس کے قرب وجوار کے علاقوں کے اسکول (جو اسرائیلی میونسپلٹی یا اسرائیلی وزارت تعلیم کے ماتحت ہیں) تین مراحل سے گذرے ہیں، وہ مراحل یہ ہیں (۷۱):

- ۱۹۶۷ / ۱۹۶۸ سے ۱۹۷۱ / ۱۹۷۲ء کے درمیان ثانوی مرحلہ (Secondary) کی کلاسیس میں اسرائیلی سرکاری منہج تعلیم کو نافذ کرنے کا مرحلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ۱۹۷۱/ ۱۹۷۲ سے ۱۹۷۲/ ۱۹۷۳ کے تعلیمی سال کے دوران یکساں اسرائیلی منہج تعلیم کو نافذ کرنے کا مرحلہ۔
- ۱۹۷۳/ ۱۹۷۴ء میں ثانوی مرحلہ میں دوبارہ اردنی منہج تعلیم کو نافذ کرنے کا مرحلہ، پھر ۱۹۷۸/۱۹۷۹ء میں اعدادی مرحلہ (Prepratory) میں اردنی منہج تعلیم کو نافذ کیا گیا، اس کے بعد ۱۹۸۰/۱۹۸۱ء میں ابتدائی مرحلہ (Primary) میں اردنی منہج تعلیم کو نافذ کیا گیا اور ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھا گیا کہ عبرانی زبان اور اسرائیلی مدنیات میں اسرائیلی منہج تعلیم کو نافذ کیا جائے۔

گوشوارہ نمبر (۲-۷) سے واضح ہوتا ہے کہ سرکاری اسکولوں میں اسرائیلی منہج تعلیم نافذ کرنے کے سبب طلباء نے بہت تیزی کے ساتھ پرائیوٹ اسکولوں کا رخ کرنا شروع کر دیا، اس گوشوارہ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۶۷/ ۱۹۶۸ء اور ۱۹۷۰/۱۹۷۱ء کے درمیان ان اسکولوں میں طلباء کی تعداد دوگنی سے زائد ہوگئی۔

گوشوارہ نمبر (۲-۷)

اسرائیلی منہج تعلیم نافذ کئے جانے کی مدت کے دوران قدس کے پرائیوٹ اسکولوں میں طلباء اور مختلف شعبہ جات کی تعداد

سال	ابتدائی مرحلہ		اعدادی مرحلہ		ثانوی مرحلہ		کل	
	شعبے	طلباء	شعبے	طلباء	شعبے	طلباء	شعبے	طلباء
۶۸/۶۷	۷۷	۲۴۲۰	۳۴	۹۳۶	۳۷	۹۰۲	۱۴۸	۴۲۵۸
۷۱/۷۰	۱۳۴	۴۶۲۳	۶۵	۲۰۵۰	۶۵	۱۹۱۷	۲۶۴	۸۵۹۰
۷۶/۷۵	۱۶۴	۵۹۶۳	۸۰	۲۵۶۰	۹۲	۲۶۰۴	۳۳۶	۱۱۱۲۷

ماخذ: سلسلة تقارير الوضع الراهن الرقم (۵): احصاء ات التعليم فى الضفة الغربية وقطاع غزة، فلسطینی مرکزی ادارہ برائے اعداد وشمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- یکساں منہج تعلیم کے نفاذ کا مرحلہ:

۱۹۶۷ء کے بعد پہلے تین سالوں میں قدس کے سرکاری اسکولوں میں اسرائیلی منہج تعلیم نافذ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان اسکولوں (خصوصاً اعدادی وثانوی مرحلوں) کا تعلیمی ڈھانچہ ہی ہل کر رہ گیا، ہزاروں طلباء نے سرکاری اسکولوں کو چھوڑ دیا، ۱۹۷۰ء/۱۹۷۱ء میں الرشید یہ اسکول نے اپنے بند ہونے کا اعلان کر دیا، اس صورت حال نے غاصب اسرائیلی حکومت اور اس کے ماہرین تعلیم کو پریشان کر دیا، لہذا انہوں نے اس کا ایک حل تلاش کیا، وہ حل تھا ایک یونیفائڈ پروگرام (البرنامج الموحد) کا نفاذ۔

اس پروگرام کا خلاصہ یہ تھا کہ اسرائیل میں واقع عرب اسکولوں میں اسرائیلی منہج تعلیم کو غیر محسوس طریقہ سے مکمل کیا جائے، اس طور پر کہ اس منہج تعلیم کے کسی مضمون کو باقاعدہ نہ پڑھایا جائے، بلکہ کچھ اضافی تعلیمی اوقات کا اضافہ کر دیا جائے اور ثانویہ عامہ (Secondary) کے امتحان میں اس میں سے کچھ سوالات کئے جائیں۔

اردنی منہج تعلیم کو قدس کے اسکولوں میں نافذ کرنے کے لئے اسرائیلی وزارت تعلیم نے یہ شرط رکھی کہ اس میں عبرانی زبان اور ''اسرائیلی حکومت'' کے مضامین کو بھی پڑھایا جائے اور ہیومانٹیز کی کتابوں میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں، جس نصاب تعلیم کو پڑھانے کی اجازت دی گئی اس میں مندرجہ ذیل تبدیلیوں کی تجویز رکھی گئی:

۱- جغرافیائی نقشوں اور دیگر پڑھائے جانے والے مضامین سے ''فلسطین'' لفظ ہٹا کر اس کی جگہ پر لفظ ''اسرائیل'' کا استعمال کیا جائے۔

۲- مختلف آثار قدیمہ اور جغرافیائی جگہوں کے عربی نام استعمال نہ کئے جائیں، بلکہ ان کی جگہ پر عبرانی نام استعمال کئے جائیں، مثلاً ''الضفة الغربية'' کے بجائے ''یہوداوالسامرۃ'' اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سہل مرج بن عامر'' کے بجائے ''سہل عمیق بزراعیل'' استعمال کیا جائے۔

۳- مدینۃ القدس کے بجائے لفظ یروشلم کا استعمال کیا جائے، اور اسے اسرائیل کی راجدھانی کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

۴- ملک میں موجود یہودی آثار قدیمہ کو واضح کر کے بیان کیا جائے اور عرب و اسلامی آثار کو دبا دیا جائے۔

۵- بہت سارے عربی ناموں کو عبرانی ناموں سے تبدیل کر دیا جائے۔

ساتھ ہی ساتھ اسرائیلی حکومت نے تمام ہیومانٹیز کی کتابوں (خصوصاً دینی و عربی زبان کے مضامین کی کتابوں) میں ایسے مفاہیم اور مضامین کو داخل کر دیا جس کو پڑھنے کے بعد طلباء کے اندر عدم مزاحمت کا مزاج بن جائے، ان مضامین سے روحانی مواد (مثلاً عبادات، سوشل و چیرٹیبل ورک وغیرہ) کو ختم کر دیا گیا اور ایسے اقدار کو بھی نکال دیا گیا جو لوگوں کو اسرائیلی ناجائز قبضہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے پر ابھار سکیں، قدس کے سرکاری اسکولوں میں جس نصاب کو پڑھانے کے لئے منظور کیا گیا اس میں یہودی تاریخ پر خصوصی توجہ دی گئی اور عرب قوموں کی تحریک مزاحمت سے متعلق تاریخ میں تحریف و تبدیلی کر دی گئی، حالانکہ اس نصاب میں اسرائیلی جنگوں کے مقتولین، یوم آزادی، اسرائیلی حکومت کی تاریخ اور یہودی شخصیات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

اسرائیلی حکومت فوری طور پر ان اسکولوں اور یونیورسٹیز کو بند کر دیتی ہے جہاں کے طلباء اس ناجائز قبضہ کے خلاف ذرا بھی مزاحمت کرتے ہیں، مثال کے طور پر ۱۹۷۶ء میں اسرائیل نے مزاحمت کرنے کی پاداش میں ۱۳۲ اسکولوں کو بند کر دیا تھا (۷۲)۔

-قدس میں تعلیم کی موجودہ صورت حال:

قدس کی موجودہ تعلیمی صورت حال بہتر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں تعلیم کی نگرانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے ادارے ایک سے زائد ہیں، کوئی ایک بھی ایسا مرکزی فلسطینی قومی تعلیمی ادارہ نہیں ہے جو ان مختلف اداروں کی نگرانی کر سکے، فلسطینی قومی شناخت کو نمایاں کر سکے، تعلیمی ماحول کو بہتر بنا سکے اور تعلیم کے معیار میں بہتری لا سکے۔

اسرائیلی سرکاری سپروائزری اتھارٹی کے علاوہ کچھ اور بھی سپروائزری اتھارٹیز موجود ہیں مثلاً سلطة اشراف دائرة الاوقاف الاسلامیه العامة جو ۲۲ر اسکولوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے دو شرعی مدرسوں اور قرآن کریم کے حفظ کے مراکز کی رمزی طور پر نگرانی کرتی ہے، سلطة المدارس الأهلية و الطائفية اور سلطة و كالة الغوث الدولية (UNRWA)، چونکہ قدس میں تعلیمی اداروں پر نگرانی کرنے والے ادارے زائد از ایک ہیں اور وہ سب کسی ایک مرکزی اتھارٹی کے ماتحت نہیں ہیں اس کی وجہ سے تعلیم پر بڑے گہرے منفی اثرات مرتب ہوئے، مثلاً تعلیم کا معیار گر گیا، طلباء میں درمیان سے ہی تعلیم چھوڑ دینے کا رجحان عام ہو گیا، کوئی ایسا قانون بھی نہیں ہے جو تعلیم کو ہر ایک کے لئے لازمی قرار دے، اس صورتحال کی وجہ سے ایک ایسی نسل سامنے آئی جو بالکل ان پڑھ ہے، اور ساتھ ہی ساتھ قدس کے مختلف تجارتوں کو مطلوبہ تعلیم سے آراستہ اور مطلوبہ ہنر کے ماہر ملازمین نہیں مل پا رہے ہیں۔

۲-نسلی تفریق کی دیوار (Apartheid Wall):

اسرائیلی حکومت نے ۱۶ر جون ۲۰۰۲ء (۴۳) کو سرکاری طور پر اعلان کیا کہ وہ گرین لائن کے ساتھ ساتھ ایک دیوار تعمیر کرے گی، اس دیوار کے چار مراحل تھے، ان میں سے تین کو A.B.C کا نام دیا گیا اور چوتھے مرحلہ کو D کا نام دیا گیا، یہ درحقیقت ایک دیوار علاحدگی (Seperation Wall) ہے جو مغربی کنارہ کی زمینوں کو علاحدہ کر دیتی ہے، اس دیوار نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغربی کنارہ کے فلسطینی حصہ کی ۵۸ فیصد زمین کا استعمال کیا ہے،قدس کے گرد اس دیوار علاحدگی کو تعمیر کیا گیا، حالانکہ قدس کے اردگرد پہلے ہی سے نوآبادیات کی ایک باڑ بنائی جا چکی تھی، ان ساری کاروائیوں کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس علاقہ کی آبادی کے تناسب میں اس طرح تبدیلی پیدا کی جائے کہ وہ اسرائیلیوں کے حق میں ہو جائے۔

اس طرح سے دیوار قائم کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دو یا دو سے زائد حکومتوں کے درمیان (طبعی حدود کے مطابق یا باہمی اتفاق کے مطابق) علاحدگی کر دی جائے، اس میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ علاحدگی صرف کسی ایک فریق کی مرضی کے مطابق نہ ہو۔اسرائیلی اس دیوار کے لئے الجدار الآمن (محفوظ دیوار) یا السور الواقی (دفاعی فصیل) کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کے حدود کے باہر دوسرے حدود کی حفاظت کی جائے، اسرائیل نے لبنان کے جنوبی علاقہ کو (جو ان کی حدود سے باہر تھا) الحزام الامنی (سلامتی بیلٹ) کا نام دیا تھا، اس اصطلاح کا استعمال دوسرے کی زمین پر قابض ہونے کی صورت میں کیا جاتا ہے، جبکہ الجدار العازل اور جدار الفصل العنصری سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اس دیوار کا مقصد مغربی کنارہ کے علاقوں کو ایک دوسرے سے علاحدہ کرنا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے مربوط نہ رہ سکیں (۷۵)۔

دیوار علاحدگی درحقیقت ایک سیاسی دیوار ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ قضیہ قدس کے سلسلہ میں اس حل کو پیش کیا جائے جو اسرائیل چاہتا ہے، اس طرح اس دیوار کے ذریعہ اسرائیل جس زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اس پر بآسانی قابض ہو جائے گا، اپنی قائم کردہ نوآبادیات کو باقی رہ سکے گا، فلسطین کو کینٹنس (چھوٹے چھوٹے علاقے جو ایک دوسرے سے مربوط ہوں) کی شکل میں تبدیل کر سکے گا اور فلسطینی شہروں کا محاصرہ کر لے گا، اس دیوار کے ذریعہ سے اسرائیل کو یہ بھی فائدہ ہوگا کہ وہ گاؤں، وہاں کے باشندوں اور ان کی زرعی زمینوں کو ایک دوسرے سے جدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردے گا، اور اس طرح کسانوں کا اپنی زمینوں سے تعلق ختم ہو جائے گا اور اسرائیل ان زمینوں پر بآسانی قابض ہو سکے گا(۷۶)۔

یہ دیوار فلسطین کے ڈیموگریفک اور جغرافیائی وجود کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے، فلسطینی تحریک آزادی (منظمة التحرير الفلسطينية) کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے رکن تیسیر خالد نے اس دیوار کے سلسلہ میں کہا ہے کہ یہ مغربی کنارہ میں قائم کئے جانے والے نوآبادیاتی پروجیکٹ کا ایک خطرناک حصہ ہے، یہ دیوار مغربی کنارہ کی زمینوں پر واقع ۱۵۵ نوآبادیات میں تقریباً دولاکھ چھتیس ہزار یہودیوں کو رہنے کا موقع فراہم کرے گی (۷۷)۔

پہلے مرحلہ میں یہ دیوار مغربی کنارہ کی مکمل ۱۰۷ کلومیٹر کی زمین پر قبضہ کرکے تعمیر کی گئی ہے، ۳۱ کنویں بھی اس دیوار کی نذر ہو گئے، ساتھ ہی یہ دیوار ۱۶ فلسطینی گاؤں کے بارہ ہزار باشندوں کو دیوار علاحدگی اور گرین لائن کے درمیان بالکل الگ تھلگ کر دیتی ہے(۷۸)، ان ۱۶ گاؤں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

گوشوارہ نمبر (۲-۸)

فلسطینی علاقے جنہیں دیوار علاحدگی کی تعمیر کے پہلے مرحلہ میں اس دیوار اور گرین لائن کے درمیان الگ تھلگ کر دیا گیا

سیریل نمبر	نام گاؤں	کل آبادی
۱	باقة الشرقية	۳۷۰۰
۲	برطعة الشرقية	۳۲۰۰
۳	نزلة عيسى	۲۳۰۰
۴	أم الريحان	۴۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵	خربۃ جبارۃ	۳۰۰
۶	رأس الطیر ۃ	۳۰۰
۷	عرب الرماضین الجنوبی	۲۰۰
۸	عرب الرماضین الشمالی	۵۰
۹	خربۃ الضبع	۲۰۰
۱۰	خربۃ الشیخ سعد	۲۰۰
۱۱	خربۃ ظہر المالح	۲۰۰
۱۲	نزلۃ ابو نار	۲۰۰
۱۳	خربۃ عبداللہ آل یونس	۱۰۰
۱۴	عرب ابو فردہ	۷۵
۱۵	وادی الرشا	۱۰۰
۱۶	خربۃ منطار الغربیۃ	۲۵
	کل میزان	۱۱۵۵۰

ماخذ: أوقفوا جدار الفصل العنصری فی فلسطین: حقائق، شهادات، تحليل، ودعوة للعمل، شبكة المنظمات البيئية الفلسطينية(PENGON)،قدس(۲۰۰۳ء)،ص:۲۲-۳۲۔

گوشوارہ نمبر (۲-۹)

دیوار علاحدگی کی تعمیر میں ۳۰/۴/۲۰۰۶ء تک کی پیش رفت

مرحلہ	لمبائی (کلومیٹر)	دیوار کی کل لمبائی کا تناسب (٪)
جتنے حصہ کی تعمیر مکمل ہو چکی	۳۶۲	۵۱
جتنے حصہ پر تعمیر ابھی جاری ہے	۸۸	۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جتنے حصہ کی تعمیر ابھی باقی ہے	۲۰۳	۳۱
کل	۶۵۳	۱۰۰

گوشوارہ نمبر (۲-۱۰)

دیوار علاحدگی۔ سے متاثر فلسطینی معاشرہ

مقام	گاؤں اور شہروں کی تعداد	آبادی	مغربی کنارہ کی آبادی کا تناسب
اصل دیوار کے مغرب میں واقع علاقے	۵۳	۱۱۵۵۰۰	۵
اصل دیوار کے مشرق میں واقع علاقے (☆)	۲۸	۱۴۷۷۰۰	۴٫۶
مشرقی قدس	۲۳(☆☆)	۲۱۰۰۰۰	۱٫۹
وہ گاؤں اور شہر جو دیوار کے مشرقی جانب کے بالمقابل واقع ہیں	۱۰۲	۴۰۲۴۰۰ (☆☆☆)	۵٫۱۷
کل	۲۰۶	۸۷۵۶۰۰	۳۸

(☆) اس میں وہ گاؤں اور شہر بھی آتے ہیں جو اصل دیوار سے گھرے ہوئے ہیں اور وہ بھی جو دوسری دیوار سے گھرے ہوئے ہیں۔

(☆☆) وہ فلسطینی بستیاں جو قدس میونسپلٹی کے حدود پر واقع ہیں۔

(☆☆☆) ان گاؤں اور شہروں کی مکمل آبادی جن کی زمین کا کچھ حصہ دیوار کے مغربی جانب باقی رہ گیا ہے۔

ماخذ: مرکز المعلومات الوطنی الفلسطینی (http://www.prie.gov.ps)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر (۳-۱)

اپارتھائیڈ وال (نسلی تفریق کی دیوار) کے حدود

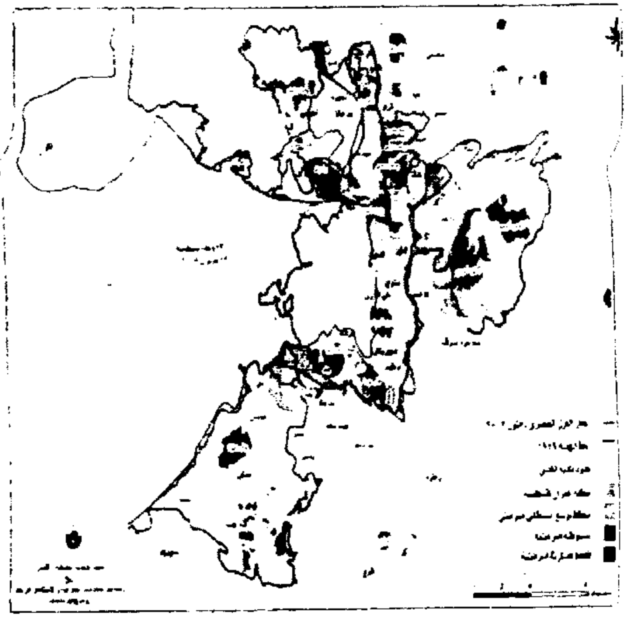

نسلی تفریق کی اس دیوار کا مقصد یہ ہے کہ تمام عرب بستیوں کو شہر قدس سے مکمل طور پر علاحدہ کر دیا جائے (۷۹)، شہر قدس کے خاندانوں اور وہاں کی معیشت و تعلیم پر اس دیوار کے بڑے تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں، الصلیب الاحمر (Red Cross) کا خیال ہے کہ یہ دیوار قدس کو مغربی کنارہ سے علاحدہ کرتی ہے اور شہر میں مقیم لوگوں کی آزادنہ نقل و حرکت پر روک لگاتی ہے، اس ایجنسی کے مطابق اسرائیل مشرقی قدس میں اپنی مختلف کاروائیوں و سرگرمیوں کے ذریعہ بین الاقوامی انسانی قانون کا مذاق اڑا رہا ہے، یہ دیوار ایک ایسے جغرافیائی علاقہ میں واقع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جہاں پر نو آبادیات قائم ہیں اور جو نو آبادیات قدس کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں، اس دیوار نے فلسطینی علاقوں کو الگ چھوڑ دیا ہے اور انہیں چھوٹے چھوٹے الگ تھلگ علاقوں کی شکل میں کر دیا ہے(۸۰)۔

قومی ادارہ برائے حفاظت اراضی فلسطین (المکتب الوطنی للدفاع عن الاراضی فی فلسطین) کا کہنا ہے کہ قدس میں اس دیوار کی تعمیر جب مکمل ہو جائے گی تو اس کے بڑے خطرناک اثرات ظاہر ہوں گے، کیونکہ گریٹر قدس پروجیکٹ کے تحت بنائی جانے والی اس دیوار کا مقصد فلسطینی آبادی کو ۳۵ فیصد سے کم کر کے گریٹر قدس میں ۲۲ فیصد کرنا ہے، اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلی حکومت شہر قدس کو یہودی بنانا چاہتی ہے، اس صورت حال کے سیاسی اثرات بھی مرتب ہوں گے جو اثرات دور سے حالات کا جائزہ لینے والوں سے بھی مخفی نہیں رہ سکتے۔ اس ادارہ سے شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اس دیوار کی وجہ سے فلسطین کے حدود نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے کہ اس صورت میں ایک ایسے فلسطین کے قیام کی امیدیں کم ہو جاتی ہیں جو ترقی کر سکے، اس کی تائید اس روڈ میپ سے بھی ہو جاتی ہے جس کی موافقت شارون حکومت نے کر دی ہے اور جس کو یہ حکومت سیاسی تصفیہ کے لئے اختیار کرنا چاہتی ہے، اس صورت حال کا عملی مطلب یہ ہے کہ مغربی کنارہ کے لوگوں کی خودمختاری کو فوجی طاقت اور یکطرفہ کارروائی کے ذریعہ نافذ کیا جائے(۸۱)۔

جمعية الإغاثة الزراعية کی ایک رپورٹ کے مطابق "قدس میں اس نسلی تفریق کے منصوبہ کے نفاذ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قدس کے کم سے کم ۵۰ ہزار شہری اور ہزاروں بدو دیوار علاحدگی کے باہر قدس کے جنوب میں الگ تھلگ ہو کر رہ جائیں گے، اور قریۃ النعمان سے لے کر الزعیم فوجی چوکی کے درمیان موجود ہزاروں درخت بھی کاٹ دیئے جائیں گے"۔

اس رپورٹ کے مطابق قدس کی بہت سی ایسی بستیوں کو اس دیوار سے علاحدہ رکھا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور وہ قدس میونسپلٹی کے تحت آتی ہیں، جبکہ بہت سی ایسی دور دراز کی بستیوں کو اس میں شامل کر لیا گیا ہے جن کی آبادی بھی زیادہ نہیں ہے اور جن کا کل رقبہ دس بیس ایکڑ ہے، یہاں کی زمینوں کے مالک وہ لوگ ہیں جن کے پاس قدس کی شہریت ہے، لیکن ان زمینوں کے ساتھ اُن زمینوں کا سا معاملہ کیا جارہا ہے جن کے مالکوں کا علم نہ ہو، رپورٹ کے مطابق قدس میں موجود ہزاروں زیتون کے درختوں کو کاٹ دینے کے سبب اس شہر میں تیل کی پیداوار پر بہت زیادہ اثر پڑا ہے، بلکہ اس شہر کی مجموعی اقتصادی حالت بھی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے، جس کے اسباب یہ ہیں کہ اس شہر اور اس کے گرد ونواح کے علاقوں کا مکمل محاصرہ کر رکھا گیا ہے، دیوار کی تعمیر کے سبب لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے، اور دیگر بہت سارے معاشی وڈیموگریفک مشکلات سامنے آنے لگے ہیں مثلاً لوگوں کو قدس کے ہسپتالوں اور دینی جگہوں تک پہنچنے کی سہولیات نہیں ہیں، طلباء بآسانی اپنے اسکولوں اور یونیورسٹیز تک نہیں پہنچ پارہے ہیں وغیرہ۔

اس دیوار کی تعمیر کے ابتدائی اثرات یہ ہیں کہ شہر قدس کے مختلف علاقوں (وادالحمص، دیرالعمود، المنطار، السلالم) کے گاؤں کو الگ تھلگ کر دیا گیا ہے، ان علاقوں کا رقبہ ۱۱۶۶۱ ایکڑ ہے، یہاں پر ایک ہزار لوگ آباد ہیں، ان میں سے ۱۵۰ طالب علم ہیں اور ان سب کے پاس قدس کی شہریت ہے، اس دیوار نے ان علاقوں کی ۱۱۴۴ ایکڑ زمین (صور باہر میں) ہڑپ لی ہے، جن میں سے ۱۱۳۴ ایکڑ زمین پر ۴۰۰۰ زیتون کے درخت لگے ہوئے ہیں، ان میں سے ۵۰ درختوں کو الشیخ سعد اور وادالحمص کے پاس کاٹ دیا گیا ہے، ان علاقوں میں متعدد گھروں کو بھی منہدم کر دیا گیا ہے، کیونکہ ان کے مکینوں کے پاس قدس میونسپلٹی کی جانب سے جاری کیا جانے والا پرمٹ برائے تعمیر نہیں تھا۔

اس رپورٹ کے مطابق اس دیوار نے الشیخ سعد گاؤں کے ایک حصہ کو بھی الگ کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے حالانکہ وہ قدس میونسپلٹی کے تحت آتا ہے، فی الحال مٹی کے تودوں کے ذریعہ سے الگ کردیا گیا ہے، اس دیوار کی تعمیر کے لئے جبل المکبر کے پاس ۲۵۰ زیتون کے درخت کاٹ دیئے گئے ہیں، اس علاقہ میں تقریباً ۱۵ رہائشی اکائیاں ہیں جو اس دیوار سے متاثر ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ سیکڑوں مزید درختوں کو بھی کاٹ دیا جائے گا، یہ دیوار وادی ابوعلی کو بھی الگ کردیتی ہے جو کہ زیتون کے درختوں سے بھرا ہوا ہے، اسی طرح یہ دیوار ان علاقوں کے تقریباً ۱۵۰۰ لوگوں کو علاحدہ کرتی ہے، حالانکہ ان تمام لوگوں کے پاس قدس کی شہریت ہے (۸۲)۔

یوروپی یونین کی ایک خفیہ رپورٹ برطانوی روزنامہ گارجین کے ہاتھ لگی جسے اس نے مارچ ۲۰۰۹ء کو شائع کیا، اس کے مطابق اسرائیلی حکومت نے مغربی کنارہ میں دیوار علاحدگی تعمیر کرنے کے لئے نوآبادیات کی توسیع، گھروں کے انہدام اور نسلی امتیاز کے جو طریقے اختیار کر رکھے ہیں یہ سب درحقیقت مشرقی قدس کو ناجائز طریقے سے مغربی قدس میں ضم کرنے کے مختلف ذرائع ہیں، اسرائیل کی جو بھی سرگرمیاں ہیں (خواہ وہ نئے نوآبادیات قائم کرنے سے متعلق ہوں یا دیوار علاحدگی کی تعمیر، نسلی امتیاز، گھروں کے انہدام، گھروں کی تعمیر کے لئے پرمٹ نہ جاری کرنے اور فلسطینی اداروں کو مقفل کرنے سے متعلق ہوں) ان تمام کا مقصد یہی ہے کہ مشرقی قدس میں یہودی و اسرائیلی وجود کو بڑھایا جائے، شہر کے فلسطینی معاشرہ کو کمزور کیا جائے، فلسطینی شہری ترقی میں رکاوٹ پیدا کی جائے اور مشرقی قدس کو مغربی کنارہ کے باقی ماندہ حصوں سے جدا کردیا جائے۔

یوروپی یونین کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیل کی جانب سے گھروں کو منہدم کرنے کی کاروائیاں بین الاقوامی قانون کی روشنی میں قانونی حیثیت نہیں رکھتیں، ان کا کوئی واضح مقصد بھی سامنے نہیں آتا، یہ انہدامی کاروائیاں انسانیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں، اور شدت پسندی کو بڑھاوا دیتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر (۳-۲)

نقشہ رام اللہ

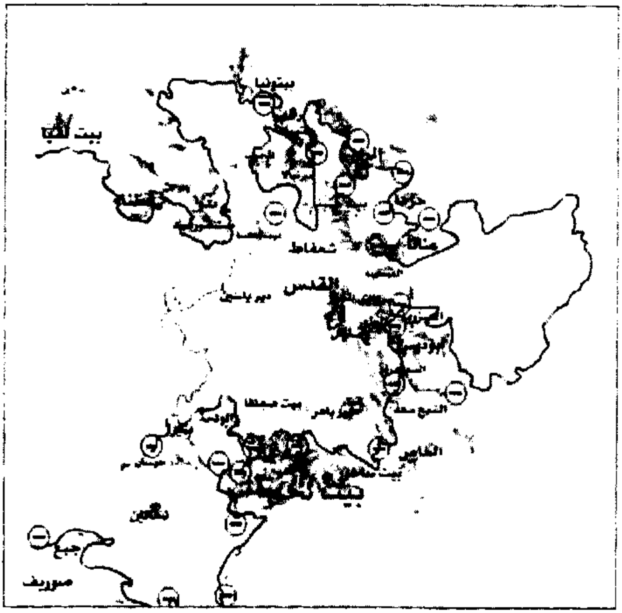

-دیوار علاحدگی کے اندر موجود قدس کے اسکولوں پر اس دیوار کے اثرات:

تربیة ضواحي القدس کے نائب مدیر ایوب الرفاعی کہتے ہیں کہ اس دیوار کے سبب شہر قدس اور اس کے اردگرد کے علاقوں کے تعلیمی اداروں کو بڑی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، طلباء و اساتذہ دیوار کے دوسری جانب موجود اپنے اسکولوں تک پہنچ نہیں پا رہے ہیں، اسی طرح دیوار کے باہری حصوں پر جو چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں وہاں پر طلباء و اساتذہ کو کافی تاخیر ہو جا رہی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قدس ایک تقسیم کی صورت حال سے گذر رہا ہے، اس صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال سے مغربی کنارہ کی مکمل ٹریجڈی سامنے آجاتی ہے، قدس کے سرکاری اسکولوں کی صورت حال جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ان حقائق کا جائزہ لیا جائے جو بالکل واضح اور عیاں ہیں۔

جب سے اسرائیل شہر قدس پر قابض ہوا ہے ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اس شہر کو یہودی بنانے کی اپنی کوششوں سے باز نہیں آیا ہے، اس سلسلہ میں اسرائیلی حکومت نے تعلیمی ڈھانچہ پر بہت سارے دباؤ ڈالے، اس نے قدس کے اسکولوں کو اپنے قبضہ میں کر کے انہیں اسرائیلی وزارت تعلیم کے ماتحت کر دیا، لیکن ان پر صحیح طرح سے نگرانی کرنے سے غفلت برتی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان اسکولوں کی وہ صورتحال نہیں رہی جس کے لئے وہ ہر جگہ جانے جاتے تھے، اس سلسلہ میں خصوصی طور پر دو اسکولوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں، الراشدیہ اسکول اور عبداللہ بن الحسین اسکول۔

اس پالیسی کی مزاحمت کرتے ہوئے مرحوم حسنی اشہب نے قدس میں موجود دائرۃ الاوقاف العامۃ کے اسکولوں میں ایک سرکاری تعلیمی پروگرام نافذ کیا، اس پروگرام کی وجہ سے ابھی تک قدس کے اسکولوں میں اردنی اور فلسطینی منہج تعلیم نافذ ہے، دیوار کے اندر موجود ایسے اسکولوں کی تعداد ۲۷ ہے، لیکن دیوار کے اندرونی جانب ہونے کی وجہ سے ان اسکولوں کو طلباء اور اساتذہ مہیا نہیں ہو پا رہے ہیں، گوشوارہ نمبر (۲-۱۱) سے یہ صورتحال واضح ہو جاتی ہے۔

گوشوارہ نمبر (۲-۱۱)

دیوار علاحدگی کا شہریوں کی نقل وحرکت پر اثر

	طلباء	اساتذہ	ملازمین
کل تعداد	۹۱۲۵	۵۹۶	۶۸
روزانہ دیوار عبور کرنے والوں کی تعداد	۹۵۷	۱۲۴	۳۳
روزانہ دیوار عبور کرنے والوں کا تناسب (٪)	۲۰	۲۰٫۸	۴۸٫۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سابقہ گوشوارہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دیوار ۲۰ فیصد طلباء اور اساتذہ کو متاثر کررہی ہے، اگرچہ وزارت تعلیم نے ان طلباء کے لئے متبادل اسکولوں کا انتظام کردیا ہے، لیکن کیا اساتذہ کا متبادل پیش کرنا بھی ممکن ہے؟

یہ اساتذہ بڑے باصلاحیت اور اپنے مضامین کے ماہر سمجھے جاتے ہیں، ان کے متبادل اساتذہ کی فراہمی نہایت مشکل ہے، گذشتہ سال وزارت تعلیم نے ان اساتذہ کو پرمٹ جاری کرنے کا اعلان کیا تھا، کچھ ہفتوں بعد صرف چند اساتذہ کو ہی پرمٹ مل سکا، بقیہ کو پرمٹ دینے سے انکار کردیا گیا، جن اساتذہ کو پرمٹ فراہم کیا جاچکا ہے ان کے ساتھ بھی یہ پریشانی ہے کہ انہیں تین میں سے کسی ایک جگہ سے دیوار کو عبور کرنا پڑتا ہے، وہ تین جگہیں ہیں قلندیا، الزعیم اور قبہ راحیل، ان تینوں جگہوں تک پہنچنے کے لئے انہیں بڑا لمبا راستہ طے کرنا پڑتا ہے اور بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

گذشتہ گفتگو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عرب ہی فلسطین کے حقیقی مستحق ہیں، تمام نصوص، دستاویزات، تاریخ اور آثار اسی کی گواہی دیتے ہیں، ان حقائق کے سامنے یہودیوں کے تمام دلائل کمزور ہو جاتے ہیں، یہودیوں کے اس دعوی کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ فلسطین پر انہیں تاریخی حق حاصل ہے، لہذا اس جانب لوٹنا چاہتے ہیں، اس تاریخی حق کی بات صہیونی اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس قدس میں اپنی وحشی کارروائیوں کو صحیح ٹھہرانے کے لئے کوئی قانونی جواز اور دلیل حاصل نہیں ہے۔

قضیہ قدس اب دفاع کے اخیر مرحلہ میں ہے، عربوں کے پاس قدس کا ۱۴ فیصد حصہ ہی رہ گیا ہے، ۳۲ فیصد حصہ پر یہودی نوآبادیات قابض ہیں، جبکہ باقی ماندہ ۵۴ فیصد حصہ صہیونی استعماری نوآبادکاری کے زیر اثر ہے۔

قدس کو بچانے کی کوششیں ہر سطح پر تیز سے تیز تر کردینی چاہئیں، اس کے لئے صرف فلسطینیوں کو ہی کوشش نہیں کرنی چاہئے، بلکہ پوری عرب، اسلامی اور مسیحی دنیا کو کوششیں کرنی چاہئیں، غاصب اسرائیلی حکومت نے کسی کی آواز پر بھی کان نہیں دھرا اور نہ ہی ان بین الاقوامی فیصلوں کی رعایت کی جن کے مطابق قدس فی الحال ایک مقبوضہ علاقہ ہے جسے یہودی قبضہ سے چھڑانا نہایت ضروری ہے۔

ابھی تک صہیونی قدس کی زمینوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں، انہوں نے قدس کے مکینوں کو ان کے وطن سے نکال دیا اور انہیں اپنے وطن سے دور رہنے پر مجبور کیا، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت ایک طرح کی جغرافیائی نسل کشی ہے، لیکن صیہونی ابھی تک فلسطینیوں کوختم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں، فلسطینی قوم آج تک ان صیہونیوں کے آگے جھکی نہیں ہے(۱)، میں اپنی گفتگو کو کسی کے اس قول پر ختم کرتا ہوں: ''اللہ تعالی نے جمال وخوبصورتی کے دس حصے کئے تو قدس کو ان میں سے ۹ حصے ملے، اسی طرح اللہ تعالی نے غم کے دس حصے کئے تو ان میں سے قدس کو ۹ حصے ملے''(۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر (۱)

یہودیوں کے قومی وطن کا نقشہ جو صہیونی وفد نے پیرس میں ۱۹۹۱ء میں منعقد ہونے والے صلح کانفرنس (مؤتمر الصلح) میں پیش کیا تھا

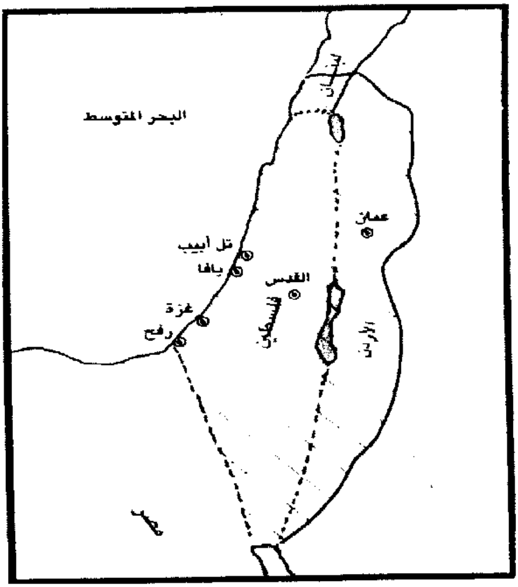

ماخذ: الوثائق الفلسطینیة (قاہرہ: منشورات حركة التحرير الفلسطيني الوطني (فتح)) [د.ت] ص ۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر (۲)

۱۹۶۹/۸/۲۱ء میں مسجد اقصی میں لگنے والی آگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر (۳)

فلسطین میں مسجد اقصیٰ کو ہدف بنا کر کی جانے والی کھدائیاں

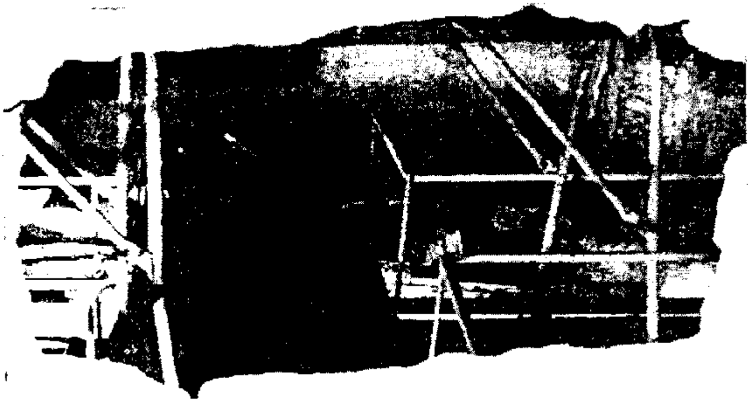

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

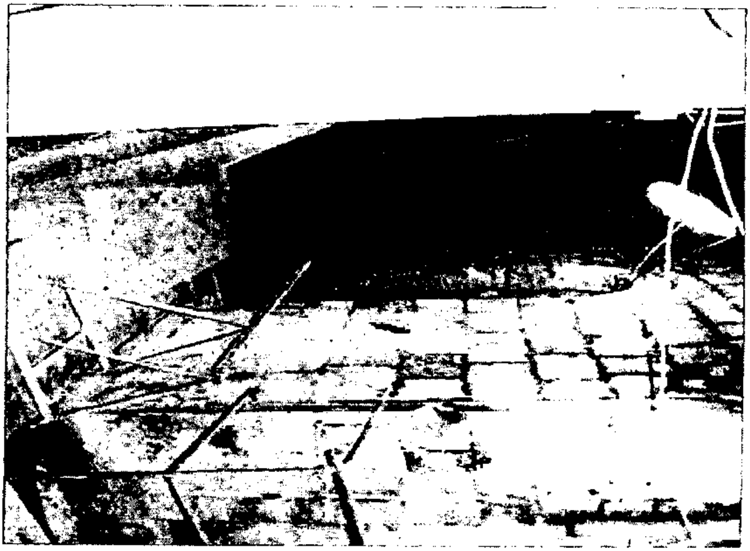

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

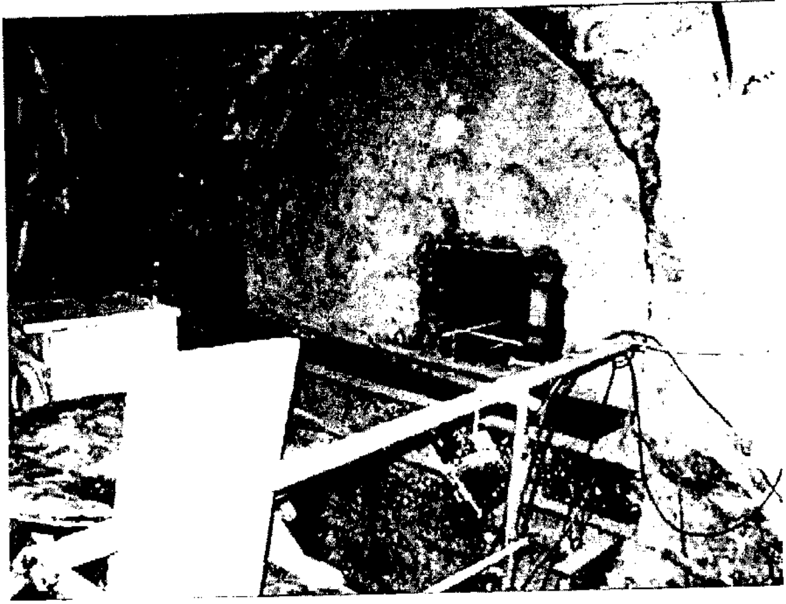

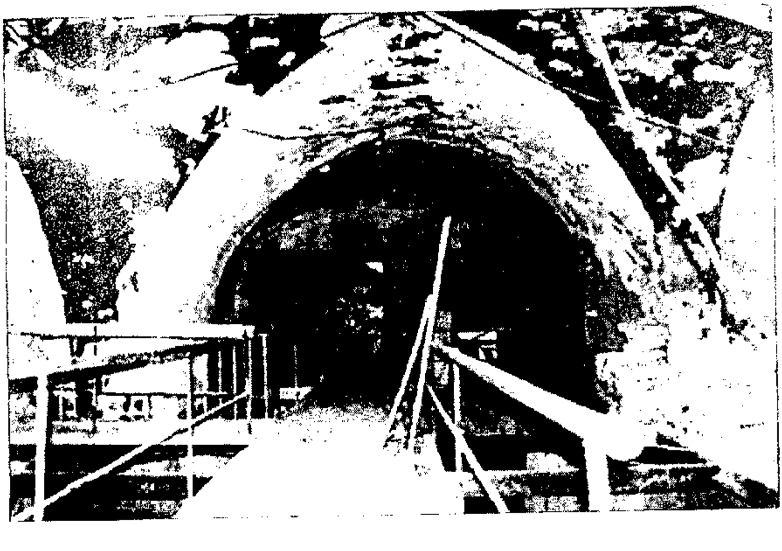

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر (۴)

ہرتزل کا خط سلطان عبدالحمید کے نام ۲۵/۸/۱۸۹۶ء (☆)

ہماری جماعت آپ کو دو کروڑ پاؤنڈ دینا چاہتی ہے، اس رقم کی شکل ٹیکس کی ہوگی جسے فلسطین میں آباد ہونے والے یہودی آپ کی خدمت میں پیش کریں گے، ہماری جماعت کی جانب سے پہلے سال آپ کی خدمت میں ایک لاکھ پاؤنڈ ادا کیا جائے گا۔ اس رقم میں ہر سال دس لاکھ پاؤنڈ کا اضافہ کیا جائے گا، ٹیکس میں یہ تدریجی اضافہ فلسطین میں یہودیوں کی تدریجی ہجرت پر منحصر ہوگا، جہاں تک تفصیلی لائحہ عمل کا تعلق ہے تو اسے قسطنطنیہ میں ہونے والی میٹنگ میں طے کرلیا جائے گا۔

اس ٹیکس کے عوض آپ یہودیوں کو فلسطین کی جانب ہجرت کی نہ صرف اجازت دیں گے بلکہ تمام ممکنہ ذرائع ووسائل کا استعمال کرتے ہوئے یہودیوں کو اس کی ترغیب بھی دیں گے، آپ کی جانب سے یہودیوں کو فلسطین کے دستور اور حکومت میں خودمختاری بھی عطا کی جائے گی جس کی بین الاقوامی قانون میں ضمانت دی گئی ہے۔

قسطنطنیہ میں ہونے والے مباحثہ میں یہ بات تفصیلی طور پر طے کی جائے گی کہ آپ فلسطین میں یہودیوں کی کس طرح حفاظت کریں گے اور کس طرح قانون اور نظام حکومت سیکورٹی فورسیز کے ذریعہ ان کی حفاظت کرے گا۔

اس کی ایک شکل یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ یہودیوں کو اپنے آباء واجداد کی سرزمین کی جانب لوٹنے کی دعوت دیں، آپ کی جانب سے جاری ہونے والے اس دعوت کو قانونی حیثیت بھی حاصل ہوگی۔

(☆) یومیات ہرتزل، تیار کردہ: انیس صائغ، ترجمہ: ہلدا شعبان صایغ، فلسطینی کتب سیریز، ۱۰/ط۲ (بیروت: منظمة التحرير الفلسطينية، مرکز الابحاث، ۱۹۷۳ء)۔

ماخذ: ملف وثائق فلسطین: مجموعة وثائق وأوراق خاصة بالقضية الفلسطينية، ۲ج (قاہرہ: وزارة الارشاد القومي، الهيئة العامة للاستعمرات، ۱۹۶۹)، ج۱: ملف وثائق فلسطين من ۶۳۷ الى عام ۱۹۴۹، ص: ۸۹۔

☆ ☆ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حواشی

مقدمہ:

(۱) میں نے اس مقدمہ کو قصداً اُس کتاب کے مقدمہ کے مشابہ رکھا ہے جو میں نے ''سقوط سے قبل اندلس کے حالات'' پر لکھی ہے، اس سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان دونوں ملکوں کے حالات کے درمیان بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔

(۲) مسجد اقصی: مسجد اقصی کا اطلاق اس مسجد پر ہوتا ہے جو حرم شریف کے سامنے کی جانب ہے، یہ مسجد جنوب میں واقع مسجد صخرہ سے تقریباً پانچ سو میٹر کی دوری پر ہے، اندر سے اس کی لمبائی ۸۰ میٹر اور چوڑائی ۵۵ میٹر ہے، مسجد کے آغاز میں ایک گنبد ہے، مسجد کے گیارہ دروازے ہیں، سات دروازے شمال کی جانب، ایک مشرق کی جانب، دو مغرب کی جانب اور ایک جنوب کی جانب واقع ہیں، اسے اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان نے ۶۹۲ء میں تعمیر کیا تھا، اس کی تکمیل خلیفہ ولید بن عبدالملک نے ۷۰۵ء میں کی تھی، اس مسجد کو خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کرتے ہوئے ''مسجد عمر'' کہنا درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت عمرؓ نے جس مسجد کی تعمیر کا حکم صادر کیا تھا وہ اس مبارک بقعہ میں ہے جو حرم شریف کے طور پر مشہور ہے، وہ مشرقی فصیل کے بالمقابل ہے یعنی مسجد اقصی کی موجودہ عمارت کے مشرقی جانب، وہ مسجد کافی وسیع تھی، اس کی چھت لکڑیوں سے بنی ہوئی تھی، اس میں بیک وقت تقریباً تین ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے تھے۔ امام قرطبی اللہ کے قول ''إلی المسجد الأ قصی'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس مسجد کو ''اقصی'' اس لئے کہا گیا کیونکہ اس مسجد اور مسجد حرام کے درمیان کافی دوری تھی، دیکھئے: عارف العارف، تاریخ قبة الصخرة المشرفة والمسجد الأقصی المبارک ولمحة عن تاریخ القدس (قدس: مکتبۃ الاندلس، ۱۹۹۵ء) ص: ۱۴۹، احمد عبدربہ البصبوص، القدس تنادیکم، (عمان: دار البشیر للنشر والتوزیع، ۱۹۹۵ء) ص: ۲۴۴، احمد المرعشلی، عبدالہادی ہاشم، انیس صائغ، الموسوعة الفلسطینیة، قسم ۲، جلد ۱۰ (دمشق: هیئة الموسوعة الفلسطینیة، ۱۹۸۴-۱۹۹۰ء) ج ۴ ص: ۲۰۴)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول:

(۱) شہر قدس خط طول پر ۳۵۱۳ ڈگری پر (گرینوچ کے مشرق میں) اور شمال میں خط عرض پر ۳۱٬۴۷ ڈگری پر واقع ہے، یہ سطح سمندر سے ۷۲۰-۸۳۰ میٹر کی بلندی پر ہے، خط مستقیم پر بحر متوسط سے ۵۲ کلومیٹر اور بحر میت کے مغربی جانب سے ۲۲ کلومیٹر اور بحر احمر کے شمالی جانب سے ۲۵۰ کلومیٹر دور ہے، شہر قدس فلسطین کے بالکل وسط میں واقع ہے، اس کے شمال کی جانب رام اللہ اور نابلس ہیں، جنوب کی جانب مدینۃ الخلیل ہے، مشرق کی جانب اریحا ہے اور مغرب کی جانب اللّد، رملہ، یافا اور غزہ ہیں، قدس کے مختلف نام رہے ہیں: اور سالم، دسلیم، یروشالایم، شلم، شیلم، سلم، یبوس، یابنی، یاباتی، صہیون، موریا، مدینۃ اللہ، مدینۃ داؤد، ایلیا کا بیتولینا، مدینۃ الملک العظیم، آرئیل، بیت المقدس، المدینۃ المقدسہ، مدینۃ السلام، القدس- دیکھئے شہاب الدین ابوعبداللہ بن عبداللہ یاقوت الحموی، معجم البلدان، ۵ ج (بیروت: دارصادر ۱۹۵۵-۱۹۵۷) ص:۲۷۹، ابوالیمن عبدالرحمٰن بن محمد العلیمی، كتاب الأنس الجليل بتاريخ القدس والخليل، ۲ ج (قاہرہ: المطبعة الوهبية، ١٨٦٦)، نهاية الأرب فی فنون الأدب ۲۶۲/۱۳، عارف العارف، المفصل فی تاريخ القدس (قدس: مکتبۃ الاندلس، ۱۹۶۱) ص۱؛ احمد سوسۃ، العرب واليهود فی التاريخ، سلسلة الكتب الحديثة، ۴۱ بغداد، وزارة الإعلام، ۱۹۷۲) ص۹؛ سامی سعید الأحمد، تاريخ فلسطين القديم، سلسلة دراسات فلسطينية، ۱۵، (بغداد: مركز الدراسات الفلسطينية، ۱۹۷۹) ص ۱۶ اور ۲۴، ناجی علوش، القدس الكنعانية، دراسة فی الجغرافية السياسية، یہ پیپر بحوث الندوة العالمية حول القدس وتراثها الثقافی فی إطار الحوار الإسلامی المسيحی میں پیش کیا گیا تھا (رباط: المنظمة الإسلامية للتربية والعلوم والثقافة، ۱۹۹۵)، ص:۸۵، مصطفیٰ مراد الدباغ، بلادنا الفلسطين (الخلیل: مطبوعات رابطة الجامعيين ۱۹۷۵) ص:۹، ق ۲، ص ۱۳)۔

(۲) دیکھئے: عبد التواب مصطفیٰ، التأصيل التاريخی لعروبة مدينة القدس، رؤية، عدد ۲۷ (جنوری ۲۰۰۴ء)۔

(۳) صہیونیت (Zianism): یہ ایک یہودی دینی وسیاسی تحریک ہے، جس کا مقصد فلسطین میں یہودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلطنت کا قیام ہے، دنیا کے مختلف خطوں میں سکونت پذیر یہودیوں کو یہ تحریک فلسطین کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دیتی ہے تا کہ وہاں یہودی نوآبادیات قائم کی جاسکیں، صہیونیت کو پہلی کامیابی اس وقت حاصل ہوئی جب اس نے دوسری جنگ عظیم کے بعد فلسطین میں یہودی سلطنت کے قیام کا اعلان کیا اور بہت سارے ممالک نے اسے قبول بھی کرلیا، نیز اقوام متحدہ میں اسے بحیثیت ایک رکن تسلیم کرلیا گیا، اس تحریک کو برطانیہ اور امریکہ کی مسلسل حمایت حاصل رہی ہے، ان دونوں ممالک نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی مکمل کوششیں صرف کردی ہیں۔ دیکھئے فتحی الأبیاری الصهيونية، کتابک ۱۳ (مطبعہ ریاض: دار المعارف السعودية، ۱۹۷۷)۔

(۴) تل العمارنہ مصر میں نیل کے کنارہ واقع ہے، اس خطہ میں آثار قدیمہ کی دریافت ہوئی جسے "رسائل تل العمارنة" کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ رسائل درحقیقت بہت ساری تختیوں کا مجموعہ ہیں جو بابلی زبان میں بہت سارے مسماری تحریرات (Cuneiform Transcriptions) ہیں، یہ درحقیقت ان محفوظ کئے جانے والے خطوط کا ایک حصہ ہیں جو فرعون شہنشاہوں اور دوسرے ممالک کے شہنشاہوں کے درمیان لکھے جاتے تھے، تل العمارنہ کا زمانہ چودہ صدی قبل مسیح سے پہلے کا ہے، دیکھئے: الاحمد، تاريخ فلسطين القديم، اور قصة الحضارة في سومر وبابل از طرش اتج، ترجمہ بغداد بکری (بغداد، مطبعہ الارشاد ۱۹۷۱) ص:۶۸۔ دیکھئے: Tell El Amarna Tablets, 2 Vols.by Samuel A.B Mercer and Ksank Hallock (Torento Macmillon, 1939), vol.1, p.26.

(۵) مسیحی لفظ "کتاب مقدس" کا استعمال "عہد قدیم" اور "عہد جدید" کے لئے کرتے ہیں، "عہد قدیم" اصطلاح کا استعمال مسیحیوں کے یہاں یہودیوں کی "کتاب مقدس" کے لئے ہوتا ہے، جبکہ "عہد جدید" اصطلاح کا استعمال ان اسفار کے لئے ہوتا ہے جن کا ذکر چاروں انجیلوں میں ہے، مزید براں اس اصطلاح کا استعمال رسولوں کے اعمال اور رسائل کے لئے بھی ہوتا ہے (ستائیس اسفار) دیکھئے جون بالکین (ودیگر) مدخل إلى الكتاب المقدس، ترجمہ نجیب الیاس (قاہرہ: دار الثقافہ، ۱۹۹۳) ص:۱۱-۱۲۔

(۶) ظفر الاسلام خان: تاريخ فلسطين القديم (بیروت: دار النفائس، ۱۹۷۳) ص:۱۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Archaeology in the holy land, kathleem M.kenyan, Praeger Paperback: p-43 (New York: Praeger (1965-1966). pp.117 and 317.

(۷) لیون کانیو: اليهود واليهودية في نظر شعوب العالم (رؤية إعلامية) ترجمہ وپیشکش: محمد علی حوات (قاہرہ: دار الآفاق العربية: ۲۰۰۱) ص: ۱۰۔

(۸) Jerusalam: key to peace in the Middle East, Kelly Ingram, ed., (North Carolina: Triangle Friends of the Middle East, 1977), P.26.

تھیوڈر ہرتزل کی پیدائش ۱۸۶۰ء میں ہنگاریہ کے شہر بودابست میں ہوئی، وہ ۱۸۷۸ء میں آسٹریا کی راجدھانی ویانا منتقل ہوگیا، اس نے جدید تعلیم حاصل کی، ۱۸۸۴ء میں رومن لاء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، ایک سال بطور وکیل کام کیا، پھر اس نے اپنی زندگی کو صہیونیت کی خدمت کے لئے وقف کردیا، پھر اسے عالمی صہیونی تحریک کا صدر منتخب کرلیا گیا، لفظ ''تھیوڈ'' کے معنی ''خدائی عطیہ'' کے ہیں، دیکھئے: تيودور هرتزل: مؤسس الحركة الصهيونية از دیزمونڈ اسٹیورٹ، ترجمہ فوزی وفاء اور ابراہیم منصور (بیروت: الموسسة العربية للدراسات والنشر، ۱۹۸۹) ص: ۸۔

(۹) مسجد اقصی: مسجد اقصی کا اطلاق اس مسجد پر ہوتا ہے جو حرم کے سامنے کی جانب ہے، یہ مسجد جنوب میں واقع مسجد صخرہ سے تقریباً پانچ سو میٹر کی دوری پر ہے، اندر سے اس کی لمبائی ۸۰ میٹر اور چوڑائی ۵۵ میٹر ہے، مسجد کے آغاز میں ایک گنبد ہے، مسجد کے گیارہ دروازے ہیں، سات دروازے شمال کی جانب، ایک مشرق کی جانب، دو مغرب کی جانب اور ایک جنوب کی جانب واقع ہیں، اسے اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان نے ۶۹۲ء میں تعمیر کیا تھا، اس کی تکمیل خلیفہ ولید بن عبد الملک نے ۷۰۵ء میں کی تھی، اس مسجد کو خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کرتے ہوئے ''مسجد عمر'' کہنا درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت عمرؓ نے جس مسجد کی تعمیر کا حکم صادر کیا تھا وہ اس مبارک بقعہ میں ہے جسے ''حرم شریف'' کہا جاتا ہے، وہ مشرقی فصیل کے بالمقابل ہے یعنی مسجد اقصی کی موجودہ عمارت کے مشرق جانب، وہ مسجد کافی وسیع تھی، اس کی چھت لکڑیوں سے بنی تھی، اس میں بیک وقت تقریباً تین ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازی نماز ادا کر سکتے تھے، امام قرطبیؒ اللہ کے قول ''إلی المسجد الأ قصیٰ'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس مسجد کو ''اقصیٰ'' اس لئے کہا گیا کیونکہ اس مسجد اور مسجد حرام کے درمیان کافی دوری تھی۔ دیکھئے عارف العارف، تاریخ قبة الصخرة المشرفة والمسجد الأقصی المبارک ولمحة عن تاریخ القدس (قدس: مکتبۃ الاندلس، ۱۹۹۵ء) ص:۱۴۹، احمد عبد ربہ البصبوص، القدس تنادیکم، (عمان: دار البشیر للنشر والتوزیع، ۱۹۹۵ء) ص:۲۴۴، احمد المرعشلی، عبد الهادی ہاشم، انیس صائغ، الموسوعۃ الفلسطینیۃ، قسم ۲، جلد ۱۰ (دمشق: هیئة الموسوعة الفلسطینیة، ۱۹۸۴-۱۹۹۰ء) ج ۴، ص:۲۰۴۔

(۱۰) Hellenistic and Roman Period, in The Illustrated History of Jews, M. Sterm, editors of the Israeli Publishing Institute, Jerusalem, International Hebrew Heritage Library, v 1-2 (Miami, FL: International Book Corp, 1969), p.98.

(۱۱) دیکھئے: مصطفیٰ کمال عبد العلیم، سید فرج راشد: الیهود فی العالم القدیم، (دمشق: دار القلم ۱۹۹۵) ص:۷۱۔

(۱۲) ابو جعفر محمد بن جریر الطبری: تاریخ الرسل والملوک، تحقیق: میخائیل جان دوغویہ، ۱۵ ج (بیروت: مکتبہ خیاط ۱۹۶۵)، ۱/ ۵۸۱۔

(۱۳) یوسیفوس یا یوسیبوس یا اصل عبری نام یوسف بن ماتیتیا ہو (۳۸-۱۰۰ء تقریباً) ایک رومن یہودی تھا جو ایک ادیب، مورخ اور فوجی تھا، اس نے پہلی صدی عیسوی میں زندگی گزاری، یہودی تاریخ اور رومن سلطنت کے خلاف یہودی سرکشی و بغاوت سے متعلق اس کی کتابوں کو کافی شہرت حاصل ہوئی، ان کتابوں میں پہلی صدی عیسوی میں فلسطین کے حالات اور واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس صدی میں مملکت یہوذا زوال پذیر ہو رہی تھی اور مسیحیت کا غلبہ ہو رہا تھا، نیز رومان میں یہودی سرکشی کے ناکام ہونے اور ہیرودوس کے تعمیر کردہ ہیکل کے منہدم ہونے کے بعد بہت ساری بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔

(۱۴) محمود سعید عمران: القدس والمسجد الاقصی فی کتابات الرحالة الأجانب، یہ ایک پیپر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ''بلاد شام کی تاریخ پر آٹھویں عالمی کانفرنس'' میں پیش کیا گیا تھا، یہ کانفرنس دمشق یونیورسٹی میں جارڈن یونیورسٹی کے تعاون سے ۲۲-۲۶ فروری ۲۰۰۹ء میں منعقد ہوئی تھی۔

(۱۵) بیان نویہض الحوت، فلسطین: القضية، الشعب، الحضارة (بیروت: دار الاستقلال للدراسات والنشر، ۱۹۹۱)ص: ۳-۴۔

(۱۶) ارنالڈ ٹوئنبی، فلسطين: جريمة ... ودفاع، عربی ترجمہ: عمر الدیراوی، ط ۳ (بیروت: دار العلم للملايين، ۱۹۸۱)۔

(۱۷) یہ ایک امریکی یہودی مصنف ہے، اس کی سب سے مشہور کتاب کا نام اسرائیل: ذلک الدولار الزائف وثمن إسرائیل ہے۔

(۱۸) دیکھئے: الفرد لیلنتال، إسرائیل: ذلک الدولار الزائف، عربی ترجمہ: عمر الدیراوی، ابو حجلہ (بیروت: دار العلم للملايين، ۱۹۶۵)ص: ۴۴۳۔

(۱۹) میکس نورڈو (۱۸۴۹ - ۱۹۲۳) ایک جرمنی یہودی سیاست داں اور مفکر تھا، ہرتزل کا اس سے تعارف ۱۸۹۲ء میں ہوا، ہرتزل نے اس کے سامنے صہیونی حکومت کا نظریہ پیش کیا، جس سے اس نے اتفاق کیا اور ہرتزل کا دایاں ہاتھ بن گیا۔

(۲۰) Arie Bober, The other Israel: The Radical Case against Zianism (Garden city, Ny:Anchor Books, 1972), p.38.

(۲۱) داؤد یا داود یا داؤود کے معنی ''محبوب'' کے ہیں، آپ متحدہ مملکت اسرائیل (۱۰۱۱ ق م-۹۷۱ ق م) کے دوسرے فرمانروا ہیں، آپ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، آپ اسرائیل کے سب سے زیادہ حق پرست اور صاف ستھرے شبیہ والے حکمراں کے طور پر مشہور ہیں، زبور آپ پر ہی نازل کی گئی تھی، دیکھئے: یحیٰی عمر الدنف الانصاری، مناسک القدس الشریف، تحقیق: انور محمود زناتی، مولدی فاروق زناتی (قاہرہ: دار الآفاق العربية، ۲۰۰۹)ص: ۳۲۔

(۲۲) حضرت سلیمانؑ کا شمار ان رسولوں میں ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالی نے حضرت داؤد کے بعد بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا، ان دونوں رسولوں کا دیگر رسولوں سے امتیاز یہ تھا کہ اللہ تعالی نے انہیں حکومت اور نبوت دونوں ہی سے نوازا تھا، اللہ تعالی نے حضرت سلیمانؑ کا ذکر بحیثیت نبی ورسول کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے،سورہ نساء میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:"إنا أوحينا إليک كما أوحينا إلى نوح والنبيين من بعده وأوحينا ......"(سورہ نساء:۱۶۳)،حضرت داؤدؑ نے اپنے بیٹے حضرت سلیمانؑ کو حکومت کرنے کی وصیت کی تھی،چنانچہ حضرت داؤدؑ کے انتقال کے بعد حضرت سلیمانؑ نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی،اس وقت وہ صرف ۱۲ سال کے تھے،اللہ تعالی نے بچپن میں ہی حضرت سلیمانؑ کو حکمت ودانشمندی سے نوازا تھا،اور حکومت کرنے کی سوجھ بوجھ عطا فرمائی تھی،اللہ تعالی نے آپ کو بہت ہی عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی تھی،ویسی سلطنت نہ آپ سے پہلے کسی کو ملی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو ملے گی،درحقیقت اللہ تعالی نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی تھی کہ"رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لأحد بعدي"(سورہ ص:۳۵)،دیکھئے:یحیٰ عمر الدنف الانصاری،نفس مرجع،ص:۲۵۔

(۲۳) دیکھئے:المرعشلی،ہاشم،صالح،الموسوعة الفلسطينية،قسم ۲،ج ۵،ص ۶۔

(۲۴) دیکھئے: جورجی کنعان، وثيقة الصهيونية في "العهد القديم"، ط ۳ (بیروت: دار اقرأ، ۱۹۸۵)ص ۱۲۲؛عبداللہ الحلاق،القدس النشأة والمكانة،العہد(۵ جنوری ۲۰۰۰)۔

(۲۵) مزید کے لئے دیکھئے:محمود محارب، الصهيونية والهاجس الديمغرافي،ادارہ برائے فلسطینی امور،عدد ۱۹۴،(مئی ۱۹۸۹)،ص:۹۔

(۲۶) عبداللہ متولی،الرأی،۲۴/۱۰/۲۰۰۸ء۔

(۲۷) دیکھئے: الصهيونية حركة عنصرية: أبحاث مؤتمر طرابلس حول الصهيونية والعنصرية، ۲۴-۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء، ترجمہ عدنان کیالی، (بیروت: المؤسسة العربية للدراسات والنشر،۱۹۷۶ء)ص:۳۶۔

(۲۸) Meron Beruventisti, Jerusalem: The Iron City, [translated by Peretz Kidron] (Jerusalem: Isratypeset, 1976), pp.108-109.

(۲۹) یہ علاقہ مغربی دیوار کے بالمقابل ہے،یہ علاقہ نور الدین علی بن صلاح الدین کے دور سے آباد ہے جو ۵۸۹-۵۹۲ھ/۱۱۹۳-۱۱۹۶ء کے درمیان دمشق کے والی وحکمران تھے۔

(۳۰) عبدالرحمن ابوعرفہ،الاستيطان التطبيق العملي للصهيونية (بیروت:المؤسسة العربية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للدراسات والنشر؛دارالجلیل۱۹۸۹)،ص:۲۲۲۔

(۳۱) دیکھئے: ممدوح الروسان،القدس تحت الاحتلال الإسرائیلی ۱۹۶۷ — ۲۰۰۰ (عمان: دار الشروق للنشر ۲۰۰۰)ص:۸۔

(۳۲) Benvenisti, Jerusalem: The Torn City, p.100.

(۳۳) یہ خبر کتاب سیفر ہجو کیم میں شائع ہوئی تھی،نمبر ۴۹۹،ص ۱۲۱۔

(۳۴) تفصیل کے لئے دیکھئے: مالکولم کیر،الوضع السیاسی المتغیر للقدس،اشاعت: ابراہیم ابوغد، مصنف تہوید فلسطین، ترجمہ: اسعد رزوق، سیریز فلسطینی کتب، ۳۷ (بیروت: مرکز الابحاث الفلسطینیة،۱۹۷۲ء)ص:۳۸۲۔

(۳۵) Benvenisti, Jerusalem: The Torn City, p.113.

(۳۶) مزید کے لئے دیکھئے: کیر،نفس مرجع،ص:۳۸۲۔

(۳۷) دیکھئے: التقریر الفنی والقانون الموثق بالخرائط والصور بشأن الحفریات التی تقوم بها سلطات الاحتلال الإسرائیلی حول المسجد الأقصی فی القدس الشریف،تیار کردہ لجنة خبراء الإیسسکو الآثاریین فی مقر دائرة الآثار الأردنیة،عمان، ۱۵-۱۶ اپریل ۲۰۰۷ء۔

(۳۸) القدس: الوحدة الإسرائیلیة للاستیلاء علی الأراضی، الشرق الاوسط، ۱۰/۴/۱۹۹۸ء۔

(۳۹) مزید کے لئے دیکھئے: ابوعرفہ،الاستیطان التطبیق العملی للصهیونیة،ص ۸۴؛ نواف الزرو، القدس بین مخططات التهوید الصهیونیة ومسیرة النضال والتصدی الفلسطینیة (عمان: دارالخواجہ،۱۹۹۱)،ص: ۳۳؛ کیر،الوضع السیاسی المتغیر للقدس،ص: ۳۸۴۔

(۴۰) دیکھئے: محمود العابدی،قدسنا (قاہرہ:معهد البحوث والدراسات العربیة، ۱۹۷۲)، بسام عبد المنعم ،المحاولات الصهیونیة لتهوید القدس الشریف، یہ پیپر المؤتمر الدولی الأول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا(قدس:نت للدراسات والإعلام،۲۰۰۷ء)،ص: ۲۳۳۔

(۴۱) عبدالمنعم ،نفس مرجع،ص ۲۴۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۲) دیکھئے: نفس مرجع، ص: ۲۳۹؛ سامی الحکیم، القدس (قاہرہ: مکتبة الانجلو المصرية، ۲۰۰۱)، ص: ۲۵۔

(۴۳) خلیل التفکجی، الدستور (عمان)، ۸/۸/۱۹۹۵ء۔

(۴۴) دیکھئے: نافذ ابوحسنہ، مشروع القدس الکبری (حلقہ ۱۳۷)، المرکز الفلسطینی للإعلام
http://www.palestine-info.com/arabic/books/beet_maqdes/maqdes137.htm

(۴۵) مزید کے لئے دیکھئے: ہنری کتن، القدس الشریف، ترجمہ: نور الدین کتانہ، مراجعہ: ہشام الصواف، محمد محمود العمر (عمان: مکتبة الأقصى ۱۹۸۹)، ص: ۱۳۹-۱۵۴۔

(۴۶) دیکھئے: یوسف کامل ابراہیم، القدس وجدار الفصل العنصری، یہ ایک پیپر ہے جو المؤتمر الدولی الأول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا، ص ۱۳۲۔

(۴۷) دیکھئے: کمال محمد الاسطل، مستقبل مدینة القدس فی ظل السیاسات والإجراء ات الإسرائیلیة، یہ ایک پیپر ہے جو المؤتمر الدولی الاول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا، ص ۱۹۴۔

(۴۸) دیکھئے: ہآرتس، ۱۱/۷/۱۹۹۰ء۔

(۴۹) دیکھئے: معاریف، ۱۵/۱۰/۱۹۹۰ء

(۵۰) مزید کے لئے دیکھئے: کیر، الوضع السیاسی المتغیر للقدس، ص: ۳۸۴۔

(۵۱) نفس مرجع، ص: ۳۸۴۔

(۵۲) مزید کے لئے دیکھئے: ذیاب عیوش، الصراع الدیمغرافی، ملتقی القدس الدولی (قدس انٹرنیشنل میٹ) اسطنبول، ۱۵-۱۷ نومبر ۲۰۰۹ء، ص: ۳۱۔

(۵۳) مهمة تقصی حقائق فی القدس الشرقية فی النصف الثانی من دیسمبر ۲۰۰۸ء، اللجنة العربية لحقوق الإنسان (اشاعت خاص بر موقع مراجعه دیربان کانفرنس) (اپریل ۲۰۰۹ء، (http://www.achr.nu/art637.htm)

(۵۴) یحیی الفرحان، قصة مدینة القدس، سیریز فلسطینی کتب، ۶ (قاہرہ: المنظمة العربية للتربية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والثقافة والعلوم ۱۹۸۸ء)،ص:۱۲۱)۔

(۵۵) عالی ہمشار، ۸/ ۲/ ۱۹۷۴ء

(۵۶) القدس:الوحدة الإسرائيلية للاستيلاء على الأراضي۔

(۵۷) دیکھئے: ابراہیم الفنی، جدران وأنفاق واستيطان... إسرائيل تعزل القدس، العربی، عدد ۵۶۳، اکتوبر ۲۰۰۵ء۔

(۵۸) اسرائیلی مرکزی ادارہ برائے اعداد و شمار کی سالانہ رپورٹ، مارچ ۲۰۰۰ء، مختلف اقتباسات جو عبرانی مجلات میں شائع ہوئے۔

(۵۹) تقرير المكتب المركزی للاحصاء الفلسطيني/ رام الله، القدس المقدسية، ۴/ ۱۲/ ۱۹۹۷ء۔

أرقام الخريطة الاستعمارية، النهار، ۳۰/ ۱/ ۱۹۹۶ (صفحہ قضایا النہار)۔

(۶۰) معطيات وزارة الداخليةالإسرائيلية ومكتب الإحصاء المركزی، ہآرٹس، ۲۳/ ۱/ ۲۰۰۲ء، منقول از: عطا القمیری، المصدر السياسی (القدس) (عبرانی مجلات واخبارات سے ترجمہ)۔

(۶۱) ولید الخالدی، کی لا ننسی: قرى فلسطين التي دمرتها إسرائيل سنة ۱۹۴۸ وأسماء شهدائها (بیروت: مؤسسة الدراسات الفلسطينية ۱۹۹۷)، ص:۵۵۸۔

(۶۲) دیکھئے: ابراہیم الفنی، الوقائع التي اعتمدتها إسرائيل في تنفيذ مشروع القدس الكبرى، یہ مقالہ المؤتمر الدولي الأول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا، ص:۶۴۔

(۶۳) كتاب القوانين، عدد:۹۸۰ (۵/ اگست ۱۹۸۰ء)، ص:۱۸۶۔

(۶۴) دیکھئے: الأسطل، مستقبل مدينة القدس في ظل السياسات والإجراءات الإسرائيلية، ص ۱۹۲۔

(۶۵) یلکوط ہفرسومیم (الوقائع الإسرائيلية)، عدد ۲۶۱۴) (۱۹۸۰)، ص:۱۳۵، خلیل التوفکجی، تهويد القدس: حقائق وأرقام، الدراسات الفلسطينية، عدد ۲۲ (۱۹۹۵)، ص:۱۲۱ اور ۱۲۴۔

(۶۶) دیکھئے: الفنی، الوقائع التي اعتمدتها إسرائيل في تنفيذ مشروع القدس الكبرى، ص:۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦٧) دیکھئے: محمد احمد صالح، السياسة الصهيونية لتغيير التركيبة الديمغرافية قبل أن تضيع، العربی، عدد ۵۰۵ (دسمبر ۲۰۰۰)۔

(٦٨) نفس مرجع۔

(٦٩) رزق شقیر، القدس: الوضع القانوني والتسوية الدائمة، القدس المقدسية، ۹/۱۰/۱۹۹۶ء۔

(٧٠) دیکھئے: صالح، نفس مرجع۔

(٧١) دیکھئے: جبل أبو غنيم والواقع الديمغرافي، النهار، ۱۱/۳/۱۹۹۷ء۔

(٧٢) آپ امیر المومنین ہیں، آپ کا مکمل نام ابو حفص عمر بن خطاب بن نفیل القرشی العدوی ہے، آپ کی پیدائش مکہ میں عام الفیل کے ۱۳ سال کے بعد ہوئی (۴۰ قبل ہجرت)، آپ کا شمار مکہ کے تاجروں میں ہوتا تھا، آپ ہجرت سے چار سال قبل چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے، اسلام لانے والی خواتین میں آپ کی بہن فاطمہ زوجہ سعید بن زید بھی شامل تھیں، آپ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں میں قوت آگئی، نبی کریم ﷺ نے آپ کو ''فاروق'' کے لقب سے نوازا، ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کی بیٹی حضرت حفصہؓ سے نکاح کیا، حضرت عمرؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر خلافت کے لئے بیعت کی، حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے دن حضرت عمرؓ کو خلافت عطا کرنے کی ہدایت دی تھی، انہوں نے شام، عراق، مصر اور بلاد فارس کو فتح کیا، آپ پہلے وہ شخص ہیں جنہیں ''امیر المومنین'' کے خطاب سے نوازا گیا، انہوں نے لوگوں کے عطا و بخشش کے لئے دواوین مرتب کروائے، آپ نے ہجرت کو اسلامی تاریخ کا آغاز قرار دیا، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا شمار عظیم اسلامی شخصیات میں ہوا کرتا تھا، آپ کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، ۲۸/ ذی الحجہ ۲۳ھ کو جب آپ نماز فجر پڑھا رہے تھے تو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤہ فارسی مجوسی نے آپ کے کمر میں نیزہ پیوست کر دیا، پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے لوگوں کو بہت مختصر نماز پڑھائی اور انہیں اٹھا کر گھر لے جایا گیا، آپ نے اگلے خلیفہ کے انتخاب کے لئے چھ لوگوں کی شوریٰ طے کی، وہ حضرات یہ تھے: عثمان بن عفانؓ، علی بن ابی طالبؓ، طلحہ بن عبیداللہؓ، زبیر بن عوامؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرحمٰن بن عوفؓ، اس واقعہ کے بعد آپ تین دن تک باحیات رہے، پھر آپ کا ۶۳ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا، آپ کی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ ہے، آپ سے ۵۳۷ حدیثیں مروی ہیں۔ دیکھئے: شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی، الاصابه فی تمييز الصحابة، جلد ۸ (قاہرہ: شرف وخانجی، ۱۳۲۳-۱۳۲۵ھ/۱۹۰۵-۱۹۰۷ء) جلد ۲، ص ۵۱۸۔ احمد عطية الله، القاموس الإسلامي: موسوعة للتعريف بمصطلحات الفكر الإسلامي ومعالم الحضارة الإسلامية، جلد ۲ (قاہرہ: مكتبة النهضة المصرية، ۱۹۶۳) جلد ۵، ص ۵۲۲۔

(۷۳) آپ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر القرشی ہیں، آپ کو ابوسعد یا ابوسعید بھی کہا جاتا تھا، آپ نے صلح حدیبیہ سے قبل اسلام قبول کیا تھا، آپ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے، حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو عراق پر حملہ کے لئے بھیجا تھا، آپ معرکہ دومة الجندل میں لڑکھڑا گئے تھے، تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے آپ کی مدد کی تھی، اس کے بعد آپ نے عراق میں اور شام میں رومیوں کے خلاف حضرت خالدؓ کی قیادت میں رہ کر کام کیا، شمالی شام کی فتح میں آپ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے ساتھ تھے، حلب اور اعزاز کو آپ نے ہی فتح کیا، معرکہ یرموک کے بعد فتح دمشق میں بھی آپ حضرت ابوعبیدہؓ کے ساتھ تھے، قائد ابوعبیدہ نے آپ کو گھوڑسواروں کا امیر بنایا، خالد بن ولیدؓ کو قلب میں رکھا، عمرو بن عاصؓ کو دائیں جانب (میمنہ) اور خود کو بائیں جانب (میسرہ) رکھا، شرحبیل بن حسنہؓ پیدل لوگوں کے امیر تھے، دیکھئے: ابن حجر عسقلانی، نفس مرجع، جلد ۳، ۴۸-۵۰؛ ابوالقاسم علی بن الحسن بن عساکر، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، جلد ۶ (دمشق: دار الفکر، ۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ء) ص: ۲۰-۶۰، ابوعبداللہ محمد بن منیع بن سعد، الطبقات الكبرى، جلد ۹) (بیروت: دار بیروت، ۱۹۵۷-۱۹۶۸)، جلد ۳، ص ۴۱۷۔

(۷۴) تفکجی، الاستيطان الجغرافي والديمغرافي وأخطاره في قضية القدس۔

(۷۵) دیکھئے: عدنان ابوعامر، المخططات الاستيطانية في القدس: السياسات والآثار، شہر قدس کی ویب سائٹ:

http://www.alquds-online.org/intex.php25=17&55=17&id=330

(۷۶) خلیل تفکجی، الاستيطان في مدينة القدس: الأهداف والنتائج، المركز الفلسطيني للإعلام،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

http://www.palestineinfo.info/arabic/alquds/tahweed/alestitan.htm)

(۷۷) دیکھئے:عبداللہ متولی،الرأی، ۲۴/۱۰/۲۰۰۸ء۔

(۷۸) اسرائیلی تصورات کے ساتھ یہ متبادل (Alternatives) مختلف عبرانی روزناموں میں شائع ہوئے،مثلاً ہآرتس ۲۳/۵/۱۹۱۶ء،اور یدیعوت احرونوت ۲۳/۵/۱۹۹۶ء۔

(۷۹) دیکھئے: فلسطینی وزارت برائے میڈیا http://www.minfo.gov.ps

(۸۰) دیکھئے:الفنی،الوقائع التی اعتمدتها إسرائيل فی تنفيذ مشروع القدس الكبری۔

(۸۱) حضرت داؤد کا دروازہ قدس کے قدیم دروازوں میں سے ایک ہے،یہ دروازہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۷ء تک بند تھا،کیونکہ مغربی قدس کی طرف کھلتا تھا،دیکھئے:الانصاری،مناسك القدس الشريف، ص:۴۵۔

(۸۲) الفنی،نفس مرجع،ص:۶۵۔

(۸۳) وبولیٹ داغر،تقرير تهويد القدس وإغلاق مؤسسة الأقصى، اللجنة العربية لحقوق الإنسان،(خصوصی اشاعت بر موقع مراجعة ديربان کانفرنس)(اپریل ۲۰۰۹ء)۔

(۸۴) التقرير الشهری حول الانتهاكات الإسرائيلية فی مدينة القدس آذار ۲۰۰۷، ائتلاف الأهلی للدفاع عن حقوق الفلسطينين فی القدس بالتعاون مع مركز القدس للديمقراطية وحقوق الإنسان ومركز أبحاث الأراضی، http://www.ccdprj.ps/arabic/monthly.report/2007/march.html

(۸۵) مزید کے لئے دیکھئے: بيسان عدوان، العنصرية الإسرائيلية، الفصل... والجدار، المنظمة العربية لمناهضة التمييز (مارچ ۲۰۰۵ء)۔

(۸۶) باب المغاربہ: یہ دروازہ مسجد اقصیٰ کے مغربی فصیل کے جنوب کی جانب واقع ہے،اس دروازہ کی تجدید وترمیم ۱۳۱۳/ ۱۳۱۳ء میں کی گئی،اس دروازہ کو یہ نام اس لئے دیا گیا کیونکہ اس کے جوار میں مسجد المغاربہ واقع ہے،بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ چونکہ یہ دروازہ المغاربہ بستی کی جانب کھلتا ہے،اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا،یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم میں اس کا نام باب النبی،باب حارۃ المغاربہ اور باب البراق بھی رہا ہے۔دیکھئے:الانصاری،مناسك القدس الشريف،ص۴۵۔

(۸۷) باب المغاربہ حرم کے مغربی دیوار کے جنوبی جانب واقع ہے،یہ دروازہ المغاربہ بستی کے لوگوں کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استعمال میں تھا، اس بستی کو اسرائیلیوں نے جون ۱۹۶۷ء میں تہس نہس کر دیا، یہ دروازہ حرم کو جنوبی قدس کے مختلف علاقوں (خصوصاً سلوان اور گوری) سے مربوط کرتا تھا، المغاربہ بستی، وقف ابومدین الغوث اور ان علاقوں میں اسرائیلی انہدامی کارروائیوں کے سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے دیکھیں: Abdul Latif Tibawi, The Islamic Pious Foundations in Jerusalem: Origins, History and Usurpation by Israel (London: Islamic Cultural Centre 1978).

(۸۸) دیکھئے: عاطف دغلس، تحذير فلسطيني من دولة كنتونات: تضاعف الاستيطان في الضفة، الجزیرۃ نت (۱۲/اگست ۲۰۰۹ء)۔
http://www.aljazeera.net/NR/exeres/c952884B-C6B2-46E4-826A-221CBC65DA9D.htm)

(۸۹) دیکھئے: یلکو طاہفر سومیم، الوقائع الإسرائيلية، عدد ۲۶۱۴ (۱۹۸۰)، ص: ۱۳۰۵۔

(۹۰) دیکھئے: دغلس، نفس ماخذ۔

(۹۱) عرب لیگ، بيانات حركة السدرم الآن الإسرائيلية حول آخر النشاطات الاستيطانية ۲۰۰۸ء
http://www.arableagueonline.org/las/arabic/details_ar.jspart_id=5593

(۹۲) مهمة تقصي حقائق في القدس الشرقية، في النصف الثاني من ديسمبر ۲۰۰۸ء۔

(۹۳) عمرو حسین، المستوطنات (المستعمرات) الإسرائيلية، نظرة تاريخية، سلسلة ضد التمييز، عدد ۶ (جون ۲۰۰۵ء)، ص: ۵۔

فصل دوم:

(۱) دیکھئے: یوسف کامل ابراہیم، القدس وجدار الفصل العنصری، یہ پیپر المؤتمر الدولی الأول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا (قدس: قدس نت للدراسات والإعلام: ۲۰۰۷) ص: ۱۳۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۲) مزید کے لئے دیکھئے: عبدالقادر نمر محمد، مدينة القدس، تاريخ وحضارة، ویب سائٹ شہر قدس (۲۳/اکتوبر ۲۰۰۸ء)

http://www.alquds-online.org/index.php?s=11&55=8&id=691

مزید دیکھئے: سعید یقین، التزوير طال كل ما هو إسلامي وعربي في المدينة المقدسة: دراسة أكاديمية تحذر من خطر التزوير الحضارى والتاريخى الصهيونى فى القدس، المركز الفلسطيني للإعلام

http://www.palestine-info.info/arabic/alduds/tawheed/altazweer.htm

(۳) اس رپورٹ کی مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے نبا آرتس ۶/۷/۲۰۰۷ء۔

(۴) دیوار براق حرم شریف کی مغربی دیوار کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، وہ المدرسۃ التنکویۃ کے جنوب، المغاربہ بستی کے مشرق اور المغاربہ بستی کے جنوب میں واقع شمالی رخ کے گھروں کے شمال میں واقع ہے، جو گھر حرم سے لگے ہوئے ہیں اور جہاں سے ایک راستہ حرم کے باب المغاربہ تک جاتا ہے، دیوار کی اونچائی ۵۸ میٹر ہے، دیکھئے: بديع العابد، الهوية المعماريه وأثرها في تحديد الهوية السياسية لمدينة القدس: قبة الصخره أم الهيكل المزعوم، مجلة اتحاد الجامعات العربيه (بغداد یونیورسٹی، انجینئرنگ کالج) سال ۸، عدد ۱ (۲۰۰۱)، ص ۱-۷۰۔

(۵) دیکھئے: القدس، ۱۳/۱۱/۲۰۰۰ء، ص ۶۔

(۶) اسرائیلی وزیر ادیان کی وضاحت مجلّہ یدیعوت احرونوت کے شمارہ ۲۸/۱۰/۱۹۷۰ء میں ملاحظہ کیجئے، وزیر ادیان کا بیان یہ تھا: ”اسرائیلی وزارت برائے ادیان کھدائیوں کا کام اس لئے کر رہی ہے تاکہ دیوار گریہ کا انکشاف ہو سکے اور اس مبارک واہم دیوار کو اپنی سابقہ حالت پر لایا جا سکے، یہ ساری کھدائیاں درحقیقت ایک مقدس عمل اور کاروائی کا حصہ ہیں جس کا مقصد دیوار گریہ کا انکشاف اور تمام ملحقہ عمارتوں کا انہدام ہے، خواہ اس راہ میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ آئیں“۔

(۷) دیکھئے: عبداللہ متولی، الرأى، ۲۴/۱۰/۲۰۰۸ء۔

(۸) دیکھئے: القدس، ۱۳/۱۱/۲۰۰۰ء، ص ۶۔

(۹) العابد، الهوية المعمارية وأثرها في تحديد الهوية السياسية لمدينة القدس: قبة

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الصخرہ أم الهيكل المزعوم،ص۱-۷۰۔

(۱۰) نفس ماخذ،ص۹۔

(۱۱) مذبح یہودیوں کے یہاں عبادت کی پہلی جگہ تھی، جس کو قائم کرنے کا حکم اللہ نے اس وقت دیا تھا جب وہ وادی تیہ میں تھے، جیسا کہ تورات میں مذکور ہے (الکتاب المقدس، سفر الخروج، الاصحاح ۲۰، آیات ۲۲-۶۲)، مذبح ایک چھوٹی چوکور ریسلنگ رنگ کی طرح کی جگہ ہوتی ہے جس پر قربان کئے ہوئے جانور کے خون کو گولائی میں ڈالا جاتا ہے اس کے چاروں کونوں پر آگ جلائی جاتی ہے اور اس پر قربان کئے گئے جانور کی چربی اور اس کی جلد وغیرہ جلائی جاتی ہے، البتہ گائے کی قربانی اگر ہوتی تو اسے مکمل طور پر جلا دیا جاتا۔

(۱۲) یہ یہودی عبادت کی دوسری جگہ ہے، اس طریق عبادت میں یہودیوں کی عبادت کے لئے صرف ایک ہی خیمہ ہوتا ہے خواہ وہ کسی بھی علاقہ میں ہوں، یہ خیمہ اس وقت قائم کیا گیا تھا جب اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ اسرائیلیوں سے کہیں کہ وہ اللہ کے لئے قربانی دیں، اور اس کے لئے ایک مقدس جگہ بنائیں تاکہ وہ اس جگہ کے وسط میں رہ سکے..."، اس طرح یہاں پر تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ خیمہ اور اس کے اندر کی چیزوں کو کس طرح کا ہونا چاہئے، یہاں پر اس ذکر کا کوئی فائدہ نہیں (سفر الخروج، الاصحاحات ۲۵-۲۷)۔

(۱۳) F.E Peters, Jerusalem the Holy City in the Eyes of Chroniclers, Visitors, Pilgrims, and Prophets from the Days of Abraham to the Beginings of Modern Times (Princetion, N.T: Princeton University Press, 1985), pp, 484-487.

(۱۴) نفس ماخذ ص:۴۸۶۔

(۱۵) دیکھئے: الأيام الفسلطينية، ۱۵/۴/۱۹۹۸ء۔

(۱۶) دیکھئے: سلیمان ابراہیم العسکری، مرارات ابتلاع القدس، العربی، عدد ۵۸۲ (مئی ۲۰۰۷ء) ص ۱۰۔

(۱۷) براق: ایک جانور جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہوتا ہے، گدھ کی طرح اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) کمیٹی کی اس رپورٹ کو بین الاقوامی سلامتی کونسل میں ایک سرکاری دستاویزات کے طور پر ۱۹۶۸/۲/۲۳ء کو (نمبر ر ۸۴۲۷ کے تحت) تسلیم کرلیا گیا ہے۔

(۱۹) ۷ رجون ۱۹۶۷ء کی صبح یہ حادثہ پیش آیا۔

(۲۰) حاخام: یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "عقلمند ودانا شخص" کے ہیں، اس لفظ کا استعمال فریسی معلمین کی جماعت کے لئے کیا جاتا تھا، یہیں سے یہ لفظ مفرد استعمال ہونے لگا، لفظ حاخام کا استعمال ان یہودی فقہاء کے لئے ہوتا ہے جنہوں نے المدراش اور دیگر مذہبی کتابوں کی تفسیر کی ہے، جن کی تفسیریں تلمود (التوراۃ الشفویۃ) میں جمع کی گئیں اور انہیں یہودیوں کے لئے بنیاد قرار دیا گیا جس کی جانب وہ رجوع کرتے ہیں۔

(۲۱) مزید کے لئے دیکھئے: مالکولم کیر، الوضع السیاسی المتغیر للقدس، تهوید فلسطین (مدیر ابراہیم ابولغد)، ترجمہ: اسعد رزوق، سیریز فلسطینی کتب: ۳۷ (بیروت: مرکز الابحاث الفلسطینیۃ ۱۹۷۲)، ص: ۳۸۲۔

(۲۲) محمد الخطیب الکسوانی، عمران الرشق، القدس، تاریخ من الالم النبیل، العربی، عدد ۵۱۸ (جنوری ۲۰۰۲)۔

(۲۳) محمد شراب، بیت المقدس والمسجد الاقصی: دراسة تاریخیة موثقة (دمشق، دار القلم، ۱۹۹۴)، ص: ۴۸۹-۴۹۰۔

(۲۴) نسیبہ داؤد، الحفریات والتهجیر وهدم المنازل... أذرع اخطبوط تهوید القدس، المسلم ویب سائٹ، (http://almoslim.net/node/108868)

(۲۵) Dominique Vidal, Letter de Jerusalem, Le Monde diplomatique (December 2006).

(۲۶) دیکھئے: شوقی شعث، التاریخ العربی، عدد ۱۶ (خریف ۲۰۰۰)۔

(۲۷) وارین نے اپنا ریسرچ ورک فروری ۱۹۶۷ء سے ۱۸۸۰ء کے درمیان کیا جسے اس نے Recovery of Jerusalem کے نام سے شائع کیا، پھر اس نے ایک دوسری کتاب Underground Jerusalem کے نام سے شائع کی، وارین کی سب سے اہم کتاب وہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے ۱۸۸۴ء میں صندوق الاستکشاف نے Memoirs of the Survey of Western Palestine کے نام سے شائع کیا ہے۔

(۲۸) خیریہ قاسمیہ، صندوق الاستکشاف البریطانی ونشاطه بفلسطین، یہ پیپر المؤتمر الدولی الثالث لتاریخ بلاد الشام: فلسطین میں پیش کیا گیا تھا، جلد ۶ (عمان، جارڈن یونیورسٹی ۱۹۸۳-۱۹۸۴ء) جلد ۲، جغرافیة فلسطین وحضارتها، ص ۳۹۳-۴۴۷۔

(۲۹) ان کھدائیوں کے نتائج کے لئے دیکھئے: Frederick Jones Bliss, Excavations at Jerusalem: 1894-1897, (Bastan, MA: Adamant Media Corporation 2002).

(۳۰) Encyclopedia of Archaelogical Excavation in the Holy Land (London: Oxford University Press, (1976), vol.2,pp.591-593.

(۳۱) Kathleen M. Kevyon, Digging up Jerusalem (New York: Praeger, 1967)

(۳۲) Encychlopedia of Archacalogical Exavations in the Holy Land.

(۳۳) نفس ماخذ، ص ۶۱۹۔

(۳۴) نفس ماخذ، ص ۶۲۶۔

(۳۵) دیکھئے: التقریر الفنی والقانونی الموثق بالخرائط والصور بشأن الحفریات التی تقوم بها سلطات الاحتلال الاسرائیلی حول المسجد الاقصی فی القدس الشریف، تیار کردہ: لجنة خبراء الایسسکو الآثاریین، دائرة الآثار الاردنیة، عمان، ۱۵-۱۶ اپریل ۲۰۰۷ء۔

(۳۶) مزید کے لئے دیکھئے: رائف یوسف نجم، الحفریات الاثریه فی القدس، فلسطینی میڈیا سینٹر، http://palestine-info.info/arabic/alquds/mukhtarat/alhafriyat.htm).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید دیکھئے: قضية القدس ومستقبلها: المدخل الى القضية الفلسطينية، یہ پیپر التقرير التوثيقي الاستقرائي الذی يرصد الاعتداء ات على المسجد الاقصى في الفترة بين ۲۱/۸/۲۰۰۶ الى ۲۱/۸/۲۰۰۸ء میں پیش کیا گیا تھا، اشراف ومراجعہ: زیاد الحسن اور ہشام یعقوب، علمی مواد ونقشے کی فراہمی: عبد اللہ الحسن اور ابراہیم ابو جابر، ادارة الاعلام والمعلومات، موسسة القدس الدولية ۲۰۰۸، ص ۵۶۔

بسام عبد المنعم محمد الحاج المحاولات الصهيونية لتهويد القدس الشريف، یہ پیپر المؤتمر الدولي الاولى لنصرة القدس میں پیش کیا گیا، ص ۲۴۱۔

(۳۷) داؤد، الحفريات والتهجير وهدم المنازل... أذرع أخطبوط تهويد القدس۔

(۳۸) نفس ماخذ۔

(۳۹) دیکھئے: عائد احمد عائد، الحفريات الاسرائيليه حول المسجد الاقصى المبارك، یہ پیپر المؤتمر الدولي الاول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا، ص ۲۷۳۔

(۴۰) باب الاسباط: یہ دروازہ مشرقی جانب مسجد اقصی کے شمالی کنارہ میں واقع ہے، اس دروازہ کے اندر موجود ایک کتبہ کی روشنی میں عارف العارف نے اس دروازہ کی تاریخ بیان کی ہے، مجھے وہ کتبہ مل نہیں سکا، انکے مطابق یہ دروازہ ۱۵۳۸ء میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی ترمیم ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷ء میں کی گئی، اس دروازہ کو "ستی مریم" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس دروازہ کی جانب فصیل کے باہر اسی نام سے ایک گرجا گھر ہے، دیکھئے: یحیی عمر الانف الانصاری، مناسك القدس الشريف، تحقیق: انور محمود زناتی اور مولدی فاروق زناتی (قاہرہ: دار الآفاق العربية، ۲۰۰۹ء)۔

(۴۱) باب الغوانمہ: یہ دروازہ مغربی فصیل کے شمال میں واقع ہے، چونکہ یہ دروازہ الغوانمہ نامی بستی کی جانب کھلتا ہے اس لئے اس کا نام باب الغوانمہ پڑ گیا، الغوانمہ درحقیقت ایک خاندان ہے جو غالبًا صلاح الدین ایوبی کے ساتھ اس علاقے میں آیا تھا، اس دروازہ کی ترمیم ۷۰۷ھ/۱۳۰۷ء میں کی گئی، اس دروازہ کی تعمیر اس سن سے بہت پہلے کی گئی تھی، اس دروازہ کو مندرجہ ذیل ناموں سے جانا جاتا ہے، باب الخلیل، باب الغوانمہ، باب درج الغوانمہ، دیکھئے: نفس ماخذ ص ۴۷۔

(۴۲) دیکھئے: التقرير الفني والقانوني الموثق بالخرائط والصوربشأن الحفريات التي تقوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بها سلطات الاحتلال الاسرائيلي حول المسجد الاقصى في القدس الشريف۔

(۴۳) یہ گنبد مسجد کے احاطہ کے درمیان میں بلندی پر واقع ہے، اس کی بلندی ۱۸ رمیٹر ہے اور چوڑائی تقریباً ۱۳ رمیٹر ہے، اس گنبد کے ڈھلان والا حصہ مشرق کی جانب جبکہ بلندی والا سیدھا حصہ مغرب کی جانب واقع ہے، اس گنبد کا بعض حصہ زمین سے ایک میٹر کی بلندی پر واقع ہے، اس کا کل محیط بیس میٹر ہے، اس کا نچلا حصہ خالی ہے۔

(۴۴) داؤد، الحفريات والتهجير وهدم المنازل.. أذرع أخطبوط تهويد القدس۔

(۴۵) نفس ماخذ۔

(۴۶) مزید کے لئے دیکھئے: التقرير التوثيقي الاستقرائي الذي يرصد الاعتداء ات على المسجد الاقصى في الفترة بين ۲۱/۸/۲۰۰۶ الى ۲۱/۸/۲۰۰۸۔

(۴۷) باب السلسلة: یہ مسجد اقصیٰ کا ایک دروازہ ہے جو جنوبی جانب باب السکینہ کے بالمقابل واقع ہے (دیکھئے: تصویر نمبر (۲-۸) اوپر) اس کی تعمیر بہت ہی پرانی ہے، کتاب الابنية الاثرية في القدس الاسلامية کے مطابق یہ دروازہ ۶۰۰ھ/ ۱۲۰۰ء میں تعمیر کیا گیا تھا، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ دروازہ اس سے بھی پرانا ہے، ابن الفقیہ کے مطابق اس دروازہ کو ۲۹۱ھ/ ۹۰۳ء میں اور ابن عبد ربہ کے مطابق ۳۰۰ھ/ ۹۱۲ء میں تعمیر کیا گیا تھا، اس دروازہ کو باب داؤد اور باب الملک داؤد کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، دونوں ہی صورتوں میں اس سے مراد اللہ کے نبی حضرت داؤدؑ ہیں، یہودی اسے نہیں مانتے ہیں لہذا وہ ''الملک'' کے لفظ کا اضافہ کرتے ہیں، دیکھئے: مناسك القدس الشريف، ص ۳۶۔

(۴۸) یہ مدرسہ قدس میں مملوکی فن معماری کا شاہکار نمونہ ہے، شام کے مملوکی حاکم تنکز الناصری نے ۱۳۳۶ء میں اسے قائم کیا تھا یہ ایک مکمل عمارت تھی جس میں ایک مدرسہ، ایک دار القرآن، ایک دار الحدیث، ایک صوفیاء کے لئے جگہ اور ایک عورتوں کے لئے جگہ تھی، دیکھئے: نظمی الجعبہ، تاريخ الاستيطان اليهودى فى البلدة القديمة فى القدس، مجلة الدراسات الفلسطينية (بيروت) (۲۰۰۲) ص ۱۰۷۔

(۴۹) مزید کے لئے دیکھئے: عائد، الحفريات الاسرائيلية حول المسجد الاقصى المبارك،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص ۲۷۴۔

(۵۰) نفس ماخذ: ص ۵۲۷۔

(۵۱) باب التوبۃ اور باب الرحمۃ: یہ دونوں دروازے مسجد اقصی کے مشرقی فصیل کی جانب واقع ہیں، ان دونوں دروازوں تک پہنچنے کے لئے طویل سیڑھیوں کا ایک سلسلہ طے کرنا پڑتا ہے، یہ دونوں دروازے ایک بڑی و بلند عمارت کے اندر واقع ہیں، یہ فی الحال بند ہیں، یہ دروازہ کب بند کیا گیا اس سلسلہ میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں، راجح قول یہ ہے کہ اسے عہد عثمانی میں امن وسلامتی کے پیش نظر بند کیا گیا تھا، اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ ان دونوں دروازوں کو بالکل عہد عثمانی کے انداز میں بند کیا گیا تھا، کہا جاتا ہے کہ انہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بند کیا گیا تھا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں صلاح الدین ایوبی کے زمانہ میں بند کیا گیا تھا، دروازوں کا یہ نام اسلامی ہے، صلیبی اسے "الباب الذہبی" کہتے تھے۔ دیکھئے: الانصاری، نفس ماخذ، ص ۴۵۔

(۵۲) Evan M.Wilson, The Internationalization of Jerusalem, Middle East Journal, vol.22 (Witner 1969), pp.3-4.

(۵۳) قبرستان "مامن اللہ" یا بعض کے مطابق "ماميلا" (جس کے معنی اللہ کی جانب سے پانی یا اللہ کی برکت کے ہیں) قدیم قدس کے مغربی جانب واقع ہے، یہ باب الخلیل سے دو کلومیٹر دور ہے، بیت المقدس میں یہ سب بڑی اسلامی قبرستان ہے، مزید کے لئے دیکھئے: عائد، الحفريات الاسرائيلية حول المسجد الاقصى المبارک، ص: ۲۷۴۔

(۵۴) ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: (۱) امیر عیسی بن محمد العکاری الشافعی، آپ کا شمار صلاح الدین ایوبی کے قریب ترین مشیروں میں ہوتا تھا، عکا سے قریب ایک علاقہ الخروبہ میں آپ کا گھر تھا، جہاں ۵۸۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا، آپ کو قدس لے جا کر مامن اللہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ (۲) شیخ شہاب الدین ابو العباس (۶۸۴ھ-۷۲۸ھ)، آپ کا مکمل نام احمد بن الشیخ محمد بن عبد الولی بن جبارہ المقدسی الشافعی تھا، آپ فقیہ ونحوی تھے، (۳) احمد بن محمد حامد بن احمد الانصاری المقدسی الشافعی، آپ حافظ قرآن تھے، حدیث کا علم حاصل کیا تھا، ان کو قدس کے منصب قضاء کی پیشکش کی گئی تھی، لیکن آپ نے اس سے معذرت کر لی تھی، آپ بہت ہی صالح وزاہد اور قلیل پر اکتفا کرنے والے بندہ خدا تھے، ۸۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ (۴) قاضی القضاۃ شیخ الاسلام محمد بن جمال الدین بن سعد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر بن الدیری العبسی الحنفی، آپ شہر نابلس کے قریب واقع حردا میں ۷۵۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ نے بیت المقدس میں سکونت اختیار کی، آپ کا شمار جید علماء اور فقہاء میں ہوتا تھا، سلطان المؤید نے آپ کو مصری علاقوں میں قضاء کی ذمہ داری سونپی تھی، پھر آپ نے درازی عمر کے سبب اس منصب سے علاحدگی اختیار کر لی، چونکہ وہ مصر چلے گئے تھے اس لئے بیت المقدس کی دوری انہیں بڑی گراں گذرتی تھی، وہ کہا کرتے تھے: "میں نے بیت المقدس میں پچاس سال سے زیادہ سکونت اختیار کی، اب میں کسی اور دیار میں موت کا انتظار کر رہا ہوں"، لیکن ۸۲۷ھ میں آپ قدس تشریف لائے تاکہ وہاں اپنے عزیز واقارب سے مل سکیں اور رمضان گذار سکیں، ابھی وہ بیت المقدس سے واپس مصر جانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ آپ کی وہیں وفات ہوگئی، آپ کو مامن اللہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(۵۵) داؤد، الحفریات والتهجير وهدم المنازل... أذرع أخطبوط تهويد القدس۔

(۵۶) نفس ماخذ۔

(۵۷) دیکھئے: التقرير نصف الشهري، وحدة شؤون القدس، ۱۶-۳۰/۴/۲۰۰۹ء۔

(۵۸) مزید کے لئے دیکھئے: التقرير التوثيقي الاستقرائي الذي يرصد الاعتداءات على المسجد الاقصى في الفترة بين ۲۱/۸/۲۰۰۶ء الى ۲۱/۸/۲۰۰۸ء۔

(۵۹) نفس ماخذ۔

(۶۰) دیکھئے: التقرير الفني والقانوني الموثق بالخرائط والصور بشأن الحفريات التي تقوم بها سلطات الاحتلال الاسرائيلي حول المسجد الاقصى في القدس الشريف۔

(۶۱) نفس ماخذ۔

(۶۲) دیکھئے: سلمان ابو ستہ، استعادة جغرافية فلسطين المغيبة، العربی، عدد ۵۸۲ (مئی ۲۰۰۷ء) ص ۳۲۔

(۶۳) مزید کے لئے دیکھئے: ابراہیم، القدس وجدار الفصل العنصری، ص ۱۲۸۔

(۶۴) مزید کے لئے دیکھئے: القدس بين مخططات التهويد الصهيونية ومسيرة النضال والتصدى الفلسطينية (عمان، دار الخواجہ، ۱۹۹۱) ص: ۳۴۔

(۶۵) دیکھئے: بسام عبد المنعم محمد الحاج، المحاولات الصهيونية لتهويد القدس الشريف، ص ۲۴۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦٦) مهمة تقصى حقائق فى القدس الشرقية فى النصف الثانى من ديسمبر ٢٠٠٨ء، اللجنة العربية لحقوق الانسان (اشاعت خاص برموقع مؤتمر مراجعة ديربان)(اپریل ٢٠٠٩)(http://www.achr.mu/artb37.htm)

(٦٧) مزید کے لئے دیکھئے: کیر، الوضع السياسى المتغير للقدس، ص ٣٨٤۔

(٦٨) دیکھئے: ابراہیم الفنی، الوقائع التى اعتمدتها اسرائيل فى تنفيذ مشروع القدس الكبرى، یہ پیرا المؤتمر الدولى الاول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا، ص ٨٦۔

(٦٩) مزید کے لئے دیکھئے: الزرو، القدس بين مخططات التهويد الصهيونية ومسيرة النضال والتصدى الفلسطينية، ص ٣٥۔

(٧٠) رائف یوسف نجم، القدس الشريف خلال فترة الاحتلال الاسرائيلى، ١٩٦٧-١٩٨١ (عمان، المركز الثقافى الاسلامى، [د.ت]، ص ٧٠۔

(٧١) البیادر کا فن تعلیم کا کالم نگار، البیادر، سال ٤، عدد ١٢٥ (مارچ ١٩٨٥)۔

(٧٢) الحسن بن طلال، الاستيطان الاسرائيلى فى الضفة الغربية، المستوطنات الاسرائيلية فى الارض العربية المحتلة، یہ پیرا الندوة الدولية حول المستوطنات (الاسرائيليه) میں پیش کیا گیا تھا، (واشنگٹن، دار الآفاق الجديدة، ١٩٨٥)، ص ٦٥۔

(٧٣) دیکھئے: جهاد طويله، جدار الضم والتوسيع الاسرائيلى فى القدس، یہ پیرا المؤتمر الدولى الاول لنصرة القدس میں پیش کیا گیا تھا، ص ٣٣۔

(٧٤) دیکھئے: العسکری، معرارات ابتلاع القدس، ١٢۔

(٧٥) دیکھئے: بلال الشوبکی، الجدار الفاصل، الدوافع والآثار، مركز الشرق العربى للدراسات الحضارية والاستراتيجية (لندن)
(http://www.asharqalarabi.uk/markaz/m_abhath-j.htm

(٧٦) سید محمد الداعور، الجدار الاسرائيلى فى الضفة الغربية، هل هو سياج امنى، أم جدار فصل عنصري: جدار الفصل العنصرى يهدف الى فصل وعزل الفلسطينى فى كانتونات متفرقة على ٤٢ بالمئة من مساحة الضفة الغربية لتستولى اسرائيل على

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباقی من الارض، الجزیرۃ،عدد ٦٨ (١٧ر فروری ٢٠٠٤ء)
(http://www.alzazirah.com.sa/maqarine/17022004/
almalfsais2.htm

(٧٧) نادیۃ ابوزاہر،جدار الفصل، مخطط الضم والتوسع،الجزیرۃ نٹ، ٣ر١٠ر٢٠٠٤ء
(http://www.algazeera.net/NR/exeres/563F14E2-2213-
494B-A850-FE3B148233B.C.htm

(٧٨) نفس ماخذ۔

(٧٩) دیکھئے:ابراہیم،القدس وجدار الفصل العنصری،ص ١٣٣۔

(٨٠) منقول از قدس نٹ (http://www.qudsnet.com/arabic/news.ph?
maa=view &id=49315)

(٨١) علی سمودی،جدار القدس استمرار للاطماع الاسرائیلیة فی المدینة المقدسة،القدس،
٣٠ر٧ر٢٠٠٥ء (http://www.amin.org)

(٨٢) نفس ماخذ۔

خاتمہ:

(١) ہنری کتن،فلسطين في ضوء الحق والعدل،عربی ترجمہ:ودیع فلسطین (بیروت،مکتبۃ لبنان،
١٩٧٠)ص:٣۔

(٢) دیکھئے: ابراہیم الفنی، جدران وأنفاق واستیطان... اسرائیل تعزل القدس، العربی،
عدد ٥٦٣، اکتوبر ٢٠٠٥ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

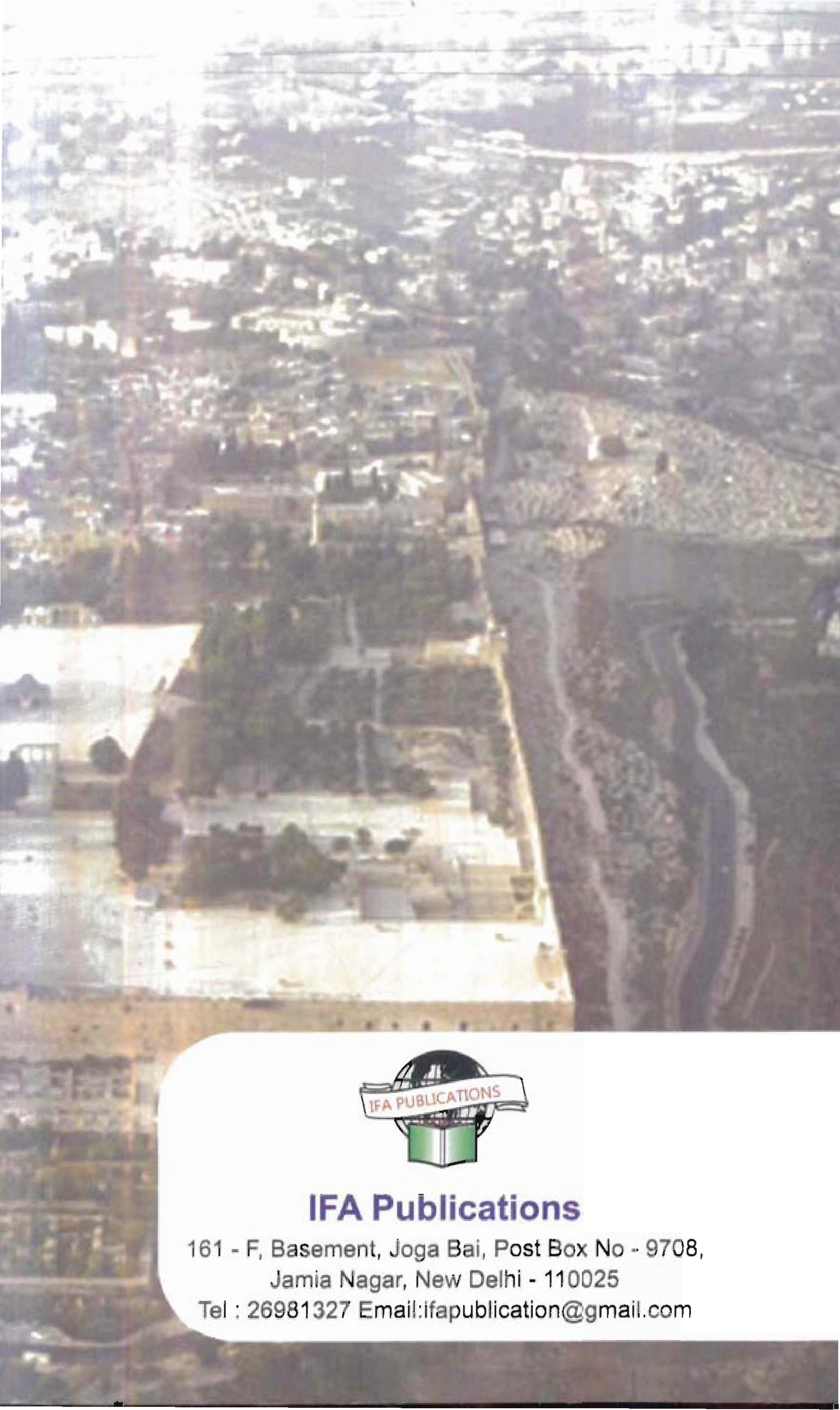

IFA Publications

161 - F, Basement, Joga Bai, Post Box No - 9708,
Jamia Nagar, New Delhi - 110025
Tel : 26981327 Email:ifapublication@gmail.com